ارمغانِ اردو

رہنمائے اساتذہ برائے جماعت پنجم

ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
	کتاب کو پڑھانے کے لیے عمومی رہنمائی		۲
	اسباق کی تفہیم		۳
۱	حمد	(شائستہ افتخار)	۴
۲	مصوّر	(شائستہ انور)	۸
۳	بحری جہاز	(فوزیہ سراج)	۱۳
۴	ہم کو جانوں سے پیارے	(عدنان دانش)	۱۷
۵	شرارت	(قاضی مظہر الدین طارق)	۲۱
۶	پیغامِ آرزو	(شائستہ افتخار)	۲۵
۷	شیطان کی چال	(شائستہ انور)	۲۸
۸	ثمینہ کی صبح ہوگئی	(راحیلہ وقار)	۳۴
۹	سچ اور جھوٹ	(عدنان دانش)	۴۰
۱۰	جہاں تک ہوسکے نیکی کرو (نظم)	(علّامہ اقبال)	۴۴
۱۱	سونامی	(فوزیہ سراج)	۵۰
۱۲	وقت کی پابندی	(عدنان دانش)	۵۵
۱۳	چانداور تارے (نظم)	(علّامہ اقبال)	۶۰
۱۴	روشنی کی طرف سفر حضرت سلمان فارسیؓ	(سلیم اللہ شیخ)	۶۴
۱۵	موسمِ خزاں (نظم)	(شائستہ افتخار)	۷۱
۱۶	طوبیٰ کی مدد کیسے ہو؟	(شائستہ انور)	۷۵
۱۷	پانی کے ایک سالمے کا سفرنامہ	(قاضی مظہر الدین طارق)	۷۸
۱۸	نصیحت (نظم)	(اسمٰعیل میرٹھی)	۸۲

اس کتاب کو پڑھانے کے لیے عمومی رہنمائی

ذخیرۂ الفاظ کی تدریس:

بچوں کو نئے ذخیرۂ الفاظ سے متعارف کرنے کے تین مراحل ہوتے ہیں۔

(i) تعارف

(ii) مشق

(iii) تخلیق

تعارف: اس سے مراد نئے لفظ کو بچوں کے سامنے پیش کرنا ہے۔ نئے الفاظ کو مندرجہ ذیل طریقوں سے متعارف کروایا جاسکتا ہے۔

☆ بچوں سے کہیں کہ وہ سبق پڑھیں اور نئے الفاظ کو خط کشید کریں۔ پھر ان الفاظ کے معنی کو عبارت کے سیاق وسبق کی مدد سے اخذ کرنے کی کوشش کریں۔

☆ اساتذہ ان الفاظ کے جملے بچوں کے سامنے پیش کریں اور معنی اخذ کروائیں۔

☆ اساتذہ ان الفاظ کے جملوں کی ورک شیٹ تیار کریں اور بریکٹ میں تین معنی لکھ کر درست معنی کو نشان زد کرنے کو کہیں۔

☆ الفاظ کی فہرست دے کر بچوں سے لغت کا استعمال کروائیں۔

☆ الفاظ اور معنی کو کالم میں بے ترتیب لکھ کر بچوں سے الفاظ کو درست معنی سے ملانے کو کہیں۔

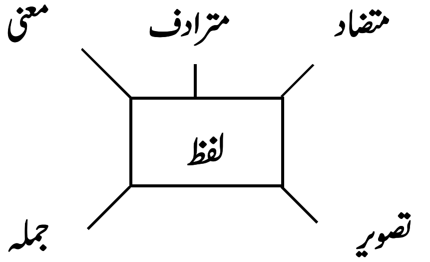

☆ جب مندرجہ بالا سرگرمیاں بالکل ناممکن ہوں مثلاً وقت کی کمی کے باعث یا جماعت کے بچوں استعداد بہت کم ہو تو پھر اساتذہ برائے راست بچوں کو الفاظ معنی کی فہرست لکھوا بھی سکتے ہیں مگر یاد رہے کہ یہ ذخیرہ الفاظ پڑھانے کا سب سے کم درجہ ہوگا۔

مشق: بچوں کو نئے الفاظ کو سیکھنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان الفاظ کے استعمال کو اپنی کتاب کے علاوہ بھی کسی سیاق وسباق میں پڑھیں تا کہ وہ ان کے درست استعمال سے واقف ہو سکیں۔ اس کے لیے اساتذہ مندرجہ ذیل طریقے اختیار کر سکتے ہیں۔

☆ الفاظ کی فہرست دے کر اساتذہ کسی نئی عبارت میں الفاظ کو خالی جگہ میں استعمال کروائیں۔

☆ ایسی نئی عبارتیں بچوں کو پڑھوائی جائیں جن میں زیرِ نظر ذخیرہ الفاظ استعمال کیے گئے ہوں۔

☆ اساتذہ ایسی نئی عبارتیں بچوں کو دیں جن میں زیرِ نظر ذخیرہ الفاظ کے مترادف موجود ہوں جنھیں بچے اصل لفظ سے تبدیل کریں اور دیکھیں کے قواعد کی کیا تبدیلی کی جائے گی۔

تخلیق: ذخیرۂ الفاظ کو پڑھانے کا حق جب ہی ادا ہو سکتا ہے جب بچے ان ذخیرہ الفاظ کی مدد سے بذاتِ خود کچھ تخلیق کر سکیں

☆ بچوں سے الفاظ کے جملے بنوائے جاسکتے ہیں۔

☆ بچوں کو ذخیرۂ الفاظ کی فہرست دے کر بچوں سے ایک مختصر عبارت تخلیق کروائی جاسکتی ہے (وہ کام گرہوں کی صورت میں کیا جاسکتا ہے)

☆ آیئے تخلیق کار بنیے میں دی گئی سرگرمیوں میں اساتذہ بچوں کو ہدایت دیں کہ پڑھائے گئے ذخیرہ الفاظ کو اپنی تحریروں میں استعمال کریں۔

اسباق کی تفہیم

کسی بھی عبارت یا سبق کی تفہیم کے لیے سرگرمیوں کو تین مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

☆ **قبل از مطالعہ سرگرمیاں:** یہ سرگرمیاں سبق کے مطالعہ سے پہلے کرنے کی ہیں۔ان کا مقصد طلبا و طالبات کو موضوع کی طرف متوجہ کرنا ہے۔یہ سرگرمیاں دراصل آگے آنے والے سبق کا موڈ بنانے کے لیے کروائی جاتی ہیں۔انھیں نوٹ بک میں کرنا ضروری نہیں اور جماعت کے ساتھ اساتذہ انھیں تختۂ سیاہ پر کرواسکتے ہیں۔

☆ **دورانِ مطالعہ سرگرمیاں:** ان سرگرمیوں کا مقصد بچوں کو سبق کو پڑھنے کے لیے ہدف فراہم کرنا ہے۔جب ان کے سامنے سوالات رکھے جاتے ہیں تو وہ سبق کو مکمل توجہ مرکوز رکھتے ہوئے پڑھتے ہیں۔یہ سوالات عموماً آسان اور براہِ راست سبق سے ہو بنائے جاتے ہیں تاکہ بچے سبق پڑھتے ہوئے آسانی سے ان کے جواب ڈھونڈ سکیں۔

اساتذہ یہ سرگرمیاں انفرادی طور پر کروائیں۔ان تمام سوالوں کے جوابات نوٹ بک میں تحریر کرنا لازمی نہیں کچھ سوالوں کو زبانی طور پر بھی ڈسکس کیا جاسکتا ہے۔

☆ **بعد از مطالعہ سرگرمیاں:** یہ سرگرمیاں سبق کا حاصل ہوتی ہیں۔ان سرگرمیوں میں ایسے سوالات دیے جاتے ہیں جو بچوں کو سوچنے پر مجبور کریں۔اس مرحلے پر تجزیاتی سوالات، حاصلِ مطالعہ سوالات اور ایسے سوالات بنائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہو سکے کہ آیا بچے سبق کے اصل ہدف تک پہنچ پائے یا نہیں۔یہ سرگرمیاں بھی جوڑوں اور گروہوں کی صورت میں بھی کروائی جاسکتی ہیں۔اور انفرادی طور پر بھی۔

تک پہنچ پائے یا نہیں۔یہ سرگرمیاں بھی جوڑوں اور گروہوں کی صورت میں بھی کروائی جاسکتی ہیں اور انفرادی طور پر بھی۔ان سوالات کے لیے طلبا و طالبات کو ہدایت دیں کہ وہ پہلے اہم نکات کو جال کی صورت میں تحریر کریں اور پھر پیراگراف کی صورت میں جوابات کو تحریر کریں۔

قواعد: قواعد کسی بھی زبان کی تکنیکی جہت ہوتے ہیں۔قواعد ہی کی مدد سے الفاظ جملوں میں اور جملے عبارتوں میں تبدیل ہوتے ہیں۔قواعد کی اغلاط اچھی خاصی خیال آفرینی کو بے ربط عبارت بنا ڈالتی ہیں۔

قواعد کی سرگرمیوں کے لیے ضروری ہے کہ انھیں غیر فطری طریقے سے فہرستوں کی صورت میں کروانے کی بجائے انھیں ان کے اصل مقام یعنی عبارت، سبق، کہانی، نظم وغیرہ کی مدد سے کروایا جائے۔تاکہ بچے اس قابل ہو سکیں کہ وہ قواعد کا اصل استعمال جان سکیں اور اپنے کام اور تحریروں میں ان کا درست استعمال کر سکیں۔اساتذہ کو چاہیے کہ قواعد کے تحت دی گئی فہرستوں اور تعاریفوں کو کروانے کے بعد ان سے متعلق ایسی سرگرمیاں کروائیں جہاں ان کی اصل پہچان اور جملوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو طلبا و طالبات اچھی طرح سمجھ سکیں۔

طلبا و طالبات کے تخلیقی کام میں بھی جانچیں کہ آیا بچے قواعد کا درست استعمال کر رہے ہیں یا نہیں۔اگر طلبا و طالبات کے کام میں دیکھیں کہ وہ پڑھائی گئی قواعد کی سرگرمیوں کو درست طریقے سے استعمال نہیں کر پا رہے تو اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ان کو دوبارہ سے سمجھائیں تاکہ وہ ان کا درست استعمال سیکھ سکیں۔

آیئے تخلیق کار بنیں!: زباں دانی کی اصل جانچ تب ہی ممکن ہے جب بچے کچھ نیا تخلیق کریں۔تخلیق ہی وہ مرحلہ ہے جہاں بچے کو جو کچھ پڑھایا گیا ہے اس کا احاطہ ممکن ہے چاہیے وہ ذخیرہ الفاظ ہوں، سبق ہو، نظم ہو یا قواعد تخلیقی سرگرمیوں میں بچے کو تخلیقی جہت کے رہنما اصول اچھی طرح سمجھانے کے بعد اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اس جہت کا نمونہ جماعت کے سامنے پیش کریں۔ان مراحل کے بعد بچوں کو خیال آفرینی کا موقع دیں اور انفرادی طور پر اپنی ذہنی کاوش کو صفحۂ قرطاس پر بکھیرنے دیں تاکہ اس کی انفرادیت برقرار رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے لیے اس کتاب کی تدریس کو آسان بنائے۔(آمین)

﴾ حمدِ باری تعالیٰ ﴿

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱:

سوال(i) ہماری محبت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟

جواب: ہماری محبت پر سب سے زیادہ حق اللہ کا ہے۔

سوال(ii) اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے جن کے لیے ہم پر شکر واجب ہے۔ ایک منٹ میں اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں آپ کے ذہن میں آتی ہیں ان کی فہرست بنائیے۔

جواب: طلبا اپنی سوچ اور استعداد کے مطابق اس سوال کا جواب تحریر کریں گے۔

سوال(iii) اپنی فہرست کا موازنہ اپنے ساتھی کی فہرست سے کیجیے۔

جواب: طلبا اپنی بنائی فہرست کا موازنہ ان کی فہرست سے کریں گے۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: حمد میں خط کشید الفاظ کو درست معنوں سے ملائیے۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
شجر	درخت	نہاں	چھپا ہوا	ماورائے گمان	جس کو عقل سمجھ نہ پائے	جمال	حسن
ثمر	پھل	ثنا	تعریف	عکس	پرچھائیں		

سرگرمی نمبر۳: (i) مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارات مکمل کیجیے۔

جمال ، شجر ، ثنا ، عکس ، نہاں ، ماورائے گماں ، ثمر ، کمال

جواب(۱) اللہ ہمیں کائنات پر غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ اگر ہم اپنے اطراف پر غور کریں تو ہر طرف اللہ کا عکس نظر آتا ہے۔ ہرے بھرے شجر ہمیں طرح طرح کے ثمر اللہ کے حکم سے دیتے ہیں۔ ایک ہی زمین اور ایک ہی پانی سے اُگنے والے درخت اور پھل کیسے الگ الگ مزہ دیتے ہیں یہ بات ماورائے عقل ہے۔ پھل، پھول، جھرنے، دریا غرض ہر چیز میں اللہ کے جمال کا عکس نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی ذات نہاں ہو کر بھی عیاں ہے۔

جواب(۲) وادی کے حسن و جمال نے شاخ کو ترو تازہ کر دیا اور اُس کی روح تک سرشار ہوگئی۔ ایک جانب درخت ہی درخت تھے اور دوسری طرف دریا کی مضطرب لہریں حسین منظر پیش کر رہی تھیں۔ دریا کے ساتھ چلتی پگڈنڈی پر دور تک چلنے کے بعد وہ دریا کے کنارے ایک سایہ دار شجر کے نیچے بیٹھ گیا اور پھولوں کے رنگوں کو دیکھ کر بے اختیار اس کے لب رب کی ثنا بیان کرنے لگے۔ دریا میں ان اشجار کا جھلملاتا عکس نظارے کے جمال میں اضافہ کر رہا تھا۔ اور ان نظاروں میں قدرت کی صناعیوں کا عکس نظر آ رہا تھا۔

سوال(ii) سرگرمی نمبر۳(i) میں سے کسی چار الفاظ کے جملے بنائیں۔

جواب: شجر: دنیا میں ہر چیز خواہ شجر ہو یا حجر اللہ کی ثنا بیان کر رہی ہے۔

عکس: آئینے میں اپنا عکس دیکھ کر اس نے شکر ادا کیا کہ اللہ نے اُسے بہترین تخلیق کیا ہے۔

ثمر: اُسے اپنی محنت کا ثمر امتحان میں اعلیٰ نمبر آنے کی صورت میں ملا۔

عیاں: اللہ تعالیٰ نہاں ہو کر بھی ہر چیز میں عیاں ہیں۔

سرگرمی نمبر۴:

سوال(i) رب نے کن راحتوں سے ہمیں نوازا ہے؟ کوئی تین لکھیے۔

جواب : شجر ، ثمر ، گہر

سوال(ii) رب کی عنایتیں کیوں نہیں گنی جاسکتیں؟

جواب: اللہ کی نعمتیں اور عنایتیں بے شمار ہیں اس لیے انھیں گِنا نہیں جاسکتا۔

سوال(iii) رب کی تعریف کرنا کیوں مشکل ہے؟

جواب: تمام کائنات کا خالق اللہ رب العزت ہے اور ہر چیز اتنی خوب صورت اور مکمل ہے اور اللہ کی تخلیق کردہ کسی شے میں کوئی کمی یا عیب نہیں اس لیے اللہ کی تعریف کرنا انسان کے بس میں نہیں۔

سوال(iv) ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا عکس کیسے ہے؟ مثال دے کر واضح کیجیے۔

جواب: ہر چیز کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کا خیال آتا ہے ہر چیز کی خوبصورتی درحقیقت بنانے والے کی حسنِ تخلیق کی بدولت ہوتی ہے اس لیے کائنات میں موجود ہر چیز دراصل اسی خالق کا عکس ہے جس نے یہ عمدہ جہاں تخلیق کیا۔

سوال(v) سمندر سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

جواب: سمندر سے قیمتی موتی حاصل ہوتے ہیں۔

سوال(vi) درختوں سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

جواب: درختوں سے پھل ملتے ہیں۔

سوال(vii) نظم میں ''جمال'' کی وضاحت کے لئے کن چیزوں کی مثال دی گئی ہے؟

جواب: نظم میں ''جمال'' کی وضاحت کے لیے درج ذیل چیزوں سے وضاحت کی گئی ہے۔

(i) لہلہاتے درخت اور ان پر سجے پھل (ii) سمندروں میں پوشیدہ قیمتی موتی (iii) آسمان پر خوب صورت ستارے

سوال(viii) اللہ تعالیٰ جو کچھ ہمیں دیتا ہے اس کے لئے نظم میں کون سے تین الفاظ استعمال کئے گئے ہیں؟

جواب: عنایتیں ، نعمتیں ، راحتیں

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۵:(i) آخری بند کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: اس شعر میں شاعر فرما رہے ہیں کہ اللہ کی تعریف بیان کرنا ممکن نہیں اللہ تعالیٰ انسانی نظر سے اوجھل ہے مگر اس کی مخلوقات سے اس کی ذات نمایاں ہوتی ہے۔ ہر شے اتنے مناسب انداز سے بنائی گئی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ نظام کائنات کا اتنے بہترین انداز سے چلنا صرف اللہ ہی کی شان ہے۔

سوال(ii)　مندرجہ بالا ' حمد ' کو ایک عبارت کی صورت میں تحریر کیجیے۔

نثر

جواب:　دنیا میں جتنا حسن و جمال ہے یہ صرف میرے عظیم رب کا کمال ہے۔ کائنات میں اتنا حسن ہے کہ نظر ہٹانا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً لہلہاتے حسین درخت اور ان کی ڈالیوں پر پھل سجے ہیں سمندروں میں موتی چھپے ہیں اور فلک پر خوب صورت ستارے جال کی مانند پھیلے ہوئے ہیں۔ میرے پروردگار کی دی گئی نعمتیں اور راحتیں اس قدر ہیں کہ ان کی مثال نہیں ہے یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ اس نے نور کا ایک جہان بنایا ہے۔ ہر چیز کو دیکھ کر اسی کا خیال آتا ہے۔ ایسے رب پر میری جان فدا ہے میرے لیے اس کی ثنا بیان کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ ہر شے میں اسی کا عکس نظر آتا ہے۔ جب کہ وہ نظروں سے اوجھل ہے۔ یہ سب میرے رب کا ہی کمال ہے کہ وہ نہاں ہو کر بھی عیاں ہے۔

قواعد:

سرگرمی نمبر ۶:　مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع تحریر کیجیے۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
شے	اشیا	عنایت	عنایات	نور	انوار
شجر	اشجار	مثال	امثال	خیال	خیالات
ثمر	اثمار	کمال	کمالات	فلک	افلاک

سرگرمی نمبر ۷:　مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادفات حمد سے تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
حسن	جمال	موتی	گُہر	تصویر	عکس
درخت	شجر	روشنی	نور	پوشیدہ	نہاں
پھل	ثمر	قربانی	فدا	خیال	گمان
بڑا	عظیم	تعریف	ثنا	ظاہر	عیاں

سرگرمی نمبر ۸:　مندرجہ ذیل الفاظ کے ہم قافیہ الفاظ بنائیے۔

الفاظ	ہم قافیہ الفاظ	الفاظ	ہم قافیہ الفاظ
ثمر	نہر	بیاں	عیاں
جال	مال	راحتیں	فرحتیں

سرگرمی نمبر ۹:　مندرجہ ذیل عبارت میں سے اسمِ صفت اور اُس کے موصوف تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

قدرت کے بیش بہا رنگ ہمیں اس دُنیا میں ہر طرف نظر آتے ہیں۔ جب ہم بلند و بالا پہاڑ سے گرتے خوبصورت آبشار دیکھیں یا سرسبز وادیاں، تناور درختوں کی بلندی ہو یا باغوں کا حسن بڑھاتے شگفتہ پھولوں کی دلفریبی، سرمئی بادلوں کے اُڑتے قافلے ہوں یا وسیع و عریض آسمان پر چمکتا سنہرا آفتاب اور اسکی شان بڑھاتے پرندے بے شک اللہ کا نور ہر شے سے عیاں ہے۔

جواب:

صفت	موصوف	صفت	موصوف	صفت	موصوف
بیش بہا	رنگ	خوب صورت	آبشار	تناور	درخت
بلند و بالا	پہاڑ	سرسبز	وادیاں	شگفتہ	پھول
سرمئی	بادل	وسیع و عریض	آسمان	چمکتا رسنہرا	آفتاب

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۸ میں بنائے گئے ہم قافیہ الفاظ میں سے کسی دو کی مدد سے حمدیہ اشعار تخلیق کیجیے۔

جواب: (i) یہ جو میسر ہیں ہمیں راحتیں اسی سے حاصل ہیں فرحتیں

(ii) کیسے ہو رب کی ثنا بیاں وہ ربِّ عظیم کہاں اور میں کہاں

﴿مصوّر﴾

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱:

سوال(i)　　آپ کے خیال میں ’’مصوّری‘‘ کیسا پیشہ ہے؟

جواب: میرے خیال میں مصوّری ایک منفرد پیشہ ہے جس کے ذریعہ انسان دولت اور شہرت بھی حاصل کر لیتا ہے مگر انسان کو محتاط رہنا چاہیے کہ وہ جانداروں کی تصویریں بنانے پر مائل نہ ہو جائے۔

سوال(ii)　　جانداروں کی تصاویر بنانے کے حوالے سے اللہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: جانداروں کی تصاویر بنانا جائز نہیں کیونکہ حدیثِ رسول اللہ ﷺ ہے کہ روزِ قیامت تصویر بنانے والوں کو سخت عذاب دیا جائے گا۔

سوال(iii)　　زمین پر اللہ کے بنائے ہوئے نظاروں کی تصویر کشی کیجیے۔

جواب: اس سوال کا جواب طلبا اپنی استعداد کے مطابق دیں گے۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲:

(i)　　مندرجہ ذیل کے معنی تحریر کیجیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
باکمال	ماہر	آب وتاب	روشنی، چمک	متحرک	حرکت کرنے والا
حیرت انگیز	حیرت پیدا کرنے والا	رُوداد	کہانی /کیفیت	غلط بیانی	جھوٹی بات
مشیر	مشورہ دینے والا	منعکس	وہ شعاع جو اُلٹ کر آئے	مگن ہونا	مصروف ہونا
اشتیاق	شوق /تمنا	چُندھیا جانا	تیز روشنی کے باعث آنکھیں جھپکنا	بے تابی	بے چینی، جلدی سے
منزلوں پہ منزلیں مارنا	جلد از جلد سفر ختم کرنا	استقبال	خیر مقدم کرنا /تعظیماً آگے بڑھنا	زبان زدِ عام	سب میں مشہور، ہر ایک زبان پر

(ii)　　مندرجہ بالا الفاظ میں سے کوئی سے چھے استعمال کرتے ہوئے ایک جامع اور مربوط عبارت تحریر کیجیے۔

جواب: ابتدا طلبا کو معلم خود نمونہ کے طور پر عبارت لکھوائے اور عبارت میں موجود کردار اور مقامات کو خط کشید کر کے تبدیل کروائے۔

اشتیاق احمد نہایت ہی باکمال مصنف ہیں ان کی کہانیاں بہت ہی دلچسپ اور حیرت انگیز ہوتی ہیں میں ان کی کہانیوں کا بہت بے تابی سے انتظار کرتی تھی اور بہت اشتیاق سے کہانیاں پڑھتی تھی اور کبھی کبھار کہانی میں اتنا مگن ہو جاتی کہ وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوتا۔

مگر ان کے انتقال کے بعد ان کی کہانیوں کا سلسلہ تو بند ہو گیا مگر آج بھی ان کا تذکرہ زبان زدِ عام ہے۔

(iii) مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

حیرت انگیز ، زبانِ زدِعام ، روداد ، آب وتاب ، اشتیاق ، منزلوں پہ منزلیں ، باکمال

اشعر ایک کامیاب شخص تھا۔اس کی کامیابیوں کی داستان زبانِ زدعام تھی۔وہ نہ صرف ایک باکمال انجینئر تھا بلکہ کھیل کے میدان میں بھی وہ حیرت انگیز صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتا نظر آتا تھا۔ وہ دنیائے کرکٹ کا ایسا روشن ستارہ تھا جو پاکستانیوں کے دلوں میں اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔سب کو یقین تھا کہ اگر وہ اسی محنت اور لگن سے منزلوں پہ منزلیں مارتا آگے بڑھتا رہا تو یقیناً پوری دنیا اس کی کامیابی کی روداد نہایت اشتیاق سے بیان کرے گی۔

سرگرمی نمبر۳:

(i) مندرجہ ذیل کی وجوہات بتائیے۔

۱۔بادشاہ مصّور کا امتحان لینا چاہتا تھا۔

جواب: بادشاہ مصوّر کا امتحان اس لیے لینا چاہتا تھا کیونکہ اسے شک تھا کہ مصور صرف سُن کر تصویر نہیں بناتا بلکہ چوری چھپے دیکھ لیتا ہے۔

۲۔اوّلاً مصّور نے بادشاہ کا حکم ماننے سے معذرت کرلی۔

جواب: اوّلاً مصور نے بادشاہ کے حکم ماننے سے معذرت اس لیے کی کیونکہ وہ جانداروں کی تصویر نہیں بناتا تھا۔

۳۔مشیر حیرت زدہ رہ گیا۔

جواب: مشیر اس لیے حیران ہوا کہ مصور نے اللہ کی تصویر بنانے کی حامی بھرلی۔

۴۔تصویر پتوں میں لپٹی ہوئی تھی۔

جواب: تصویر کو پتوں سے اس لیے چھپایا گیا تھا کیونکہ اس میں تصویر نہیں بلکہ آئینہ تھا۔

۵۔بادشاہ کی آنکھیں تیز روشنی سے چندھیا گیئں۔

جواب: سورج کی شعاعیں جب آئینہ پر پڑیں تو اس کی روشنی سے بادشاہ کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

۶۔بادشاہ غصہ میں آیا اور پھر مسکرادیا۔

جواب: بادشاہ کو غصّہ اس لیے آیا کہ مصور نے تصویر کی بجائے اسے آئینہ دیا تھا مگر پھر اسے فوراً ہی یہ بات سمجھ آ گئی کہ مصور نے آئینہ کے ذریعہ سے ہی اسے اللہ کی تصویر دکھادی اور وہ مصّور کی عقلمندی پر مسکرادیا۔

(ii) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال ۱۔بادشاہ کو کیسے خبر ہوئی کہ مصّور صرف سن کر بغیر دیکھے کسی بھی چیز کی زبردست تصویر بنالیتا تھا؟

جواب: بادشاہ کے درباریوں نے مصور کی حیرت انگیز صلاحیت کے بارے میں بادشاہ کو خبر دی۔

سوال ۲۔بادشاہ نے مصّور کا امتحان کیسے لیا؟

جواب: بادشاہ نے مصور کو ایسے آزمایا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی تصویر بنانے کو کہا جس کو وہ دیکھ نہ سکے۔

سوال ۳۔مصّور نے وقت پر تصویر بنا کر کیوں نہیں دی؟

جواب: مصور نے وقت پر تصویر اس لیے بنا کر نہیں دی کیونکہ ایک تو وہ بادشاہ کی بے تابی بڑھانا چاہتا تھا اور دوسرا وہ بادشاہ پر یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ یہ ایک اہم کام جس کے لیے وقت درکار ہے۔

سوال۴۔ بادشاہ کس بات پر حیران ہوا؟

جواب: بادشاہ اس لیے حیران ہوا کہ مصور اللہ کی تصویر بنانے کے لیے راضی ہوگیا جب کہ بادشاہ کو امید تھی کہ وہ انکار کردے گا۔

سوال۵۔ کیا مصوّر بادشاہ کے امتحان میں کامیاب ہوا؟

جواب: جی ہاں! مصور بادشاہ کے امتحان میں کامیاب ہوگیا۔

سوال۶۔ اِس کہانی سے حاصل ہونے والے دو سبق تحریر کیجیے۔

جواب: (i) اللہ نے اپنے بندوں کو بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے لہذا کسی کی خوبی یا صلاحیت پر شک نہیں کرنا چاہیے۔

(ii) جانداروں کی تصاویر نہیں بنانی چاہیں۔

(iii) اللہ کی بنائی ہوئی کائنات ہی میں غور وفکر سے اللہ کی ذات وصفات کا پتہ چلتا ہے لہذا انسان کو اس میں غور وفکر کرنا چاہیے۔

سوال۷۔'اللہ تعالیٰ کی ہر تخلیق میں اسی کی تصویر تو نظر آرہی ہے'۔ وضاحت کیجیے۔

جواب: اللہ کی تخلیق کردہ کائنات میں اللہ کے حسن و جمال کا عکس نظر آتا ہے کہ ہر چیز نہایت ہی خوب صورت اور مکمل نظام کے تحت بنائی گئی ہے کسی بھی چیز میں کوئی کمی یا نقص نہیں ہے اور یہی اللہ کی شان کو ظاہر کرتی ہے۔ کسی مصوّر کی بنائی ہوئی تصویر اس کی پہچان ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ کی تخلیق کردہ یہ کائنات ہمیں اللہ کی پہچان کرواتی ہے۔

(iii) مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

۱۔ حیرت انگیز : صالحہ نے امتحانات میں خوب محنت کی اور حیرت انگیز نتائج سے سب کو خوش کردیا۔

۲۔ صلاحیت : اللہ کی عطا کردہ صلاحیت کا صحیح استعمال بھی شکر میں شامل ہے۔

۳۔ اشتیاق : طویل تعطیل کے بعد احمد نے بے حد اشتیاق سے اسکول جانے کی تیاری کی۔

۴۔ رُوداد: سارہ کی روداد سن کر مجھے احساس ہوا کہ ہمیشہ سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے۔

۵۔ متحرک : سرخ بتی کے جلتے ہی تمام متحرک گاڑیاں رک گئیں۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۴: (i) مندرجہ ذیل واقعات کو درست ترتیب دیتے ہوئے کہانی کا فلو چارٹ بنائیے۔

جواب: مصوّر کی شہرت بادشاہ تک پہنچی۔

بادشاہ نے اپنے پیغام کے ساتھ مشیر کو روانہ کیا۔

مصوّر نے بادشاہ کی خواہش پوری کرنے سے انکار کردیا۔

مشیر کے اصرار کرنے پر مصوّر نے تین ہفتے کا وقت دیا۔

مصوّر نے شرط عائد کی کہ بادشاہ تصویر لینے خود آئے۔

بادشاہ تصویر دیکھ کر تلملا گیا۔

بادشاہ مصوّر کی سمجھداری پر انعام دینے کا سوچنے لگا۔

سرگرمی نمبر۵: اپنی اردگرد کی چیزوں پر غور کریں کہ کن چیزوں سے آپ اللہ کو پہچان سکتے ہیں؟

جواب: پانی ۔ دن رات کا آنا جانا۔ درخت ۔ ہوا ۔حشرات الارض کا رزق پانا ۔ بہتی ندیاں ۔سورج کا وقت پر طلوع ہونا

یہ جال بچے بنائیں گے اور اِن کی استعداد کے مطابق ہر گروہ کا جال مختلف ہو سکتا ہے۔

ہر بچہ انفرادی عبارت تحریر کرے گا۔

- چار چار طلبا کے گروپ میں اس موضوع پر تبادلہ خیال کیجیے۔

جواب: (چار چار طلبا کے گروپ بنا دیے جائیں جس میں وہ اس موضوع پر تبادلہ خیال کریں)

قواعد:

سرگرمی نمبر۶: (i) سبق کے الفاظ کو اُن کے مترادفات سے ملائیے۔

لفظ	دُرست معنی
یکدم	اچانک
صلاحیت	قابلیت
شہرت	چرچا
مگن	مشغول
ماجرا	واقعہ/قصّہ
دلکش	خوب صورت/حسین
بے تابی	بے چینی

(ii) مندرجہ ذیل الفاظ کی ضد تحریر کیجیے۔

جواب

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
خوبصورت	بدصورت	خاص	عام	انکار	اقرار
شہرت	گمنامی	خوش	ناخوش	مشکل	آسان
بادشاہ	غلام	جاندار	بے جان	منظور	نامنظور
خوش نصیبی	بدنصیبی	متحرک	غیر متحرک	بُلند	پست

(iii) سبق میں موجود صفت اور موصوف مندرجہ ذیل کالم میں لکھیے۔

صفت	موصوف	صفت	موصوف	صفت	موصوف
باکمال	مصوّر	قریبی	پہاڑی	تیز	روشنی
حیرت انگیز	صلاحیت	عجیب	شرط	متحرک	تصویر
حیرت انگیز	مصوّر	دلکش	نظارہ	رنگ برنگ	پھول
خاص	مشیر	دلکش	ندی	منڈلاتی	تتلیاں
خاص	شخصیت	خوب صورت	پھول	اڑتے	بادل

(iv) مندرجہ بالا صفات کے ساتھ نئے موصوف لگا کر ایک جامع عبارت تحریر کیجیے۔

جواب: آج سب بچے بے حد خوش تھے کیونکہ سب پکنک پر جا رہے تھے اور جب ہم باغ پہنچے تو وہاں کا خوب صورت اور دلکش منظر دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ جگہ جگہ بے شمار خوب صورت پھول اور ان پر اڑتی رنگ برنگ تتلیاں بہت ہی دلفریب لگ رہی تھیں۔

علی ایک باکمال مصنف تھا وہ بچوں کے لیے حیرت انگیز کہانیاں لکھتا تھا۔ اس کی دلکش کہانیاں سب کا دل موہ لیتی تھیں اس کی کہانیوں کے خوب صورت کردار، رنگ برنگ مناظر، اڑتے پرندے انسان کو کسی اور ہی دنیا میں لے جاتے تھے۔ اس کی کہانیوں کی بدولت بچوں کا اس سے خاص تعلق بن گیا تھا۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۷: آپ دُکان دار اور گاہک کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے۔ جس میں گاہک سبزی کی زیادہ قیمت پر دُکان دار سے بحث کر رہا ہو۔

جواب: یہ مکالمہ طلبا و طالبات خود تحریر کریں گے۔ اس سرگرمی کو جوڑوں کی صورت میں کروایا جا سکتا ہے۔ مکالمہ تحریر کرنے کے بعد اس پر رول پلے بھی کروایا جا سکتا ہے۔

﴾ بحری جہاز ﴿

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبرا:

سوال (i) کشتی/ بحری جہاز کا نام سنتے ہی آپ کے ذہن میں کس نبی علیہ السلام کا نام آتا ہے؟

جواب: حضرت نوح علیہ السلام

سوال (ii) حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی کس کے حکم پر بنائی تھی اور اس حکم کی وجہ کیا تھی؟

جواب: حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی اللہ تعالیٰ کے حکم سے بنائی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کی نافرمان قوم کو طوفان کے ذریعے غرق کرنے والا تھا اللہ تعالیٰ کی منشا یہ تھی کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے لوگ اور تمام چرند پرند کے جوڑے کشتی میں سوار ہو کر بچ جائیں۔

سوال (iii) کشتی میں کون کون سوار ہوا؟

جواب: کشتی میں حضرت نوح علیہ السلام ،ان کا خندان سوائے اُن کے بیٹے کے ان پر ایمان لانے والے چند افراد اور تمام چرند پرند اور جنگلی جانوروں کے جوڑے کشتی میں سوار ہوئے۔

سوال (iv) مندرجہ ذیل تصاویر کا بغور مطالعہ کیجیے اور اندازہ لگائیے کہ کون سا جہاز کس کام آتا ہے؟

جواب: طلبا و طالبات جہازوں کو دیکھ کر اندازہ لگائیں گے۔ان کے جوابات درست ہونا ضروری نہیں۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی تحریر کیجیے۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
ترسیل	بھیجنا/روانہ	مائع	بہنے والی چیز مثلاً پانی	عرف عام	وہ نام جس سے انسان عام طور پر پہچانا جائے	سکونت	رہنے کی جگہ
نوعیت	اقسام	حجم	جسامت	عارضی	وقتی	آراستہ	سجایا ہوا
اسباب	ضرورت کا سامان	پیشِ نظر	نگاہ کے سامنے/زیرِ غور	ناپید	سرے سے غائب ہونا	پیمانے	ناپنے کا آلہ

سرگرمی نمبر۳: اوپر دیے گئے الفاظ میں سے مناسب الفاظ چُن کر عبارت مکمل کیجیے۔

حمزہ اور طلحہ نے اپنے نئے گھر جانے کی خوشی میں رات آنکھوں میں کاٹی۔سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہی دونوں مستعد نظر آنے لگے اپنی نوعیت کے اس انوکھے واقعہ کو دیکھ کر امّی کی آنکھیں حیرت زدہ رہ گئیں۔دونوں بچوں نے سامان ٹرک میں لادنے کے معاملے میں بڑی مستعدی دکھائی۔ بالآخر ٹرک کے ذریعے سامان کی ترسیل کا کام مکمل ہوا تو تمام گھر والے گاڑی میں بیٹھ کر نئے گھر کی طرف چل دئے۔اگر چہ ان کا نیا گھر گلشن اقبال میں تھا مگر عرفِ عام میں اس جگہ کو کے ڈی اے کہتے ہیں۔گھر پہنچتے ہی حمزہ اور طلحہ نے سب سے پہلے امی اور ابو کے ساتھ مل کر تمام کمروں کو پردوں سے آراستہ کیا تاکہ بے پردگی سے بچا جا سکے۔اگر چہ حمزہ اور طلحہ یہاں آکر بہت خوش تھے مگر ان کو یہ دیکھ کر بہت مایوسی ہوئی کہ بچوں کا جو شور شرابہ ان کے پرانے محلے میں تھا وہ یہاں ناپید تھا۔

سرگرمی نمبر۴:　　اوپر دیئے گئے الفاظ میں سے چھے الفاظ کا انتخاب کیجیے اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

نمبر شمار	لفظ	جملے
ا	نوعیت	شادی بیاہ اور اس نوعیت کی دیگر تقریبات میں فضول خرچی اور اسراف سے پرہیز کرنا چاہیے۔
۲	اسباب	دادا جان نے حج پر جانے کے لیے تمام اسباب جمع کر لیے۔
۳	حجم	اس الماری کا حجم کمرے کی مناسبت سے بڑا ہے۔
۴	ناپید	دورِ حاضر میں خوش اخلاقی تو ناپید ہی ہو گئی ہے۔
۵	سکونت	احمد نے مستقلاً سعودی عرب میں سکونت اختیار کر لی۔
۶	عارضی	دنیا کی زندگی عارضی ہے یہاں دل لگانا مومن کا کام نہیں ہے۔

سرگرمی نمبر۵:　　مندرجہ ذیل جملوں کو پڑھ کر درست خانے کو نشان زد کیجیے۔

نمبر	جملے	صحیح	غلط	معلوم نہیں
i	بحری جہازوں کا نقشہ ان سے لیے گئے کاموں پر منحصر ہے۔	☆		
ii	ٹینکر جہاز صرف دو طرح کے ہوتے ہیں۔		☆	
iii	ٹینکر جہازوں کے لئے بندرگاہوں سے دور زیرِ سمندر پائپ لائن بچھائی جاتی ہے۔	☆		
iv	تفریحی جہازوں میں بڑے بڑے ''ہیچ'' بنے ہوتے ہیں۔		☆	
v	کنٹینر جہازوں پر عملے کی تعداد ۵۰ ہوتی ہے۔		☆	
vi	تفریحی، بحری جہازوں میں لوگ تحقیق کرنے کے لیے سفر کرتے ہیں۔		☆	
vii	ہوائی جہاز کی سہولت کی وجہ سے مسافر بردار جہاز ختم ہوتے جا رہے ہیں۔	☆		
viii	پاکستان سے زیادہ تر حاجی بحری جہازوں سے ہی سفر کرتے ہیں۔		☆	
ix	بادبانی کشتی بھی مال برداری کے کام آتی ہے۔			☆

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۶:　　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

سوال i۔ بحری جہازوں کی اقسام کو چارٹ کی صورت میں پیش کیجیے۔

جواب:　　چارٹ

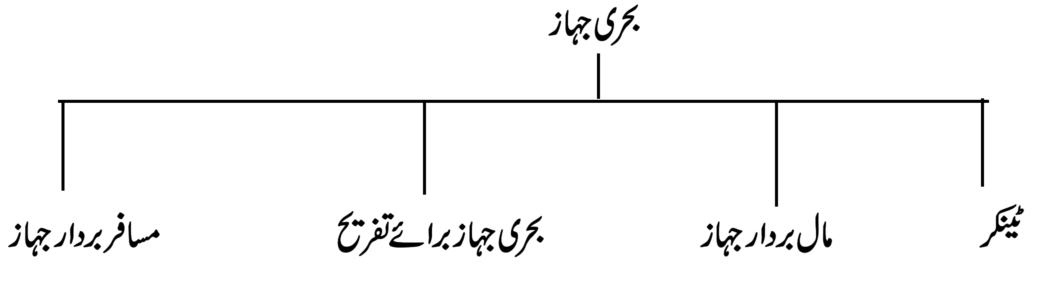

سوال ii۔ٹینکر جہازوں کے لئے بندر گاہوں سے دور پائپ لائن بچھانے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ٹینکر جہازوں کے لیے بندر گاہوں سے دور پائپ لائن اس لیے بچھائی جاتی ہے کہ عام بندر گاہوں پر سمندر کی گہرائی بہت کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے اتنے بڑے حجم کے جہاز ان بندر گاہوں پر نہیں آسکتے۔

سوال iii۔کنٹینرز کن کاموں کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: کنٹینرز تجارتی سامان کی ترسیل کے کام آتے ہیں۔نیز جب لوگ ایک ملک سے دوسرے ملک عارضی یا مستقل سکونت اختیار کرتے ہیں تو ان کنٹینرز کے ذریعے ہی اپنے گھر کے سامان کی ترسیل کرواتے ہیں۔

سوال iv۔ جانوروں کی ترسیل کے لئے جو جہاز بنائے جاتے ہیں ان میں کن چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے؟ کوئی دو نکات تحریر کیجیے۔

جواب: ☆ کم سے کم نقصان کے ساتھ جانوروں کو دوسری جگہ پہنچایا جا سکے۔

☆ جانوروں کے لیے ہوا اور خوراک کا مناسب انتظام ہو۔

سوال v۔تفریحی بحری جہازوں میں سفر کی اتنی اہمیت کیوں ہوتی ہے؟ نیز تفریحی اور مسافر بردار بحری جہازوں میں فرق بیان کیجیے۔

جواب: ان جہازوں میں سفر کی اتنی اہمیت اس لیے ہوتی ہے کہ اس کے سفر میں پیش آنے والے واقعات تفریح کا حصّہ ہوتے ہیں۔

فرق: تفریحی بحری جہاز میں بنیادی سہولتوں کے ساتھ ساتھ سیر و تفریح کے تمام اسباب بھی موجود ہوتے ہیں جب کہ مسافر بردار جہاز میں تفریح کے مواقع کم ہوتے ہیں۔ان میں صرف بنیادی سہولتوں کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔

سوال vi ۔اگر آپ کو ان میں سے کسی ایک جہاز پر جانے کا موقع ملے تو آپ کس جہاز پر جانا چاہیں گے اور کیوں؟

جواب: اگر مجھے بحری جہاز کے سفر کا موقع ملے تو میں بحری جہاز برائے تفریح پر جانا پسند کروں گی/کروں گا کیوں کہ اس طرح مجھے تفریح کے مواقع ملیں گے۔

سرگرمی نمبر ۷: ہر جملے کے سامنے اس جملے کے مطابق جہاز کی قسم کا نام لکھیں۔

i۔مائع اور گیس کی ترسیل کے کام آتا ہے۔ ٹینکر جہاز

ii۔گھریلو سامان ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچانے کے کام آتا ہے۔ مال بردار جہاز

iii۔لوگوں کو تفریحی سفر فراہم کرتا ہے۔ بحری جہاز برائے تفریح

iv۔لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جاتا ہے۔ مسافر بردار جہاز

<u>قواعد:</u> سرگرمی نمبر ۸: ان الفاظ کے متضاد سبق سے تلاش کیجیے۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
فائدہ	نقصان	موت	زندگی	خاص	عام
اختتامی	اوائلی	ہلکا	بھاری وزنی	عمومی	خصوصی
تنگ	کشادہ	نقصانات	فوائد	آہستہ۔دھیما	تیز
بمشکل	بآسانی	برّی	بحری	مستقل	عارضی
حضر	سفر	قدیم	جدید	آسانی	مشکل

سرگرمی نمبر۹: آیئے تخلیق کار بنیں!

اپنے تصوراتی بحری سفر کی روداد لکھیے۔اس بات کا خیال رہے کہ مضمون میں مندرجہ ذیل تفصیلات کا ذکر ہو۔

i۔یہ سفر کب اور کیوں پیش آیا؟

ii۔جہاز کس قسم کا تھا؟

iii۔کون کون ہمراہ تھا؟

iv۔کہاں سے کہاں تک کا سفر تھا؟

v۔سفر میں کیا کیا سہولیات میسر تھیں؟

vi۔سفر میں کیا کیا تفریحی مواقع میسر تھے؟

vii۔سفر کے دوران کن کن قدرتی عجائبات کا مشاہدہ ہوا؟

viii۔دورانِ سفر پیش آنے والا کوئی غیر معمولی واقعہ۔

ix۔بیچ سمندر میں دن اور رات کیسا منظر پیش کرتے ہیں؟

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبا و طالبات کو آنکھیں بند کروا کر ایک تصوراتی سفر کا مشاہدہ کروائیں۔پھر طلبا و طالبات سے روداد تحریر کروائیں۔

تحقیقی کام: پانچ پانچ کے گروہوں میں تقسیم ہو کر بحری جہازوں کی مندرجہ ذیل اقسام پر معلومات اکٹھی کیجیے اور کتابچے بنا کر جماعت میں پیش کیجیے۔

(i) بحری بیڑہ (ii) آبدوز (iii) لانچ (iv) بادبانی کشتی

اس سرگرمی کے لیے طلبا و طالبات کو کم از کم ایک ہفتے کا وقت دیا جائے تا کہ وہ کتابچے بنا سکیں۔پھر ان کے کتابچوں پر ان سے پیشکش کروائی جائے

﴿ ہم کو جانوں سے پیارے رسولِ خُدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ﴾

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱: جوڑوں کی صورت میں کام کیجیے اور رسول اللہ ﷺ کی صفات پر مبنی مندرجہ ذیل جال مکمل کیجیے۔

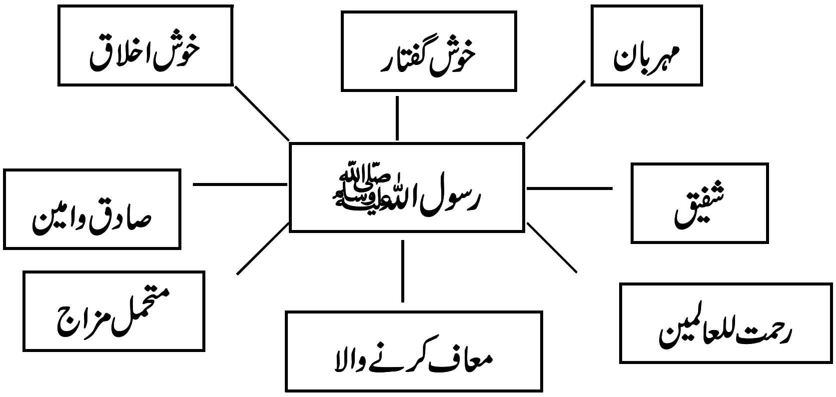

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی تحریر کیجیے۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی
انوار	روشنی	اُمّت	گروہ
عطا	انعام/بخشش	لطف	مہربانی
سیرت	کردار/مزاج	زیر کرنا	ہرانا
قرب	پاس/مرتبہ	ایثار	دوسرے کے نفع کو اپنے نفع پر ترجیح دینا/قربانی
رضا	راضی ہونا	تحمّل	برداشت

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ بالا الفاظ میں سے کسی پانچ کو استعمال کرتے ہوئے ایک مربوط عبارت تحریر کیجیے۔

گھر کے بڑے بوڑھے نا صرف رحمت و برکت کا باعث ہوتے ہیں بلکہ ان کی سیرت نسلِ نو کی تربیت کے لیے خاص اہمیت رکھتی ہے ان کے لُطف و کرم اور ایثار کی عادت سے بچے والدین سے زیادہ ان کے قرب کو پسند کرتے ہیں بزرگوں کی محبت و شفقت سے گھروں کا ماحول خوشگوار اور پُر سکون ہو جاتا ہے اور ان کی محبت کی اس عطا کے اثرات دیرپا ہوتے ہیں۔

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

کسی بھی انسان کے اچھا ہونے کے لیے چند اوصاف شرط ہیں۔ ان اوصاف میں دوسروں کی خاطر ایثار کرنا، بات کرتے ہوئے ضبط و تحمّل کا مظاہرہ کرنا اہم اوصاف ہیں۔ غصّہ و اشتعال سے دوسروں کو زیر کرنا کوئی اچھی بات نہیں۔ انسان اچھی صورت کا حامل ہو مگر اسکی سیرت میں کمزوریاں ہوں تو لوگ اس کے قرب سے ہر ممکن بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سرگرمی نمبر ۵: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال (i) شاعر پیارے نبی ﷺ کو یاد کر کے کیوں آب دیدہ ہو جاتے ہیں؟

جواب رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمّت کی خاطر بہت سی تکلیفیں اُٹھائیں اور ان کی بدولت ہی ہمیں ایمان کی دولت حاصل ہوئی انہی تکلیفوں کے خیال سے شاعر آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔

سوال (ii) ہمارے پیارے نبی ﷺ کا دشمنوں کے ساتھ کیسا برتاؤ تھا؟

جواب رسول اللہ ﷺ نے کفار کے ہر طرح کے سلوک کے جواب میں ہمیشہ صبر و تحمل، ضبط اور ایثار سے کام لیا۔ وہ دشمنوں کی ہر خطا کو معاف کر دیتے اور ان کے لیے ایمان کی دعا کرتے۔

سوال (iii) رسول اللہ ﷺ نے کافروں کو کس طرح شکست دی؟

جواب آپ ﷺ نے اپنے اعلیٰ اخلاق سے کفار کو شکست دی۔

سوال (iv) نبی ﷺ کی سیرت کو اپنانے والے شخص کو کیا فوائد حاصل ہوں گے؟

جواب آپ ﷺ کی سیرت کو اپنانے والے کو دلی اطمینان و سکون حاصل ہوگا دنیا میں بھی ہر طرف اُسے عزت ملے گی اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہوگی۔

سوال (v) شاعر اس نعت میں کیا دُعا مانگ رہے ہیں؟

جواب شاعر اس نعت میں دُعا مانگ رہے ہیں کہ اللہ ہمیں ہر دم رسول اللہ ﷺ کی یاد نصیب کرے اور آپ ﷺ کی سیرت پر عمل کرنے والا بنائے اور آخرت میں بھی رسول اللہ ﷺ کا قرب نصیب فرمائے۔ (آمین)

سوال (vi) ”جگ کو روشن کیا، اپنے انوار سے“ اِس مصرعِ میں شاعر کن انوار کی طرف اشارہ کر رہے ہیں؟ اور ”جگ“ کیسے اس نور سے روشن ہوا۔

جواب انوار سے مراد اسلام کی روشنی ہے یعنی آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام دنیا میں پھیلا کر کفر و جہالت کے اندھیروں کو ختم کر دیا۔ اور ”جگ“ توحید کے نور سے روشن ہو گیا۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۶: سوال: رسول اللہ ﷺ کی کونسی خصوصیت آپ کو سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے؟

جواب: کسی بھی ضرورت مند کو خالی ہاتھ نہ لوٹانا۔ (طلبا و طالبات اِس کا جواب خود تحریر کریں گے۔ اور یہاں جوابات مختلف ہو سکتے ہیں۔)

سوال: ایک مہینے کے لئے اس خصوصیت کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کا ہدف بنائیں اور ہفتہ وار رپورٹ لکھیں۔

جواب: (طلبا و طالبات خود تحریر کریں گے۔)

میرا ہدف	پہلا ہفتہ	دوسرا ہفتہ	تیسرا ہفتہ	چوتھا ہفتہ
کسی بھی ضرورت مند کو خالی ہاتھ نہ لوٹانا۔				

قواعد:

سرگرمی نمبر ۷: نعت میں سے ہم قافیہ الفاظ چن کر فہرست بنائیں۔ مثلاً: (سدا ۔ خدا ۔دعا)

☆ انوار کردار ایثار ☆ نم غم ہم

☆ عطا بنا ادا ☆ جائے پائے اپنائے

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۸: چار چار کے گروہ میں تقسیم ہو کر نعت کے ایک ایک بند کی تشریح کیجیے اور جماعت کے سامنے پیش کیجیے۔

شعر: لُطفِ ایماں ہمیں کیوں نہ آئے سدا ہم کو جانوں سے پیارے رسولِ خُدا ﷺ

اُن ﷺ کے ذریعے ہی رب تک پہنچ پائے ہم اپنی اُمّت کی خاطر اٹھائے وہ غم

یاد آتے ہیں جب، آنکھ ہوتی ہے نم اُن ﷺ سے ملتا ہے ہم کو بڑا حوصلہ

ہم کو جانوں سے پیارے رسولِ خُدا ﷺ

حوالہ: یہ بند ہماری درسی کتاب کی نظم ’’ہم کو جانوں سے پیارے رسول ﷺ خدا سے‘‘ لیا گیا ہے۔جس کے شاعر ’’عدنان دانش‘‘ ہے

تشریح: اس شعر میں شاعر رسول اللہ ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ رسول خدا ہی وہ عظیم ہستی ہیں جن کی بدولت ہمیں ایمان کی روشنی نصیب ہوئی، آپ ﷺ نے تبلغ دین کی خاطر بہت تکالیف برداشت کیں آپ ﷺ کی سیرت کے ان واقعات کو پڑھ کر جہاں دل غمگین ہوتا ہے وہیں آپ ﷺ کی استقامت سے حوصلہ بھی بڑھتا ہے یہی وجہ ہے ہر اُمتی کو رسول ﷺ سے بے انتہا محبت ہے۔

شعر: صبر و ضبط و تحمل اور ایثار سے کفر کو کردیا زیر، کردار سے

جگ کو روشن کیا، اپنے انوار سے دشمنوں کو بھی دیتے تھے ہر دم دُعا

ہم کو جانوں سے پیارے رسولِ خُدا ﷺ

تشریح: اس بند میں شاعر فرما رہے ہیں کہ آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق سے کفار بھی متاثر تھے ایثار کا جذبہ، جنگ ہو یا امن ضبط و تحمل آپ ﷺ کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ بڑے سے بڑے دشمن سے بدلہ نہ لینا اور معاف کرنا آپ ﷺ کی شان تھی۔آپ ﷺ نے آ کر اپنے کردار کی بدولت اسلام کا نور پھیلا کر کفر کے اندھیروں کو دور کر دیا۔

شعر: اُن کی سیرت کو جو کوئی اپنائے گا دِل میں چین اور سکون لازماً پائے گا

اُس کو عزت ملے گی، جدھر جائے گا ہے اُسی کے لئے، رب کی ساری رضا

ہم کو جانوں سے پیارے رسولِ خُدا ﷺ

تشریح: اس شعر میں شاعر سنتِ رسول ﷺ کو اپنانے کے فائدے بیان کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ جو بھی سنتوں کو اپنائے گا اسے قلبی سکون اور اطمینان حاصل ہوگا دنیا میں اسے ہر جگہ عزت و شرف حاصل ہوگا۔دنیاوی کامیابی کے ساتھ ساتھ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوگی۔

شعر: یا الٰہی! ہمیں اُن ﷺ کی راہ پر چلا اُن ﷺ کی یادوں کو ہر دل کی دھڑکن بنا

ہم کو پیاری لگے، اُن ﷺ کی ہر اک ادا قرب جنّت میں اُن ﷺ کا ہمیں کر عطا

ہم کو جانوں سے پیارے رسولِ خُدا ﷺ

تشریح: آخری بند میں شاعرُ دعا مانگ رہے ہیں کہ اے اللہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا سچا اُمّتی بنا دے کہ ہردم ان کی یاد سے ہمارے دل معمور رہیں اور آپ ﷺ کی ہر ہر سنت پر عمل کی توفیق عطا کر، ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو اپنی زندگی میں شامل کرنے والا بنا دے اور آخرت میں بھی جنت میں رسولِ ﷺ خدا کا قرب نصیب فرما۔ (آمین)

سرگرمی نمبر۹: چار چار طلبہ/طالبات کے گروہ بنائیں۔

سوال (i) ہر گروہ نعت میں دی گئی رسول ﷺ کی خصوصیات کی فہرست بنائے۔

جواب صبروضبط ، تحمل ، ایثار

سوال (ii) رسول اللہ ﷺ کی کوئی تین اضافی خصوصیات لکھیں جو نعت میں نہیں دی گئیں۔

جواب صادق ،امین ، بشیر ، نذیر

سوال (iii) اب تین خصوصیات پر مبنی ایک نعتیہ بند تخلیق کیجیے۔

جواب
رب کا پیغام پہنچایا سارے جہاں میں — آپ ﷺ بن کر یوں آئے بشیر و نذیر
دشمن بھی کرتے تھے اُن پر یقین — آپ ﷺ کہلائے صادق و امین

﴿ شرارت ﴾

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱:

سوال(i) کیا آپ نے کبھی ٹائی فائیڈ ، نزلہ زکام، خسرہ وغیرہ جیسی بیماریوں کے نام سُنے ہیں؟

جواب: جی ہاں

سوال(ii) کیا آپ نے کبھی جراثیم دیکھے ہیں؟ جراثیم کی کوئی تصویر بنائیے۔

جواب: جی نہیں۔تصویر طلبا و طالبات خود بنائیں گے۔

سوال(iii) ہمارے جسم میں شامل خون کن کن کاموں میں ہماری مدد کرتا ہے؟

جواب: خوراک رسانی، اعضاء کو آکسیجن فراہم کرتا ہے۔ بیماریوں کے خلاف لڑنا۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: (i) دیے گئے الفاظ کو ان کے معنی سے ملائیں۔

دھڑا دھڑ، واسطہ ، بہتات ، گھمسان کی جنگ، تپ جانا ، درجۂ حرارت ، تعداد ، ہدایت ، عزم

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
گرم ہوجانا	تپ جانا	گنتی	تعداد	تعلق	واسطہ
حکم، رہنمائی	ہدایت	گرمی کی پیمائش	درجۂ حرارت	بڑی بھاری لڑائی	گھمسان کی جنگ
ارادہ، وعدہ	عزم	متواتر، روانی سے	دھڑا دھڑ	زیادہ، زیادتی	بہتات

(ii) مندرجہ بالا الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

پچھلے دنوں ریل گاڑی پر سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ جیسے ہی گارڈ نے سیٹی بجائی چاروں اطراف سے لوگ دھڑا دھڑ ریل گاڑی میں سوار ہونے لگے۔ درجۂ حرارت تیز ہونے کی باعث ریل کی سیٹیں تپ رہی تھیں۔ ہر طرف سامان کی بہتات تھی۔ مسافروں کی تعداد زیادہ اور گنجائش کم ہونے کے باعث گھمسان کی جنگ چھڑ گئی تھی۔ لوگ ایک دوسرے کو خدا کا واسطہ دے کر سیٹوں پر اپنا حق جتانے لگے۔ بالآخر گارڈ نے آکر مناسب انتظام کیا اور سب کو ہدایت دی کہ اپنے اپنے ٹکٹ پر دیے گئے نمبروں کے حساب سے بیٹھیں۔ ہم نے اس صورتحال کے بعد یہ عزم کرلیا کہ آئندہ ایسے کسی سفر سے باز ہی رہیں گے۔

سرگرمی نمبر۳:

سوال(i) حملے کو روکنے کی کوشش کون سے خلیے کر رہے تھے؟

جواب: حملے کو روکنے کی کوشش لمفی خلیے کر رہے تھے۔

سوال(ii) سفید خلیوں نے مدد کے لیے اپنے کن ساتھیوں سے رجوع کیا؟

جواب: سفید خلیوں نے مدد کے لیے دماغ اور لمفوسائیٹس سے رجوع کیا۔

سوال(iii) دماغ اس جنگ کے دوران کس طرح کے انتظامات میں مصروف تھا؟

جواب: دماغ زہر بنانے کی ہدایات دینے کے ساتھ ساتھ درجۂ حرارت کم کرنے کے انتظامات میں مصروف تھا۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۴:

سوال(i) وائرس کے بارے میں آپ کیا جانتے تھے؟

جواب: وائرس دیکھنے میں بیکٹریا سے بھی چھوٹے اور بے جان معلوم ہوتے ہیں مگر کسی بھی جسم میں داخل ہوتے ہی وہ اپنی تعداد تیزی سے بڑھاتے ہیں۔ تعداد بڑھانے کے بعد وہ خلیوں سے باہر آتے ہیں اور مزید خلیوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

سوال(ii) کمزور وائرس کو کون سے خلیوں نے کھانا شروع کیا؟

جواب: کمزور وائرس کو سفید خلیوں نے کھانا شروع کر دیا۔

سوال(iii) وائرس کے حملے کے بعد جسم کو کیا کیا نقصانات پہنچے؟

جواب: وائرس کے حملے کے بعد جسم کے کئی خلیے زخمی ہو گئے، سُرخ خلیے اور پلیٹلیٹس بھی خاصے کم ہو گئے۔ اِس کے نتیجے میں حمزہ خاصا کمزور ہو گیا۔

سوال(iv) سفید خلیوں نے کیا عزم کر رکھا تھا؟

جواب: سفید خلیوں نے یہ عزم کر رکھا تھا کہ اس بار وائرس بچ کر نہ جائے۔

سوال(v) اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم میں کسی بھی بیماری پیدا کرنے والے جراثیم سے بچاؤ کے کیا انتظامات کیے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہمارے جسم میں لمفوسائیٹس اور سفید خلیوں کو یہ ذمہ داری دی ہے کہ وہ جراثیم سے بچاؤ کر کے انسانی صحت کی حفاظت کرتے ہیں۔

سوال(vi) آپ کے خیال میں ہمیں جراثیم سے بچنے کے لیے کیا کیا تدابیر کرنی چاہئیں؟

جواب: جراثیم سے بچنے کے لیے صفائی کا بہت خیال رکھنا چاہیے کیوں کہ صفائی نصف ایمان بھی ہے۔ غذا میں ہمیشہ صحت بخش غذا کھانی چاہیے۔ سبزیوں اور پھلوں کو دھو کر استعمال کرنا چاہیے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ بازار سے غیر صحت بخش اشیا لے کر نہ کھائیں۔

سرگرمی نمبر۵: ترتیب درست کیجیے۔

وائرس خون میں حملہ آور ہوا۔
لمفی نے فوراً جا کر وائرس کے خلاف زہر بنانا شروع کر دیا۔
دماغ درجۂ حرارت کم کرنے میں مصروف ہو گیا۔
لمفی نے وائرس کو کمزور کر دیا۔
خلیے زخمی اور پلیٹلیس کم ہو گئے۔
شریر وائرس بالآخر ہار گئے اور فرار ہو گئے۔

سرگرمی نمبر ۶: ذیل میں دیے گئے **flow chart** کو مکمل کیجیے۔

وائرس	حملہ آور

وائرس سے لڑنے والے دفاعی خلیے

سفید خلیے ۳

سُرخ خلیے ۲

لمفی ۱

وائرس

علاج کے بعد

زیادہ تر کمزور اور نڈھال

لمفی

اُنھیں ختم کر دیا

کچھ دن بعد دوبارہ وائرس نے حملہ کیا

لمفی

ان کا مقابلہ کر کے ختم کر دیا

قواعد:

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل صفات سبق میں کس کے لیے استعمال ہوئی ہیں؟

صفت	موصوف	صفت	موصوف	صفت	موصوف
شرارتی	جراثیم	صحت مند	حمزہ	چُست	وائرس
پُرسکون	زندگی	زبردست	حملہ	طاقت ور	وائرس
عجیب وغریب	جراثیم	شریر	جراثیم	سُرخ	خلیے

سرگرمی نمبر ۸: دو نئی صفات لگا کر جدول مکمل کیجیے۔

موصوف	صفت ۱	صفت ۲	موصوف	صفت ۱	صفت ۲
جراثیم	بے شمار	نئے	زندگی	قیمتی	پُرلطف
حملہ	خطرناک/شدید	اچانک	بچہ	ذہین	کمزور
وائرس	وبائی	کمزور	خلیے	چھوٹے	سفید

سرگرمی نمبر۹: سرگرمی نمبر۸ میں دیے گئے جدول سے صفت اور موصوف لے کر پانچ جملوں پر مشتمل ایک عبارت تحریر کیجیے۔

احمد نہایت ذہین بچہ تھا جو انتہائی چاق و چوبند اور پُر لطف زندگی گزار رہا تھا مگر کچھ دن سے اس کی امّی محسوس کر رہی تھیں کہ اس کی طبیعت کچھ نڈھال ہے اور وہ کمزور ہو رہا ہے۔ پھر ایک دن اسکول سے واپسی پر اُسے شدید بخار اور سر درد شروع ہوگیا۔ اس کی امّی اُسے فوراً قریبی کلینک لے گئیں ڈاکٹر نے معائنے کے بعد ٹیسٹ کروانے کی تجویز دی جس کی رپورٹ آنے پر پتہ چلا کہ احمد پر وبائی وائرس نے شدید حملہ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے سفید خلیے کم ہو رہے ہیں۔ اور احمد کی کمزوری کی وجہ ظاہر ہوگئی۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

''شرارت'' ایک کہانی ہے۔ اس کہانی کے لئے مندرجہ ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔

مرکزی کردار: سفید خلیے

کہانی کہاں پیش آئی (مقام): جسم میں/خون میں

آغاز	مسئلہ	حل	اختتام
سفید خلیے حمزہ کے جسم میں پُرسکون زندگی گزار رہے تھے۔	وائرس نے حمزہ پر حملہ کر دیا۔	سفید خلیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔	وائرس کمزور ہوگئے اور بالآخر ختم ہوگئے۔

سرگرمی نمبر۱۰: ''صحت ایک نعمت ہے'' کے موضوع پر کہانی کا خاکہ بنایئے اور پھر خاکہ کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے۔

مرکزی کردار: احمد

کہانی کہاں پیش آئی (مقام): گھر اور بازار

آغاز	مسئلہ	حل	اختتام
احمد ایک ذہین طالبعلم تھا۔	مگر اُس میں بُری عادت تھی کہ وہ بازار کی چیزیں کھاتا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ بیمار ہوگیا۔	علاج اور احتیاطی تدابیر	اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوگیا اور اُس نے بُری عادت ترک کر دی۔

طلبا و طالبات خاکہ خود بنائیں گے۔ مندرجہ بالا خاکہ نمونے کے طور پر دیا جا رہا ہے۔ خاکہ بنانے کے بعد طلبا و طالبات انفرادی طور پر کہانی تخلیق کریں گے۔

﴾ پیغامِ آرزو ﴿

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱:

سوال (i) ہمارے ملک کے تین بڑے مسائل کیا ہیں؟

جواب: مغرب کی اندھی تقلید، نوجوانوں کی غفلت اور کم ہمتی ، قانون شکنی

سوال (ii) آپ کے خیال میں ان مسائل کی اصل وجہ کیا ہے؟

جواب: دین سے دوری ، تعلیم کی کمی

سوال (iii) بحیثیت شہری ملک کے حوالے سے ہماری کیا ذمہ داری ہے؟ کوئی تین ذمہ داریاں بیان کیجیے۔

جواب: ☆ تعلیم کے میدان میں محنت کریں۔ ☆ قوانین کی پاسداری کریں۔ ☆ اپنے ملک کی تعمیر و ترقی کے لیے محنت کریں۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی تحریر کیجیے۔

لفظ	شکنجہ	نالہ و آہ	افلاک	بھٹی	نکھارنا
معنی	کسی چیز کو پکڑنے کا آلہ	فریاد کرنا	فلک کی جمع / آسمان	بڑا چولہا	اُجلا کرنا / میل صاف کرنا

سرگرمی نمبر۳: سرگرمی نمبر۲ میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب الفاظ چُن کر عبارت مکمل کیجیے۔

ایک معلّم کا کام اپنے شاگردوں کی شخصیت میں چھپی خامیوں کی تراش خراش کرنا ہے، اپنی محبت، محنت، باعمل کردار سے ان کی عادات و اخلاق سنوار کر ان کو ایسے نکھارنا ہے کہ اگر خدانخواستہ کبھی وہ اپنی زندگی میں کسی سخت حالات کے شکنجہ میں پھنس جائیں تو نالہ و آہ کرنے کے بجائے صبر و تحمل سے کام لیں اور غور و فکر اور اپنی عقل و شعور سے کام لے کر اس گردشِ ایام کی بھٹی سے نکل کر کامیابی کے افلاک کو چھولیں۔

سرگرمی نمبر۴: سرگرمی نمبر۲ میں دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

	لفظ	جملے
۱	شکنجہ	پاکستانی عوام مہنگائی کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں۔
۲	نالہ و آہ	سزا کا حکم سُن کر مجرم نالہ و آہ کرنے لگا۔
۳	افلاک	غازی علم دین کا نام آج بھی افلاک کے روشن ستاروں کی طرح زندہ ہے۔
۴	بھٹی	مزدور بھٹی میں اینٹیں پکا رہے تھے۔
۵	نکھارنا	امّی نے کپڑے دھو کر نکھار دیے۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال (i) ”کیوں پھنس گیا شکنجۂ مغرب کی چاہ میں“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ دورِ حاضر کا مسلمان اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام کی پابندی کے بجائے غیروں کی تقلید کرنا پسند کرتا ہے اور جو

چنگل اہلِ مغرب نے مسلمانوں کے لیے بچھایا ہے اِس میں پھنس گیا ہے۔

سوال (ii) ''محنت کی بھٹیوں سے تو سونا نکالنا'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: اس مصرع سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ اگر تم محنت کروگے تو یقیناً کامیاب ہوگے۔

سوال (iii) شاعر نے آج کل کے نوجوان کی کن کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا ہے؟

جواب: اہل مغرب کی محبت میں گرفتار ہے۔ دنیا اور مال و دولت کی ہوس میں مبتلا ہے۔ غفلت میں مبتلا ہے۔ شاعر نے آج کل کے نوجوان کی ان کمزوریوں کا ذکر کیا ہے اور اپنی حالت پر درد محسوس نہیں کرتا۔

سوال (iv) شاعر آج کے نوجوان سے کیا چاہتے ہیں کوئی دو باتیں تحریر کیجیے۔

جواب: ☆علم کے میدان میں جدوجہد کر کے نمایاں کامیابی حاصل کرے۔ ☆ ملک کی ترقی کے لیے نمایاں کردار ادا کرے۔

بعداز مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۶: نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

اس نظم میں شاعر نوجوانوں سے مخاطب ہیں اور انھیں ان کی مقام وحیثیت یاد کروا کر ان کی کمزوریوں سے آگاہی اور انھیں ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلا رہے ہیں۔ اور انھیں خوابِ غفلت سے جگا کر یہ امید دلا رہے ہیں کہ جذبہ و ہمت سے آج بھی اپنی منزل حاصل کی جا سکتی ہے۔

سرگرمی نمبر ۷: نظم کے ہر بند کی تشریح کیجیے۔

کیوں پھنس گیا شکنجۂ مغرب کی چاہ میں	ڈوبا ہے مال و دولت دنیا کی جاہ میں
اب درد کیوں نہیں تیرے نالہ و آہ میں	منزل کے پیچ دیکھ لے، کانٹے ہیں راہ میں

کیوں سو رہا ہے جاگ! کیوں سو رہا ہے جاگ

حوالہ: یہ بند ہماری درسی کتاب کی نظم ''پیغامِ آرزو'' سے لیا گیا ہے جس کے شاعرہ ''شائستہ افتخار'' ہیں۔

تشریح: مندرجہ بالا بند میں شاعرہ مسلمان نوجوانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے کہہ رہی ہیں کہ تم مغرب کے جال میں کیوں پھنس گئے ہو۔ تم تو کافروں کی طرح صرف دنیا کی محبت میں غرق ہو گئے اور اپنا مقصد کھو دیا۔ بلاشبہ حق کے راستے میں بے شمار رکاوٹیں ہوتی ہیں مگر تم میں وہ حقیقی جذبہ ہی نہیں رہا۔ اور نہ ہی تمھیں اپنے زوال کا درد محسوس ہوتا ہے۔

اس ارضِ پاک شان کی قسمت سنوار دے	ہمت اگر ہے تجھ میں تو، تُو جاں بھی وار دے
افلاک کے تاروں کو زمین پر اتار دے	تو علم کی شمع سے دل و جان نکھار دے

کیوں سو رہا ہے جاگ! کیوں سو رہا ہے جاگ

تشریح: اس بند میں شاعرہ احساس ذمہ داری دلا رہی ہیں کہ اس ارضِ پاک کی ترقی اور خوش حالی تمھاری ذمہ داری ہے۔ محنت اور جدوجہد سے اپنے ملک کی ترقی کے لیے بڑھ چڑھ کر حصّہ لو اور اپنی صلاحیتوں سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاؤ اور علم کی بلندیوں کو چھو لو تاکہ وطنِ عزیز خوب ترقی کرے۔ اور اگر کسی مشکل وقت میں اپنی جان قربان کرنی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرو۔ یہی مٹی سے محبت کا تقاضہ ہے۔

مایوسیوں کو دیکھو نہ تو دل میں پالنا	محنت کی بھٹّیوں سے تو سونا نکالنا
اجڑے چمن کو اب تو، تو ہی سنبھالنا	ایمان کی شمع سے دلوں کو اُجالنا

کیوں سو رہا ہے جاگ! کیوں سو رہا ہے جاگ

تشریح: اس بند میں شاعرہ نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہی ہیں کہ تمہیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کیوں کہ مایوسی کُفر ہے۔ ہمیشہ اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھو اور محنت اور مستقل مزاجی سے ہی تمام کام سنورتے ہیں اور اللہ بھی ایسے لوگوں کا مددگار ہوتا ہے۔ وطنِ عزیز کی جو ابتر حالت ہے اس کی اصلاح کی ذمہ داری تم پر ہے کیونکہ دین سے دوری ہی اصل خرابی ہے اور ایمان کی روشنی ہر طرف پھیلانا تمہارا کام ہے۔

قواعد:

سرگرمی نمبر ۸: نظم سے ہم قافیہ الفاظ چن کر فہرست بنائیے۔

۱	جاگ	خواب ، پاک ، افلاک
۲	چاہ	راہ ، آہ
۳	محنت	ہمت ، قسمت
۴	وار	نکھار ، سنوار ، اتار
۵	پالنا	نکالنا ، سنبھالنا ، اُجالنا

سرگرمی نمبر ۹: نظم میں سے مرکب الفاظ چُن کر فہرست بنائیے۔

شکنجۂ مغرب پیغامِ آرزو مال و دولت نالہ و آہ ارضِ پاک دل و جان

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۱۰: نظم میں دیئے گئے پیغام کو والد کی جانب سے بیٹے کو خط کی صورت میں تحریر کیجیے۔

ناظم آباد، کراچی

۳۱ جنوری ۲۰۱۹ء

میرے پیارے بیٹے،

السلام علیکم!

اللہ سے اُمید کرتا ہوں کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ میں اور تمہاری والدہ بھی یہاں عافیت سے ہیں۔ اکثر تمہاری فیس بک دیکھتا رہتا ہوں۔ کچھ عرصے سے محسوس کر رہا ہوں کہ مغرب کی طرح تمہارے اندر بھی دنیا کی چاہ اور دکھاوا پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ بیٹا ہمارا دین ہمیں یہ نہیں سکھاتا۔ ہمارے ذمّے تو اللہ نے بڑے کام لگا رکھے ہیں۔ تم نوجوان ہو اپنی حیثیت کو پہچانو۔ تم سے اِس ملک کا مستقبل وابستہ ہے۔ اگر تم ان چکروں میں پڑ گئے تو کیا ہوگا۔ تمہیں تو اس ملک کی قسمت سنوارنی ہے۔ علم کی تحصیل میں دل لگاؤ۔ خوب محنت کرو جان لگاؤ حتیٰ کہ وہ جذبہ پیدا کرو کہ اگر دین پر اور ملک پر جان بھی وارنی پڑے تو وار دو۔

میں جانتا ہوں کہ آج ہر طرف مایوسی ہے۔ ملکی حالات دیکھ کر ترقی ایک خواب لگتی ہے۔ مگر پیارے بیٹے مایوسی کفر ہے۔ اس ملک کے بکھرتے شیرازے کو تم جیسے نوجوان نہیں سنبھالیں گے تو کون سنبھالے گا۔ امید ہے کہ میری بات تمہاری سمجھ میں آگئی ہوگی۔

اللہ تمہارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

تمہارا والد

﴾ شیطان کی چال ﴿

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱: جوڑوں کی صورت میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔(وقت:۱۰ منٹ)

سوال(i) ہم اکثر کن مواقع پر شیطان کے بہکاوے میں آجاتے ہیں؟

جواب: ☆ غصّہ کی حالت میں ☆ خوشی یا غم کے موقعے پر

سوال(ii) شیطانی اُکساہٹ کے حوالے سے آپ کو اگر کوئی حدیث یا آیت یاد ہے تو تحریر کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔

سوال(iii) شیطان اور انسان کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟

جواب: شیطان انسان کا دشمن ہے۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل کے معنی تحریر کیجیے۔اور جملوں میں استعمال کیجیے۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی	جملے
۱	خوش وخرّم	خوشی سے بھرپور	اگر انسان کا دل صاف ہو تو یقیناً وہ خوش وخرم زندگی گزار سکتا ہے۔
۲	غصّہ واشتعال	بہت زیادہ غصّہ	عقل مند شخص غصّہ واشتعال میں بھی خود پر قابو رکھتا ہے۔
۳	سُپرد	حوالہ کرنا/سونپا ہوا	سارہ نے تمام ضروری کاغذات امّی کے سُپرد کر دیے۔
۴	ازلی دشمن	ہمیشہ کی دشمنی	یہودی مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں۔
۵	سوغات	تحفہ	دادی جان احمد کے لیے خصوصی طور پر لاہور کی سوغات لائی ہیں۔
۶	خراش	رگڑ	زینب کو گرنے کی وجہ سے گھٹنے پر ہلکی سی خراش آئی ہے۔
۷	امکان	ممکن ہونا	حالات کے پیشِ نظر کل چھٹی کا امکان ہے۔
۸	واردات	حادثہ/واقعہ	گذشتہ دنوں ہونے والی واردات میں لوگوں کا بے حد نقصان ہوا۔
۹	دھما چوکڑی	شوروغُل	چھٹیوں میں جب سب بہن بھائی اکھٹے ہوئے تو گھر میں وہ دھما چوکڑی مچی کہ سب پناہ مانگنے لگے۔
۱۰	ہمت وجرأت	مجال/طاقت وشجاعت	سارہ نے بہت ہمت وجرأت سے بُرے حالات کا مقابلہ کیا۔
۱۱	طلب	خواہش/مانگنا	احمد نے امّی سے میچ کھیلنے کی اجازت طلب کی۔
۱۲	نا اتفاقی	دشمنی	چھوٹی سی غلط فہمی کے باعث علیزہ اور فاطمہ میں نا اتفاقی پیدا ہوگئی۔

سرگرمی نمبر۳: نیچے دیئے گئے الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

احمد بہت نیک بچہ ہے۔وہ ہر دم خوش وخرّم رہتا ہے غصّہ واشتعال سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں وہ بخوبی واقف ہے کہ غصّہ دلانا شیطان کا کام ہے جو اِس کا دوست نہیں بلکہ ازلی دشمن ہے۔وہ یہ بھی جانتا ہے کہ شیطان سے لڑنا کوئی آسان کام نہیں بلکہ بڑی ہمت وجرأت کا کام ہے۔کل بازار

میں احمد کی سائیکل ایک گدھا گاڑی سے ٹکرا گئی۔ کسی نے اس امکان کے تحت کہ اُسے شدید چوٹ نہ آئی ہو فوراً ایمبولینس طلب کر لی مگر خدا کا شکر ہوا کہ اسے ہلکی سی خراش آئی۔ گھر پہنچ کر جب اُس نے پوری واردات امی کو سنائی تو امّی نے اسے سائیکل دھیان سے چلانے کی تنبیہ کی اور خدا کا شکر ادا کیا۔

سرگرمی نمبر ۴: سرگرمی نمبر ۲ میں دیے گئے الفاظ میں سے کوئی چھ الفاظ استعمال کرتے ہوئے ایک مربوط عبارت تحریر کیجیے۔

گرمیوں کی چھٹیاں شروع ہوتے ہی ہم سب بہن بھائیوں نے خالہ کے گھر جانے کا پروگرام بنایا مگر مسئلہ امّی کی اجازت کا تھا۔ بڑی ہمت و جرأت کر کے فاطمہ نے ابو سے اپنی خواہش ظاہر کی اور خالہ جان کے گھر جانے کی اجازت طلب کی کیونکہ ابو سے اجازت کے ملنے کا بھرپور امکان نہ تھا۔ اور حسبِ موقع ابو نے اجازت دے دی اور امّی سے بھی سفارش کر دی پھر کیا تھا ہم چاروں بہن بھائیوں نے جلدی جلدی تیاری مکمل کی اور ابو جان ہم سب کو خالہ کے گھر چھوڑ آئے۔

خالہ جان کے گھر پہنچنے پر ہمارے ساتھ معارج اور علیزہ بھی مل گئے اور خوب دھما چوکڑی مچائی۔ رات میں بیٹھ کر پکنک پر جانے کا پروگرام بنانا چاہا مگر کوئی ایک رائے پر متفق نہ ہوا۔ اس نااتفاقی کے باعث مسئلہ خالہ جان کے سُپرد کیا تا کہ کوئی مناسب حل نکل سکے اور بالآخر خالہ جان نے اِس مسئلہ کو حل کر دیا۔

☆ شیخ عارف ایک ذمہ دار پولیس آفیسر تھے اور اپنی ڈیوٹی میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ وہ اکثر موقع واردات پر بروقت پہنچ جاتے اور مجرم کو بھاگنے کا موقع نہ ملتا۔ ان کے علاقے میں چوری اور بدامنی کا امکان بہت کم تھا۔ وہ علاقے کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے اپنے ماتحت عملے سے علاقہ کی ماہانہ رپورٹ بھی طلب کرتے اور اسی لیے ان کے علاقے میں سفارش اور رشوت لینے کی بھی کسی کی ہمت و جرأت نہ ہوتی۔ اس اہم ذمہ داری میں معاونت کے لیے انھوں نے کچھ کام اپنے ماتحتوں کے بھی سُپرد کر رکھے تھے اور ہر فرد اپنی ذمہ داری کو بخوبی سرانجام دے رہا تھا جس کے نتیجہ میں اہل محلّہ بے حد خوش و خرم تھے۔

سرگرمی نمبر ۵: مندرجہ ذیل کی وجوہات بتائیے۔

(i) شیطان سے ہر فرد کا باہم اتفاق و محبت سے رہنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

جواب: شیطان انسانوں کا ازلی دشمن ہے اس لیے شیطان سے ہر فرد کا اتفاق و محبت سے رہنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

(ii) دینو بابا غصّے میں آپے سے باہر ہو گئے۔

جواب: فٹ بال دینو بابا کے چہرے پر لگنے کی وجہ سے ان کی ناک سے خون بہنے لگا جس کی وجہ سے وہ غصّہ میں آپے سے باہر ہو گئے۔

(iii) امّاں برکتے نے پتھر کھینچ کر مارنا چاہا۔

جواب: دینو بابا دوڑتے ہوئے بے دھیانی میں امّاں برکتے سے ٹکرا گئے جس کی وجہ سے اُنھیں غصّہ آ گیا اور اُنھوں نے پتھر کھینچ کر مارنا چاہا۔

(iv) چوہدری حاکم نے مزارعے اسلم پر حملہ کیا۔

جواب: چوہدری حاکم سمجھا کہ اسلم نے اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کا بدلہ لیا ہے اس لیے چوہدری حاکم نے مزارعیا سلم پر حملہ کیا۔

(v) ہر کوئی ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو گیا۔

جواب: شیطان کی ڈالی گئی نفرت اور غصّہ کی وجہ سے ہر کوئی ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو گیا۔

(vi) ہنستا بستا گاؤں اُجڑ کر رہ گیا۔

جواب: شیطان نے غصّہ، بدگمانی اور جلد بازی کے ذریعے ہنستے بستے گاؤں کو اُجاڑ کر رکھ دیا۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۶: صحیح یا غلط پر☆ کا نشان لگایئے۔ اپنے جواب کے لئے عبارت سے دلائل تحریر کیجیے۔

	جملہ	صحیح	غلط	دلائل
i	ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔	☆		ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں رقص کر رہی تھیں۔
ii	اسد کو شدید غصّہ آ گیا۔	☆		اسد کو غیر معمولی طور پر شدید غصّہ آیا۔
iii	دینو بابا شہر جا رہے تھے		☆	دینو بابا فصل کی کٹائی کے امکانات پر غور کر رہے تھے۔
iv	دینو بابا اماّں برکتے سے ٹکرا گئے۔	☆		دینو بابا بے دھیانی میں دوڑتے ہوئے اماں برکتے سے ٹکرا گئے
v	غصّے میں انسان آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔	☆		غصّے میں انسان آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔
vi	فٹ بال کریم کو لگنے کے بجائے دینو بابا کے منہ پر جا کر لگا۔	☆		فٹ بال کریم کو لگنے کے بجائے سیدھا ساتھ کھیت میں کھڑے دینو بابا کے منہ پر جا لگا۔
vii	دوسرے گاؤں کے چوہدری کے سر پر پتھر لگا۔		☆	وہ چھرہ جو اسلم کے لیے بندوق سے نکلا تھا سیدھا ساتھ والے گاؤں کے چوہدری کے جا کے لگ گیا۔
viii	چوہدری حاکم کے مزارعے اسلم سے خوشی سے ملے۔		☆	چوہدری حاکم کو مزارعے اسلم پر بہت غصّہ آیا۔
ix	چوہدری حاکم نے ہرن کو گولی ماری۔		☆	چوہدری حاکم نے اپنی چھرے والی بندوق تان کر اسلم کا نشانہ لیا۔
x	شیطان نے۔ ہنستے بستے گاؤں کو اجاڑ کر رکھ دیا۔	☆		شیطان نے غصّہ، جلد بازی اور بدگمانی کے ذریعے ہنستے بستے گاؤں کو کس طرح اجاڑ کر رکھ دیا۔

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال (i) ابلیس کون ہے؟

جواب: ابلیس انسانوں کا ازلی دشمن ہے۔

سوال (ii) شیطان نے گاؤں کا امن وسکون کیسے تباہ کیا؟

جواب: شیطان نے گاؤں کے لوگوں کے دلوں میں غصّہ، بدگمانی اور نفرت پیدا کر کے گاؤں کا امن ع سکون تباہ کر دیا۔

سوال (iii) ابلیس نے اپنے گروہ کو کس مشن پر روانہ کیا اور کیوں؟

جواب: ابلیس نے اپنے گروہ کو گاؤں کا امن وسکون ختم کر کے وہاں تباہی پھیلانے کا مشن دیا کیونکہ وہ انسانوں کا ازلی دشمن ہے اور اس سے لوگوں کا اتفاق ومحبت سے رہنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

سوال (iv) گاؤں کی تباہی کی اصل وجہ کیا تھی؟ مکمل متن اور درست حوالے کے ساتھ تحریر کیجیے۔

جواب: شیطان کی دشمنی گاؤں کی تباہی کی اصل وجہ تھی

متن وحوالہ: صفحہ نمبر ۳۳

ابلیس مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے بولا" کتنا مزہ آتا ہے مجھے لوگوں کو گمراہ کر کے لوگوں میں نا اتفاقی پیدا کر کے ہی میرے دل کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے میں ہوں ابلیس، انسانوں کا ازلی دشمن۔"

سوال (v) آپ کے خیال میں اس کہانی کو پڑھ کر انسان کے کردار میں کیا تبدیلیاں آنے کا امکان ہے؟

جواب: میرے خیال میں انسان کے کردار میں درج ذیل تبدیلیاں آنی چاہییں۔

☆ شیطان کی چالوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کرے اور اللہ کی پناہ طلب کرے۔ ☆ درگزر کرے۔

☆ بدگمانی، غصّہ اور جلد بازی سے مکمل پرہیز کرے۔ ☆ معاف کرنے کی کوشش کرے۔

سوال (vi) اگر کوئی بچہ شیطانی بہکاوے میں آ کر غلطی کر بیٹھے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کسی سے غلطی ہو جائے تو فوراً اللہ سے معافی مانگے، اپنی غلطی کا اعتراف کرے اور دوبارہ اس غلطی کو نہ دہرائے۔

قواعد:

سرگرمی نمبر ۸: سبق سے مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ تلاش کیجیے۔

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
موت	حیات	رات	دن	ہدایت یافتہ	گمراہ
شروع	آخر	بزدلی	بہادری	باخبر	بے خبر
جنگ	امن	غمگین	خوش	ابدی	ازلی

سرگرمی نمبر ۹: سبق میں سے کم از کم پانچ مرکب الفاظ تلاش کیجیے اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

نمبر شمار	مرکب الفاظ	جملے
۱	خوش وخرم	سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی کے بعد احمد بے حد خوش وخرم نظر آ رہا تھا۔
۲	امن وامان	ماہِ محرم میں شہر میں امن وامان کی صورتحال برقرار رکھنے کے لیے حکومت نے خصوصی انتظامات کیے۔
۳	اتفاق ومحبت	اجتماعی طور پر کامیابی حاصل کرنے کے لیے باہم اتفاق ومحبت بے حد ضروری ہے۔
۴	غصّہ واشتعال	عقلمند شخص کی پہچان ہے کہ وہ غصّہ واشتعال سے پرہیز کرتا ہے۔
۵	اچھائی وبرائی	اچھائی وبرائی کی پہچان ہی گناہوں سے بچنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔
۶	ہمت جرأت	ہر شخص کو اپنے اپنے دائرہ کار میں ہمت وجرأت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا چاہیے۔
۷	موقعِ واردات	حادثے کی خبر ملتے ہی پولیس موقعِ واردات پر پہنچ گئی۔
۸	تباہ وبرباد	سیلاب سے سارا گاؤں تباہ وبرباد ہو گیا۔

آ ئیے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۰:

گروپ سرگرمی: ۱۔گاؤں کا حال شیطان کی چال سے قبل ۲۔گاؤں کا حال شیطان کی چال کے بعد

ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں

اللہ کی رحمتیں اور برکتیں

باہم اتفاق و محبت ——— گاؤں کا حال شیطان کی چال سے قبل ——— ہر کوئی نیکی کا جذبہ رکھتا ہے۔

ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کا جذبہ

ہر طرف امن و امان

آپس میں بدگمانی غصّہ اور جلد بازی

گاؤں تباہ و برباد

ہر کوئی ایک دوسرے کے خون کا پیاسا

ایک دوسرے سے نفرت ——— گاؤں کا حال شیطان کی چال کے بعد ——— بے حسی اور خود غرضی

انتقام کی آگ

امن و سکون برباد

ایک گاؤں جس پر اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا سایہ تھا اور وہاں ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں کیونکہ وہاں کے لوگ باہم اتفاق و محبت سے رہتے تھے۔اور ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کا جذبہ رکھتے تھے، ہر کوئی ایک دوسرے کی مدد کرتا اور دُکھ سُکھ میں کام آتا اور ان میں نیکیاں حاصل کرنے کا جذبہ موجود تھا اسی وجہ سے وہاں ہر طرف امن و امان تھا۔

مگر ابلیس جو انسان کا ازلی دشمن ہے اس سے یہ سب برداشت نہیں ہوا اور اس نے اس گاؤں کے لوگوں کے خلاف سازش شروع کی تا کہ وہاں کا امن و سکون ختم ہو جائے اس کے لیے اس نے اپنے گروہ کو وہاں فتنہ اور برائی پھیلانے کی ذمہ داری دی اور آہستہ آہستہ وہاں کے لوگوں میں ایک دوسرے کے خلاف بدگمانی پیدا کر دی جس کی وجہ سے لوگوں میں آپس میں غصّہ و نفرت پھیل گئی اور خود غرضی اور بے حسی عام ہو گئی۔ ہر کوئی ایک دوسرے کے خون کا پیاسا بن گیا اور انتقام کی آگ نے گاؤں کا امن و امان تباہ کر دیا اور ہنستا بستا گاؤں تباہ ہو گیا۔

(چار چار طلبا کے گروپ بنا دیے جائیں جس میں وہ اس موضوع پر تبادلہ خیال کریں)

- خیالات مجتمع کرنے کے بعد جال بنائیے۔پھر فرداً فرداً عبارت تحریر کیجیے۔
- تحریر مکمل کرنے کے بعد اپنی اپنی تحریر کا تبادلہ کیجیے۔

سرگرمی نمبر۱۱:(ایک رول پلے/خاکہ تیار کریں جس میں دو دوستوں کو شیطان بہکاتا ہے۔ایک بہکاوے میں آجاتا ہے اور دوسرا اللہ کی رحمت سے بچ جاتا ہے۔طلبا صورتحال خود سوچیں گے)

یہ سرگرمی طالبات اپنی استعداد اور سوچ کے مطابق تیار کریں گی۔

سرگرمی نمبر۱۲:   ''شیطان کی چال'' ایک کہانی ہے۔اس کہانی کے لیے درج ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔

مرکزی کردار: شیطان

کہانی کہاں پیش آئی (مقام):   گاؤں

آغاز	مسئلہ	حل	اختتام
گاؤں میں ہر کوئی خوش تھا۔	شیطان کو سب کا امن و امان سے رہنا پسند نہیں تھا۔	شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔	ہنستا بستا گاؤں تباہ و برباد ہو گیا۔

اِس خیال کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اس کہانی کا خاکہ دوبارہ مکمل کیجیے اور اُس خاکہ کی مدد سے کہانی کو دوبارہ تحریر کیجیے۔

اگر اسد شیطان کے بہکاوے میں نہ آتا تو کیا ہوتا؟ کہانی کو اس خیال سے دوبارہ تحریر کیجیے۔

مرکزی کردار: اسد

کہانی کہاں پیش آئی (مقام):   گاؤں

آغاز	مسئلہ	حل	اختتام
گاؤں میں ہر کوئی خوش تھا۔	اسد کو شیطان نے بہکانے کی کوشش کی۔	اسد کو احساس ہو گیا کہ غصّہ اور جلد بازی شیطان کا تحفہ ہے۔	اسد نے غصّہ پر قابو پا کر کریم کی غلطی کو نظر انداز کر دیا اور معاف کر دیا اور شیطان ناکام ہو گیا۔

کہانی

کہانی کا آغاز درسی کتاب سے ہی لیا جائے گا۔

بچو!۔۔۔۔۔۔۔اُس نے فٹ بال کریم کے منہ پر مارنا چاہا مگر فوراً ہی اسے کل مسجد میں امام صاحب کی سُنائی ہوئی حدیث یاد آ گئی اور اُس کے کانوں میں امام صاحب کی بات گونجنے لگی کہ نبی ﷺ رحمت کی اُمت میں آج کل بالکل ضبط و تحمل نہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''پہلوان وہ نہیں جو اپنے مقابل کو مقابلہ کے وقت پچھاڑ دے۔ بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصّہ میں خود پر قابو رکھے۔'' اس حدیث کے یاد آتے ہی فوراً اس نے بال نیچے پھینک دی اور تعوذ پڑھنے لگا اسے اس بات کا احساس ہو گیا کہ شیطان اس کو بہکا رہا ہے۔ اسد آہستہ آہستہ تعوذ پڑھتا رہا اور اس کا غصّہ دور ہو گیا اور اس نے کریم سے اپنی تلخ کلامی کی معافی مانگ لی اور دوبارہ کھیلنے لگا۔ اسد کی حرکت پر شیطان کو اپنا وار ضائع ہوتا نظر آیا تو وہ اپنے بال نوچنے لگا اور سر پیٹنے لگا کیونکہ اُس کا بنا بنایا سارا کھیل چوپٹ ہو گیا اور اسد اس کے جال سے اللہ کی رحمت سے بچ گیا اور شیطان ناکام و نامراد لوٹ گیا۔

﴾ ثمینہ کی صبح ہوگئی ﴿

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱: جوڑوں کی صورت میں دس منٹ کے اندر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال(i) بچوں کے لیے کون سے دو رشتے بے انتہا اہم ہوتے ہیں؟

جواب: بچوں کے لیے سب سے اہم دو رشتے ماں اور باپ کے ہوتے ہیں۔

سوال(ii) ان دو رشتوں کے بارے میں اگر آپ کو کوئی حدیث یا آیت یاد ہے تو تحریر کیجیے؟

جواب اللہ کا ارشاد ہے (مفہوم) ماں باپ میں سے دونوں یا کوئی ایک بڑھاپے کی حالت میں تمہارے پاس ہو تو انھیں اُف تک نہ کہو اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو۔

سوال(iii) ان کاموں کا جال بنائیے جو یہ دونوں ہمارے لیے کرتے ہیں۔

جواب:

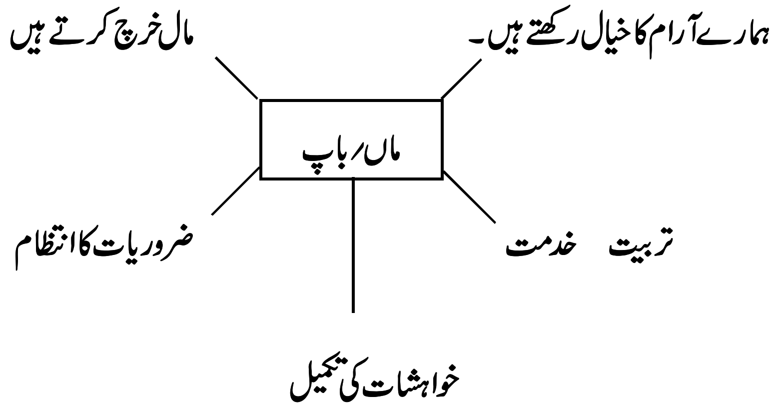

سوال(iv) ان کی ہماری زندگی میں کیا اہمیت ہے اور ہمیں ان کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: والدین کے بغیر ہماری زندگی نامکمل ہے کیونکہ صرف ایک یہ ہی ایسا رشتہ ہے جو مخلص اور بے غرض ہوتا ہے۔ ہمیں بھی والدین کی ایسے ہی خدمت کرنی چاہیے جیسے کہ وہ ہماری کرتے ہیں۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے اُردو اور انگریزی معنی تحریر کیجیے۔

الفاظ	معنی	انگریزی	الفاظ	معنی	انگریزی
عین مطابق	ضرورت کے مطابق	according to need	کتھئی	بھورا / مٹیالا	Brown
گھڑیال	بڑی گھڑی	wall clock	جانب	کی طرف	To ward
نظرانداز کرنا	توجہ نہ دینا	Ignor	ترش	چڑچڑا ہونا	Rude
حسب عادت	عادت کے مطابق	Habitually	خودمختار	آزاد	Independent
غیر معمولی	معمول کے خلاف	Exceptional	آویزاں	لٹکانا	Hanging
یخ ٹھنڈی	بہت ٹھنڈی	Very Cold	منکشف ہونا	ظاہر ہونا	Revealed

سرگرمی نمبر۳:   مندرجہ ذیل الفاظ اور محاوروں کے معنی تحریر کیجیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
برق رفتاری	بجلی کی طرح تیز رفتار	ہدایت نامہ	کسی کام کے اُصول و ضوابط کی تحریری شکل	منہ چڑانا	کسی کو تنگ کرنے کے لیے منہ بنانا
انتڑیوں کا بلبلا اٹھنا	بھوک کی وجہ سے پیٹ میں درد ہونا	باچھیں کھلنا	نہایت خوش ہونا	چشمِ زدن میں	فوراً
فرطِ غم سے نڈھال ہونا	غم کی زیادتی سے کمزور ہوجانا	اشک آلود	آنسو بھر جانا	بے اعتنائی	بے پروائی

سرگرمی نمبر۴:   دیے گئے الفاظ یا محاروں کی مدد سے مندرجہ ذیل عبارت مکمل کیجیے۔

بے اعتنائی	تُرش	حسبِ عادت	برق رفتاری
چشمِ زدن میں	نظرانداز	باچھیں کھلنا	فرطِ غم سے نڈھال ہونا

علی کے ابّو نے اُسے نئی سائیکل دلائی۔ سائیکل کو دیکھ کر علی کی باچھیں کھل گئیں۔ کچھ ہی دنوں میں علی کی سائیکل کی برق رفتاری کا چرچا پورے محلے میں ہونے لگا۔ تمام ہی لڑکے اس کی سائیکل چلانا چاہتے تھے۔ مگر علی سب کو نظرانداز کرتا ہوا ان کے پاس سے گزر جاتا۔ اگر کوئی اس کی سائیکل کو چھوتا تو وہ انتہائی تُرش لہجے میں ان کو روکتا۔ غرور و تکبر سے اس کی گردن تو جیسے اکڑ ہی گئی تھی۔ ہر شام وہ سائیکل لے کر نکلتا اور چشمِ زدن میں غائب ہو جاتا۔ ایک شام حسبِ عادت وہ تیزی سے سائیکل چلا رہا تھا کہ یکا یک گلی کی نکڑ سے ایک گاڑی اس کے سامنے آگئی اور وہ ہوا میں لہراتا ہوا زمین پر آگرا۔ گلی کے وہی دوست جو پچھلے کئی دنوں سے اس کی بے اعتنائی سے پریشان تھے آگے بڑھے اور اسے اٹھا کر ایک قریبی ہسپتال لے گئے۔ ایک دوست اس کے گھر گیا اور اس کی امّی کو حادثے کے بارے میں مطلع کیا۔ ہسپتال کا نام سنتے ہی اس کی امّی فرطِ غم سے نڈھال ہوگئیں۔

سرگرمی نمبر۵:   ایک مربوط عبارت تحریر کیجیے اور مندرجہ بالا نئے الفاظ میں سے کوئی ۶ الفاظ اپنی عبارت میں استعمال کیجیے۔

احمد اور علی اسکول کی چھٹی ہوتے ہی گھر کی جانب روانہ ہوئے مگر آج جب وہ دونوں گھر کے دروازے پر پہنچے تو گلی میں غیر معمولی ہلچل نظر آئی، دونوں جلدی جلدی دروازے پر پہنچے اور ہلچل کو نظرانداز کرتے ہوئے گھر میں داخل ہوگئے۔ احمد نے فریج سے یخ ٹھنڈی بوتل نکالی اور پانی پینے بیٹھ گیا۔ مگر علی نے سلام کے بعد کھانے کی دہائی دینا شروع کردی کیونکہ بھوک سے اس کی انتڑیاں بلبلا رہی تھیں۔

اور امّی نے حسبِ عادت مسکراتے ہوئے گرم گرم کھانا دسترخوان پر رکھا کھانا دیکھتے ہی دونوں کی باچھیں کھل گئیں کیونکہ کھانا دونوں کی پسند کے عین مطابق تھا۔

سرگرمی نمبر۶:   مندرجہ ذیل کی وجوہات بتائیے۔

(i)   ثمینہ صبح صبح خوش اور پرجوش تھی۔

جواب: ثمینہ صبح صبح اس لیے خوش تھی کیونکہ اسے پکنک پر جانا تھا۔

(ii)   اسے بہت زیادہ بھوک لگ رہی تھی۔

جواب: ثمینہ چونکہ دیر سے اُٹھی تھی اس لیے اسے بھوک لگ رہی تھی۔

(iii) ناشتہ ٹھنڈا تھا۔

جواب: ثمینہ دیر سے اُٹھی تھی اس وجہ سے ناشتہ ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

(iv) ثمینہ کو لگا کہ گھڑیال اسے منہ چڑا رہا ہے۔

جواب: ثمینہ کو ایسا اس لیے لگا کیونکہ دیر ہو جانے کے باعث وہ پکنک پر نہ جا سکی تھی۔ اور اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اتنی دیر ہو چکی ہے۔

(v) اس کا جوش بھرا دل دھک سے رہ گیا۔

جواب: جب اُسے احساس ہوا کہ وہ بہت دیر سے اُٹھی ہے تو پکنک پر جانے کی خوشی ختم ہو گئی اور اس کا جوش سے بھرا دل دھک سے رہ گیا۔

(vi) وہ غم سے نڈھال ہوئی جا رہی تھی۔

جواب: پکنک پر نہ جانے کی وجہ سے اور امّی سے بدتمیزی کرنے کی وجہ سے وہ غم سے نڈھال ہو رہی تھی۔

(vii) وہ اپنی والدہ کو حیرت زدہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

جواب: ثمینہ اس لیے حیرت زدہ نظروں سے امّی کو دیکھنے لگی کہ وہ اسے صبح اسکول کے وقت پر جگا رہی تھیں۔

(viii) ثمینہ کے ایسے دُرشت روّیے کے باوجود امّی نے اسے پیار سے جگایا۔

جواب: ثمینہ اپنے والدین کی اکلوتی اور لاڈلی اولاد تھی اس وجہ سے اس کی امّی نے اسے پیار سے جگایا۔ ماؤں کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ وہ بچوں کی غلطیوں کو معاف کر دیتی ہیں۔

(ix) وہ کمرے کی جانب پاؤں پٹختے ہوئے گئی۔

جواب: امّی کے ثمینہ کو نصیحت کرنے پر کہ وہ جلد سو جائے اور صبح وقت پر اُٹھ جائے اسے غصّہ آ گیا اور وہ پاؤں پٹختے ہوئے کمرے کی جانب چلی گئی۔

(x) وہ امّی سے لپٹ کر معافی مانگنے لگی۔

جواب: ثمینہ کو جب اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تو وہ امّی سے لپٹ کر معافی مانگنے لگی۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۷: صحیح، غلط یا معلوم نہیں پر ☆ کا نشان لگائیے۔ اپنے جواب کے لئے عبارت سے دلائل تحریر کیجیے۔

	جملہ	صحیح	غلط	معلوم نہیں	دلائل
i	ثمینہ وقت پر اٹھ گئی تھی۔	صحیح			امّی نے ثمینہ کو وقت پر جگایا تھا، انھوں نے کہا جلدی سے تیار ہو کر ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔
ii	ثمینہ پکنک پر نہ جا سکی۔		غلط		وہ خواب دیکھ رہی تھی ''اچانک اس کی امّی نے اسے جھنجھوڑ کر اُٹھایا۔''
iii	بستہ بھاری تھا۔	صحیح			ثمینہ نے اسکول سے ملنے والے ہدایت نامہ کے مطابق تمام اشیاء کو بستے میں ڈالا تھا۔

iv	ثمینہ اپنے سیدھے بالوں کی چوٹی بنائے رکھتی۔			معلوم نہیں	ثمینہ کے بال گھنگھریالے تھے مگر چوٹی سے متعلق سبق میں درج نہیں
v	ثمینہ کے چار بہن بھائی تھے۔		غلط		ثمینہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔
vi	ثمینہ کو فائزہ قریشی کی لکھی ہوئی کتابیں بہت پسند تھیں۔	صحیح			ثمینہ فائزہ قریشی کی مختصر کہانیوں کی نئی کتاب پڑھ رہی تھی۔
vii	ثمینہ کی بہت سی سہیلیاں تھیں۔	صحیح			ثمینہ کو آج اپنی ہم جماعت سہلیوں کے ساتھ اسکول جانا تھا۔
viii	ثمینہ کو پکنک پر جا کر لوڈو کھیلنا اچھا لگتا تھا۔			معلوم نہیں	سبق میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔
ix	ثمینہ کو دو باتوں کا دکھ تھا۔	صحیح			۱: امّی کو ناراض کر دینے کا دکھ تھا۔ ۲: پکنک پر نہ جانے کا غم تھا۔
x	امّی نے ثمینہ کو معاف کر دیا۔	صحیح			امّی نے کہا: اچھا ٹھیک ہے اگر تمہیں احساس ہو گیا ہے تو یہی کافی ہے۔

سرگرمی نمبر ۸: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال (i) ثمینہ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ اسے پکنک کے لیے بستے میں کیا رکھنا ہے؟

جواب: ثمینہ کو اسکول سے ایک ہدایت نامہ ملا تھا جس میں پکنک پر لے جانے والی اشیاء درج تھیں۔

سوال (ii) امّی نے اسے وقت پر کیوں نہیں جگایا تھا؟

جواب: امّی نے ثمینہ کو وقت پر جگایا تھا مگر اسے خواب میں لگا کہ اسے دیر ہو گئی ہے اور امّی نے اُسے وقت پر نہیں جگایا۔

سوال (iii) صبح کا واقعہ خواب تھا یا حقیقت؟

جواب: صبح کا واقعہ خواب تھا۔

سوال (iv) آپ کے خیال میں اس دن کے بعد ثمینہ کے کردار میں کیا تبدیلیاں آنے کا امکان ہے؟

جواب: میرے خیال میں ثمینہ آئندہ اپنے والدین سے بدتمیزی اور سخت لہجے میں بات نہیں کرے گی۔

سوال (v) اگر کوئی بچہ ماں باپ کی نافرمانی کرے یا ان سے بدتمیزی کر بیٹھے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کسی بچے سے ماں باپ کی نافرمانی ہو جائے تو اسے والدین سے فوراً معافی مانگنی چاہیے اور اپنی غلطی پر توبہ کرنی چاہیے اور اس کو دوبارہ ایسی غلطی سے بچنا چاہیے۔

سرگرمی نمبر ۹: خانوں میں نمبر لکھ کر مندرجہ ذیل جملوں کو کہانی کے مطابق ترتیب دیجیے۔

۹	اور پھر اس نے امّی سے معافی مانگ لی۔
۳	اگلے روز اسے پکنک پر جانا تھا۔

۱	ثمینہ ایک خودسر لڑکی تھی۔
۸	وہ اپنی امّی سے لپٹ کر اور زیادہ رونے لگی۔
۵	پریشانی کے عالم میں وہ زاروقطار رونے لگی۔
۲	ایک دن اس نے اپنی امّی سے بدتمیزی کی۔
۱۰	امی نے اسے معاف کر دیا اور کہا کہ ناشتے کے لیے جلدی آؤ۔
۶	یکا یک اسے امّی نے جھنجوڑا۔
۷	ثمینہ حیران و پریشان امی کو تکنے لگی۔
۴	ناشتے کے بعد اسکول جانے لگی تو معلوم ہوا کہ دن کے دس بج رہے ہیں۔

سرگرمی نمبر ۱۰: ثمینہ کی کردار نگاری مندرجہ ذیل خاکہ کے مطابق کیجیے۔

<u>شخصی خاکہ</u>

کردار کا نام: ثمینہ

کردار کی ظاہری/شخصیت کی خصوصیات

خصوصیات	۱: خودسر	۲: بدمزاج	۳: لاپرواہ/غیر ذمہ دار
عبارت سے ملنے والے شواہد	ثمینہ اپنے والدین کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی ہونے کی وجہ سے کافی خودسر اور منہ پھٹ واقع ہوئی تھی۔	انتہائی ترش لہجے میں بولی آپ مجھے مت اُٹھائیے گا میں خود ہی اُٹھ جاؤں گی۔	خلافِ عادت اس نے اپنا بستہ تیار کر لیا تھا۔
(صفحہ نمبر کے ساتھ درج کیجیے)	۵۱	۵۱	۵۰

- خیالات مجتمع کرنے کے لیے جوڑوں کی صورت میں جال بنائیے۔ پھر فرداً فرداً عبارت تحریر کیجیے۔
- تحریر مکمل کرنے کے بعد اپنی تحریر کا تبادلہ کیجیے۔

طلبا و طالبات یہ سرگرمی انفرادی طور پر کریں گے۔ ہر ایک کی تحریر مختلف ہو سکتی ہے۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

"ثمینہ کی صبح ہوگئی" ایک کہانی ہے۔ اس کہانی کے لیے مندرجہ ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔

مرکزی کردار: ثمینہ

کہانی کہاں پیش آئی (مقام): گھر

آغاز	مسئلہ	حل	اختتام
خواب سے ہوا	پکنک پر نہ جا سکی۔ خودسر اور بدتمیز تھی۔	غلطی کا احساس ہو گیا خواب سے بیدار ہوئی	والدہ سے معافی مانگ لی۔

سرگرمی نمبر ۵ میں دی گئی کہانی کا خاکہ بنائیے اور کہانی کو مکمل کیجیے۔

آغاز	مسئلہ	حل	اختتام
ابو نے علی کو سائیکل دلائی۔	غرور و تکبر میں مبتلا ہو گیا۔	حادثہ ہوا اور تمام دوستوں نے مدد کی۔	علی بہت شرمندہ ہوا۔ سب سے معافی مانگی اور آئندہ سائیکل مل کر چلانے کا وعدہ کیا۔

امّی فوراً جائے نماز پر بیٹھیں اور دعائیں کرنے لگیں۔ علی کے سر پر چوٹ لگی تھی۔ ڈاکٹروں کی انتھک نگہداشت اور امّی کی دعاؤں سے علی چند دن میں تندرست گیا۔ گھر آنے پر امّی نے علی کو سمجھایا اور بتایا کہ اس کے وہی دوست جن کے ساتھ وہ بے اعتنائی برتتا تھا مشکل وقت میں اس کے کام آئے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو جانے کب تک وہ سڑک پر پڑا رہتا اور خون ضائع ہو جاتا۔ علی یہ سب سُن کر بے حد شرمندہ ہوا۔ اس نے دل میں ٹھانی کہ وہ اپنے دوستوں سے معافی مانگ لے گا۔ اُس نے دل ہی دل میں اللہ سے بھی توبہ کی۔ شام میں وہ اپنے دوستوں سے ملنے گیا اور ان سے اپنے رویے کی معافی مانگی اور آئندہ ایسا سلوک نہ کرنے کی یقین دہانی کروائی۔ سب دوستوں نے اس کی معذرت خوش دلی سے قبول کر لی۔

پھر وہ سب مل کر باری باری سائیکل چلانے لگے۔

سرگرمی نمبر ۱۱: ''لالچ بُری بلا ہے'' کے موضوع پر کہانی کا خاکہ بنائیے اور پھر خاکہ کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے۔

جواب: اب یہ کام طلبا و طالبات انفرادی طور پر کریں گے۔

سرگرمی نمبر ۱۲: تفہیم

مندرجہ ذیل عبارت کا مطالعہ کیجیے اور سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال (i) نرم لہجے کے دو فوائد تحریر کیجیے۔

جواب: ☆ نرم لہجہ سُننے والے کو بھلا لگتا ہے۔ ☆ نرم لہجہ بات کو پُر اثر بنا دیتا ہے۔

سوال (ii) کام کی خوب صورتی یا بدصورتی کا انحصار کس چیز پر ہے؟

جواب: نرمی کام کو خوبصورت بنا دیتی ہے جب کہ سختی کام کو بدصورت بنا دیتی ہے۔

سوال (iii) والدین سے خاص طور پر کیوں نرمی سے بات کرنی چاہیے؟

جواب: والدین ہماری خاطر بہت قربانیاں دیتے ہیں۔ ہمارے سُکھ چین اور ہماری راحت کا خیال رکھتے ہیں اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم والدین کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آئیں اس عمل سے والدین بھی خوش ہوں گے اور اللہ بھی راضی ہوگا۔

سوال (iv) خدا کو راضی کرنے کا ایک طریقہ تحریر کیجیے۔

جواب: والدین کی خدمت کرنے سے خدا راضی ہوگا۔

﴿ سچ اور جھوٹ ﴾

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۱:

سوال (i) سچ بولنے کے فوائد کا جال بنائیے۔

جواب:

سچ بولنے کے فوائد

- اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے
- لوگ اعتماد کرتے ہیں
- عزت ملتی ہے
- نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے
- شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا
- اطمینان حاصل ہوتا ہے
- لوگ یقین کرتے ہیں

سوال (ii) جھوٹ بولنے کے نقصانات کا جال بنائیے۔

جواب:

جھوٹ کے نقصانات

- اللہ کی ناراضگی
- تعلقات خراب ہوتے ہیں
- شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے
- گناہوں میں اضافہ
- ذلت اور رسوائی ہوتی ہے
- پچھتاوا
- کوئی بھروسہ نہیں کرتا

سوال (iii) جھوٹ کے نقصانات جانتے ہوئے بھی لوگ جھوٹ کیوں بولتے ہیں؟

جواب: عادتاً جھوٹ بولتے ہیں۔ (☆) اپنی غلطیوں کو چھپانے کے لیے (☆) دوسروں میں برتری حاصل کرنے کے لیے

سوال (iv) گروہوں کی صورت میں تبادلۂ خیال کیجیے اور جماعت میں وجوہات پیش کیجیے۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر ۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی تحریر کیجیے۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صداقت	سچائی	غالب	چھایا ہوا / جیتنے والا
ذلّت	بے عزتی / رسوائی	طالب	سائل / مانگنے والا
مضمر	پوشیدہ / چھپا ہوا	فقط	صرف
شرف	عزت	رسوائی	بدنامی / ذلت
رد	انکار / پھیرنا	اظہار	بیاں

سرگرمی نمبر۳:		سرگرمی نمبر۲ میں شامل الفاظ میں سے مناسب الفاظ چُن کر عبارت مکمل کیجیے۔

انسان تمام مخلوقات میں معتبر سمجھا جاتا ہے۔انسان کی عزت کا راز اس کی صداقت میں مضمر ہے۔جو انسان جھوٹا ہوتا ہے آخر کار اس کی ذلت یقینی ہے۔دیکھا جائے تو فقط ایک جھوٹ کی عادت زمانے میں انسان کی رسوائی کے لیے کافی ہے۔کیونکہ جھوٹے آدمی کی سچی بات کو بھی لوگ رد کرنے لگتے ہیں۔

سرگرمی نمبر۴:		سرگرمی نمبر۲ میں شامل الفاظ کی مدد سے کم از کم پانچ الفاظ پر مشتمل ایک مربوط عبارت تخلیق کیجیے۔

کسی بھی انسان کی کامیابی کا راز اس کے کردار اور صداقت میں مضمر ہے اور یہ لازم ہے کہ وہ ہمیشہ جھوٹ اور اس کے لوازمات سے بچتا رہے تا کہ ذلت اور رسوائی سے بچ سکے اور کسی اور کی طرف نظر کرنے کی بجائے فقط اپنے رب کی رضا کا طالب رہے جو کہ اصل کامیابی ہے۔

سرگرمی نمبر۵:	سوال(i)		نظم میں سچ بولنے کے فوائد خط کشید کیجیے۔

جواب: ایمان کی علامت ، مرتبہ و معیار ملتا ہے ، عزت و شرف ، اس سے زندہ ہے ، سچ کے اظہار میں آسانی ، راست گو شخص سے خدا راضی ، سچا انسان سب پر غالب ، سچائی کبھی رد نہیں ہوتی

سوال(ii)		جھوٹ بولنے سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟نظم پڑھ کر دائرہ بنائیے۔

جواب: جھوٹ میں غم اور ملامت		جھوٹ میں ذلّت اور سیاہی		اس میں مضمر فقط تباہی		جھوٹ دیتا ہے رسوائی

چھوٹ جاتے ہیں دوست و بھائی		اور جھوٹا ہی شر کا طالب ہے

سوال(iii)		راست گو شخص کو سچ بولنے کا سب سے بڑا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: راست گو شخص کو سچ بولنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا رب اس سے راضی ہو جاتا ہے۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۶:

(iii) نظم کے اشعار کی تشریح کیجیے۔

آدمی جب بھی اپنے لب کھولے		اس کو زیبا یہی کہ سچ بولے
سچ ہی ایمان کی علامت ہے		جھوٹ میں غم ہے اور ملامت ہے

حوالہ: مندرجہ بالا بند ہماری اُردو کی درسی کتاب کی نظم ''سچ اور جھوٹ'' سے لیا گیا ہے۔جس کے شاعر عدنان دانش ہیں۔

تشریح: اس بند میں شاعر یہ نصیحت کر رہے ہیں کہ انسان کو ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔کوئی بھی موقع ہو ہمیشہ سچ بولے کیونکہ انسان کو یہ زیبا نہیں دیتا کہ وہ جھوٹ بولے سچ انسان کے ایمان کی علامت ہے یعنی جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ جھوٹ بول ہی نہیں سکتا اس لیے کہ اُسے یقین ہوگا کہ اسے اپنے ہر عمل کی جوابدہی کرنی ہے۔اور جھوٹ بول کر سوائے رسوائی اور پچھتاوے کے کچھ حاصل نہیں انسان کا جھوٹ ظاہر ہونے پر افسوس اور شرمندگی ہی اُٹھانی پڑتی ہے

سچ سے ہر دم قرار ملتا ہے		مرتبہ و معیار ملتا ہے
زور کتنا ہے سچ کی طاقت میں		عزت و شرف ہے صداقت میں

تشریح: اس بند میں شاعر سچ کے فائدے گنوا رہے ہیں کہ سچ بولنے کے فائدے ہی فائدے ہیں۔سچ بولنے والا ہمیشہ مطمئن اور پرسکون رہتا ہے۔نا صرف وہ خود مطمئن رہتا ہے۔لوگ بھی اس کی عزت کرتے ہیں اُس پر اعتماد و بھروسہ کرتے ہیں۔سچ کی اتنی طاقت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں محبت و

قدر بڑھا دیتا ہے۔لوگ ایسے فرد کی بات پر یقین کرتے ہیں اور اپنے معاملات میں اُسے شامل کرتے ہیں۔حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا میں عزت اور شرف اُسی کو ملتا ہے جو شخص ہر دم سچ بولتا ہے۔

جھوٹ میں ذلّت اور سیاہی ہے اس میں مضمر فقط تباہی ہے
جھوٹ دیتا ہے صرف رسوائی چھوٹ جاتے ہیں دوست اور بھائی

تشریح: مندرجہ بالا بند میں شاعر جھوٹ بولنے کے نقصانات گنوا رہے ہیں کہ جھوٹ بولنے میں انسان کو صرف نقصان ہی ہوتا ہے ایسا شخص لوگوں میں بھی رسوا ہوتا ہے۔جھوٹے شخص سے اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔جس کی وجہ سے اس کے دوست احباب یہاں تک کہ رشتہ دار بھی اس سے کتراتے ہیں کیونکہ ایسے انسان کا کچھ اعتبار نہیں رہتا۔گویا جھوٹ بول کر انسان خود کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

سچ کے اظہار میں ہے آسانی اس سے زندہ ہے روحِ انسانی
جھوٹ کی کوئی حد نہیں ہوتی اور سچائی کبھی رد نہیں ہوتی

تشریح: اس بند میں شاعر فرما رہے ہیں کہ سچ بولنا آسان ہوتا ہے دس مرتبہ بھی کوئی پوچھے تو ہر مرتبہ ایک ہی بات ہو گی اور یاد بھی ہو گی جب کہ جھوٹ ہر بار بدل جاتا ہے اور ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے ہر دفعہ نیا جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔سچ ہی کی بدولت انسانیت کے رشتہ قائم ہیں اور سچ کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔سچ انسان کو ناکامی سے بچاتا ہے اور اپنے شہسوار کو کبھی گرنے نہیں دیتا۔سچ ہی انسانیت کا معیار ہے۔جو سچ نہیں بولتا انسانیت کے معیار سے گر جاتا ہے۔

جھوٹ ہے دھوکہ و دغا بازی راست گو شخص سے خدا راضی
سچا انسان سب پر غالب ہے اور جھوٹا ہی شر کا طالب ہے

تشریح: جھوٹا شخص بظاہر تو جھوٹ بول کر دوسروں کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے کیونکہ وہ جھوٹ بول کر دوسروں کی نظروں میں گرتا ہے اور اللہ کی بھی ناراضگی مول لیتا ہے اور اپنے گناہوں میں اضافہ کرتا ہے۔اس کے برعکس سچے انسان کی دنیا میں بھی عزت ہوتی ہے اور لوگ قدر کرتے ہیں اور اللہ کی بارگاہ میں کامیاب ہوتا ہے۔جھوٹا شخص گویا خود شر کو دعوت دیتا ہے جبکہ سچا انسان اپنی سچائی کی بدولت ہمیشہ غالب رہتا ہے۔

(iv) نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

اس نظم میں شاعر یہ پیغام دے رہے ہیں کہ انسان کو ہمیشہ سچ بولنا چاہیے اور جھوٹ سے بچنا چاہیے کیونکہ دنیا و آخرت کی کامیابی سچ بولنے میں ہے اور جھوٹ کی وجہ سے دنیا و آخرت کی ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

قواعد:

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادفات تحریر کیجیے۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
لب	ہونٹ	ذلّت	رسوائی	شر	برائی
راست گو	صادق	غم	صدمہ	دھوکہ	دغا
علامت	نشانی	صداقت	سچائی	طالب	سائل

شرف	عزت	تباہی	بربادی	اظہار	بیان

آیئے تخلیق کار بنیں!

تخلیقی کام:

نظم کے پیغام کو اپنے چھوٹے بھائی کے نام خط کی صورت میں تحریر کیجیے۔

سی۔۲۰ بلاک 'اے'

نارتھ ناظم آباد،

کراچی۔

۲۳۔۰۱۔۲۰۱۹ء

میرے عزیز بھائی،

السلامُ علیکم!

تمہارا خط ملا پڑھ کر بہت تسلّی ہوئی کہ تم ہاسٹل میں خیریت سے ہو۔ یہاں ہم بھی خیر و عافیت سے ہیں۔

آج ہمارے اُستاد نے ہمیں سچ اور جھوٹ کے بارے میں ایک بہت پیاری نظم پڑھائی۔ میں نے سوچا کہ خیر کو آگے بڑھانا چاہیے، اسی لیے تمہیں خط لکھ رہا رہی ہوں۔ ہمارے اُستاد نے ہمیں سمجھایا کہ کسی بھی انسان کے ایمان کا ثبوت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سچ بولتا ہو۔ سچ انسان کو سکون اور اطمینان بخشتا ہے اور معاشرے میں سچے شخص کی عزت ہوتی ہے لوگ ایسے شخص پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ سچ بولنا آسان ہوتا ہے کیونکہ اسے یاد نہیں رکھنا پڑتا۔ سچی بات اپنے آپ کو منوا کے رہتی ہے اور ہمیشہ جھوٹ پر غالب رہتی ہے۔

دوسری جانب جھوٹ انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا۔ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے انسان کو کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ جھوٹے شخص کی معاشرے میں کوئی عزت نہیں کرتا بلکہ اس کے حصّے میں ذلّت اور رسوائی کے سوا کچھ نہیں آتا۔

میرے بھائی میرے اُستاد نے یہ بھی سمجھایا کہ ربّ کو راضی کرنا ہمارا فرض ہے اور ربّ سچ بولنے سے راضی ہوتا ہے نہ کہ جھوٹ بولنے سے۔ میں نے تو آج سے فیصلہ کر لیا کہ سدا سچ بولوں گا / بولوں گی۔ انشاءاللہ۔

اُمید کرتا ہوں کہ تم بھی ان باتوں سے سبق لو گے اور پکّا ارادہ کر لو گے کہ ہمیشہ سچ ہی بولو۔

اپنا بہت خیال رکھنا۔ امّی ابّا تمہیں دُعا دے رہے ہیں۔ اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔

فقط

تمہاری بہن / تمہارا بھائی

جہاں تک ہو سکے نیکی کرو

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۱: سوال (i) اگر سال بھر بارش نہ ہو تو آپ کے خیال میں دنیا میں اس کے کیا اثرات ہوں گے؟ کوئی تین اثرات تحریر کیجیے۔

جواب: ☆ پانی کی کمی ہوگی۔ ☆ آلودگی میں اضافہ ہوگا۔ ☆ غلّہ کی کمی ہوگی۔ ☆ نباتات متاثر ہوں گے۔

(ii) بارش سے متعلق مندرجہ ذیل جدول مکمل کیجیے۔

افراد	فوائد	نقصانات
شہری	آلودگی ختم ہوگی	نالے بھر جاتے ہیں۔ سڑکیں ٹوٹ جاتی ہیں۔
گاؤں کے لوگ	پانی کی کمی دور ہوتی ہے۔ ماحول خوشگوار، گرمی کم ہوگی	سیلاب آجاتے ہیں۔
کسان	فصل اچھی ہوگی	زیادہ بارش سے فصلیں تباہ ہوجاتی ہیں۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر ۲: مندرجہ ذیل الفاظ کو ان کے معنی سے ملائیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آفتاب	سورج	ناگاہ	اچانک	لاجواب	جس کا جواب نہ ہو
ابر	بادل	تاکا	دیکھا	چھینٹا	ہلکی بارش
لالے پڑنا	دشوار ہونا	آرزو	خواہش	بحر	سمندر
چمن	باغ	نم	ترگیلا	مقدور	طاقت/قوت
سوگ وار	غمگین	بساط	طاقت	انجمن	محفل
بے تاب ہونا	بے چین ہونا	ہیچ	ناکارہ	یگانہ	واحد/اکیلا
آفریں	شاباش	رفاقت	ہمراہی/ساتھ	کلی کھلنا	خوشی ہونا
آس	اُمید	یاس	نااُمید	مروّت	لحاظ
کرم	مہربانی			فیض	نیکی

سرگرمی نمبر ۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

آفرین ، آس ، آفتاب ، ابر ، ناگاہ ، لالے پڑے ہوئے ، ابرِ رحمت ، بے تاب ، آرزو ، چھینٹا ، یاس ، سورج ، بوند

موسم بے حد گرم تھا۔ آسمان پر آفتاب اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا اس کی تپش ایسی تھی کہ سب کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ حدّت کی وجہ سے چرند پرند سب ہی بے تاب تھے۔ اس موسم میں آفریں تھی ان بچوں پر جو اسکول جا رہے تھے۔ آسمان پر ابر کا دور دور

تک نشان نہ تھا۔ بارش کی کوئی آس نہ تھی۔ بس سب کی ایک ہی آرزو تھی کہ ناگاہ کوئی ابر کا ٹکڑا آئے اور کم از کم ایک چھینٹا ہی پڑ جائے۔ ہر امید یاس میں بدل گئی۔ ہر ایک نے خوب استغفار کی اور گڑ گڑا کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔ بالآخر اللہ کی رحمت جوش میں آئی اور ابرِ رحمت برس پڑا۔

سرگرمی نمبر ۴: مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	جملے
سوگ وار	دادا جان کے انتقال پر احمد بے حد سوگ وار تھا۔
مروّت	دعوت میں شریک حذیفہ سے جگ ٹوٹ گیا مگر خالہ جان نے مروّت کی وجہ سے کچھ نہ کہا۔
بساط	اللہ کے فیصلوں کے آگے ہماری بساط کچھ بھی نہیں۔
فیض	مومن کا مقصود اللہ کی رضا ہوتی ہے اس لیے وہ فیض حاصل کرنے کا کوئی بھی موقع جانے نہیں دیتا۔
رفاقت	حنظلہ اور حذیفہ کی دوستی نئی نہیں ہے بلکہ ان کی رفاقت بڑی پرانی ہے۔
بحر	اللہ کے خزانے زمین میں ہی نہیں بلکہ بحر میں بھی بے شمار ہیں۔

سرگرمی نمبر ۵: مندرجہ ذیل جملوں کے آگے درست کالم میں ☆ کا نشان لگائیے۔

نمبر شمار	جملے	صحیح	غلط	معلوم نہیں
i	زمین گرمی کی وجہ سے تپ رہی تھی۔	☆		
ii	اس سال خوب بارشیں ہوئی تھیں۔		☆	
iii	کسان کا نام احمد دین تھا۔			☆
iv	بوند کے دل میں کسان کی مدد کی آرزو پیدا ہوئی۔	☆		
v	کسان کے پاس چھ ایکڑ زمین تھی۔			☆
vi	بوند کی ہمت بحر جتنی تھی۔	☆		
vii	سہیلیوں کو بوند کی طاقت پر بھروسہ تھا۔		☆	
viii	باقی بوندوں نے برسنے سے انکار کر دیا۔	☆		
ix	کسان کے کھیت میں گندم کی فصل لگی تھی۔			☆
x	اُجڑا ہوا کھیت بارش کی وجہ سے ہرا بھرا ہو گیا۔	☆		

سرگرمی نمبر ۶: مندرجہ ذیل جملوں کو نظم کے مطابق ترتیب دیجیے۔

نمبر شمار	بے ترتیب جملے	ترتیب وار جملے
i	کسان پریشانی سے بار بار آسماں کو دیکھ رہا تھا۔	اس سال بارش نہ ہونے کے سبب شدید گرمی تھی۔
ii	سب بوندوں نے اپنی ساتھی کا ساتھ دینے کا ارادہ کیا۔	کسان پریشانی سے بار بار آسماں کو دیکھ رہا تھا۔
iii	اس سال بارش نہ ہونے کے سبب شدید گرمی تھی۔	بوند سے کسان کی پریشانی دیکھی نہ گئی۔

iv	بوند سے کسان کی پریشانی دیکھی نہ گئی۔	بوند کی سہیلیاں اس کا مذاق اڑانے لگیں۔
v	بوند کی سہیلیاں اس کا مذاق اڑانے لگیں۔	بوند نے سوچا نیکی کے کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔
vi	بوند نے سوچا نیکی کے کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔	بوند بولی کہ میرا حوصلہ بحر جیسا ہے۔
vii	بارش کی وجہ سے کسان کا کھیت ہرا بھرا ہو گیا۔	سب بوندوں نے اپنی ساتھی کا ساتھ دینے کا ارادہ کیا۔
viii	بوند بولی کہ میرا حوصلہ بحر جیسا ہے۔	بارش کی وجہ سے کسان کا کھیت ہرا بھرا ہو گیا۔

سرگرمی نمبر ۷: مختصر جواب دیجیے۔

سوال(i) زمین کیوں تپ رہی تھی؟

جواب: ایک سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین گرمی سے تپ رہی تھی۔

سوال(ii) کھیتیاں کیوں خشک ہو گئی تھیں؟

جواب: پانی نہ ملنے کی وجہ سے کھیتیاں خشک ہو گئی تھیں۔

سوال(iii) کسان کو کس چیز نے سوگ وار کر رکھا تھا؟

جواب: بارش نہ ہونے کی وجہ سے کسان سوگ وار تھا۔

سوال(iv) کسان بار بار آسمان کو کیوں تک رہا تھا؟

جواب: بارش کے انتظار میں کسان بار بار آسمان کو تک رہا تھا۔

سوال(v) ہوا اپنے ساتھ کیا اُڑا کر لائی تھی؟

جواب: ہوا اپنے ساتھ ایک اَبر کا ٹکڑا اُڑا کر لائی تھی۔

سوال(vi) پانی کی بوند کے دل میں کیا آرزو تھی؟

جواب: بوند کے دل میں کسان کی مدد کرنے کی آرزو تھی۔

سوال(vii) باقی بوندیں کیوں ہنس پڑی؟

جواب: باقی بوندیں سہیلی کی آرزو سُن کر ہنس پڑیں۔

سوال(viii) بوند نے اپنی ہمت کے لیے کیا مثال دی ہے؟

جواب: بوند نے کہا کہ میری ہمت بحر جیسی ہے۔

سوال(ix) بوند آسمان پر ٹھہرنا کیوں نہیں چاہتی تھی؟

جواب: بوند کسان کی مدد کرنے کی وجہ سے آسمان پر رُکنا نہیں چاہتی تھی۔

سوال(x) سہیلیاں کیوں حیراں رہ گئیں؟

جواب: سہلیاں بوند کی ہمت و حوصلہ دیکھ کر حیران رہ گئیں۔

سوال(xi) غریب کسان کی کھیتی کیسے ہری ہوئی؟

جواب: سب سہیلیاں جب کھیت پر برس پڑیں تو کھیت ہرا بھرا ہو گیا۔

سوال (xii) بارش کس کی ہمت کے سبب ہوئی؟

جواب: بارش بوند کی ہمت کی وجہ سے ہوئی۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۸: سوال (i) اس نظم کو عبارت کی شکل میں تحریر کیجیے۔

جواب: کہتے ہیں کہ ایک سال کہیں بارش نہ ہوئی۔ آفتاب کی گرمی کی وجہ سے زمین تپنے لگی۔ آسمان پر کہیں اَبر کا نشان نہیں تھا پانی نہ ملنے کی وجہ سے کھیتیاں خشک ہوگئیں۔ ہر جاندار کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ اجڑے چمن اَبرِ بہار کو ترستے تھے۔ خشک زمین آسمان کا منہ تک رہی تھی کسان کی اُمید ختم ہوگئی تھی۔ اِس غریب کو بارش کی کوئی اُمید باقی نہ رہی تھی۔ وہ بہت سوگ وار تھا۔ ایک دن جب وہ اپنے کھیت میں کھڑا ہوا تو پودوں کا حال دیکھ کر بے تاب ہوگیا۔ آسمان کی طرف بار بار دیکھتا اور بارش کا انتظار کر کے گھبرا گیا تھا کہ اچانک اس کی نظر ایک بادل پر پڑی جسے ہوا اپنے ساتھ اُڑا لائی تھی۔ پانی کی ایک بوند نے جب اِدھر اُدھر دیکھا تو کسان کی یہ حالت دیکھ کر بولی کہ اس غریب کی نظر آسمان پر اس لیے لگی ہے کہ اس کی کھیتی ویران ہوگئی ہے۔ بوند بولی کہ دل میں کسان کی مدد کی خواہش ہے۔ یعنی برس کر اس کے کھیت کو ہرا ابھرا کر دوں۔ بوندوں کی سہیلیوں نے جب بوند کی خواہش سُنی تو ہنس کر کہنے لگیں کہ اللہ رے یہ آرزو! اتنے بڑے کھیت پر تم اک ذرا سی بوند برس کر کیا کرو گی تمہاری ذرا سی نمی سے یہ کھیت ہرا نہیں ہوگا۔ تمہاری اتنی طاقت کہاں کہ اس کو ہرا ابھرا کر دو جو خود ہیچ ہو وہ کسی کا کیا بھلا کرے گا۔

بوند نے بگڑ کر یہ جواب دے کر سب کو لاجواب کر دیا کہنے لگی کہ مانا کہ میں ننھی سی بوند ہوں دریا نہیں ہوں، ذرا سا قطرہ ہوں کوئی چھینٹا نہیں ہوں۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ میری نمی دریا جیسی نہیں مگر میری ہمت بحر سے کم نہیں ہے۔ نیکی کے راستے میں کبھی ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور جہاں تک ہو سکے عمر اسی میں گزارنی چاہیے۔ اپنی جان کسان کے لیے قربان کروں گی۔ میں یہاں آسمان پر ٹہر کر کیا کروں گی۔ نیکی کے کام میں رُکنا نہیں چاہیے۔ اور اس میں کسی کے ساتھ کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ یہ کہہ کر بوند روانہ ہوئی۔ اور بوندوں کی محفل کو چھوڑ کر تنہا ہوگئی۔ اس کی ناک پر ٹپ کر کے وہ بوند گر پڑی اور کسان کے دل کی سوکھی کلی کھل گئی اس کی سہیلیوں نے جب یہ دیکھا تو حیران ہوگئیں اور اس کی اسی ہمت پر سب نے آفریں کہا، بولیں کہ سہیلی کو چھوڑنا اور منہ اس کی رفاقت سے موڑنا اچھا نہیں ہے۔ ساتھی کے ساتھ سب کو برسنا ضرور ہے اگر ہم اس کا ساتھ نہ دیں گے تو یہ مروّت سے دور ہے۔ یہ کہہ کر وہ سب بوندیں ایک ساتھ روانہ ہوئیں اور ایک چھینٹا سا بن کر کھیت پر برس پڑیں۔ کسان کی بگڑی بن گئی اور اس کی قسمت کُھل گئی کہ اس غریب کی سوکھی ہوئی کھیتی ہری ہوگئی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے آس کا سماں بندھ گیا اور یاس ختم ہوگئی۔ ایک بوند کی ہمت ہی کا کام تھا کہ اجڑا ہوا کھیت ہرا ابھرا ہوگیا کہ اس بوند سے کسان کی مصیبت دیکھی نہ گئی۔ اور وہ بے تاب ہو کے اس کھیت پر برس پڑی۔ ننھی سی بوند اور یہ ہمت اس کی یہ مروّت اور فیض و کرم خدا کی شان ہے۔

سوال (ii) نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

جواب: اس نظم میں شاعر یہ پیغام دے رہے ہیں کہ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے اپنی ہمت اور استطاعت سے بڑھ کر نیکی کے کاموں کو کرنے کا جذبہ رکھنا چاہیے۔ اور نیکی حاصل کرنے کا موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

سوال (iii) بوند کی ہمت سے آپ نے کیا سبق حاصل کیا؟

جواب: بوند کی ہمت سے یہ سبق ملتا ہے کہ اگر نیت صاف اور عزم پختہ تو یقیناً کامیابی حاصل ہوگی۔ اور اگر انسان کے ارادے مضبوط ہوں تو ناممکن کو بھی ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

سوال (iv) بوند کی سہیلیوں کے رویے پر تبصرہ کیجیے۔

جواب: بوند کی سہیلیوں نے بوند کا مذاق اُڑایا اور اِس کو حوصلہ دینے کے بجائے اس کی حوصلہ شکنی کی۔ جب کہ اُنھیں بوند کی سوچ اور ارادہ جان کر اس کا

حوصلہ بڑھانا چاہیے تھا اور اُسے داد دینی چاہیے تھی کہ وہ چھوٹی سی ہو کر اتنا بڑا عزم رکھتی ہے۔

سوال (v) خط کشید اشعار کی تشریح کیجیے۔

نیکی کی راہ میں کبھی ہمت نہ ہاریے — مقدور ہو تو عمر اسی میں گزاریے
قربان اپنی جان کروں گی کسان پر — کیا لوں گی میں ٹھہر کے یہاں آسمان پر
نیکی کے کام سے کبھی رُکنا نہ چاہیے — اس میں کسی کے ساتھ کی پرواہ نہ چاہیے
لو میں چلی، یہ کہہ کے روانہ ہوئی وہ بوند — بوندوں کی انجمن میں یگانہ ہوئی وہ بوند

حوالہ: یہ بند اُردو کی درسی کتاب ارمغانِ اُردو سے لیا گیا ہے جس کے شاعر ''علامہ اقبال'' ہیں۔

تشریح: اس بند میں شاعر یہ بتا رہے ہیں کہ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے اور نیکی کے کام کرنے سے کبھی رُکنا نہیں چاہیے اور نہ ہی اس بات کی پرواہ کرنی چاہیے کہ ہمارا ساتھ کون دے رہا ہے یا نہیں۔ بلکہ نیکی حاصل کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے اور ہمیشہ اسی جذبے کے تحت کام کرتے رہنا چاہیا ور عمر بھر اسی کام میں لگے رہنا چاہیے۔

بوند نے بھی سہیلیوں کے ساتھ کی پرواہ کیے بغیر کسان کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا اور سہیلیوں کی محفل اور ان کا خوب صورت ساتھ نیکی حاصل کرنے کی خاطر قربان کر دیا۔

بولیں کہ چاہیے نہ سہیلی کو چھوڑنا — اچھا نہیں ہے منہ کو رفاقت سے موڑنا
ساتھ کے ساتھ سب کو برسنا ضرور ہے — گر ہم نہ ساتھ دیں تو مروّت سے دور ہے

تشریح: اس بند میں شاعر بوند کی سہیلیوں کا ردِّ عمل بتا رہے ہیں کہ بوند کے حوصلے اور جذبے کو دیکھ کر احساس ہوا کہ اُنھیں بھی اس کارِ خیر میں سہیلی کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کام میں حصّہ ڈالنا چاہیے اور اگر وہ ایسا نہیں کریں گی تو یہ بات دوستی کے حق کے خلاف ہے۔

اس بند سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ اگر جذبہ صادق ہو تو دوسرے بھی خود بخود اس کی اہمیت کو جان لیتے ہیں اور اپنے کاموں کو سرانجام دینے کے لیے آمادہ ہو جاتے ہیں۔

پھر سامنے نظر کے بندھا آس کا سماں — تھی آس آس پاس، گیا یاس کا سماں
اُجڑا ہوا جو کھیت تھا آخر ہرا ہوا — سارا یہ ایک بوند کی ہمت کا کام تھا

تشریح: اس بند میں شاعر کہہ رہے ہیں کہ ایک ننھی سی بوند کی ہمت سے دیکھتے ہی دیکھتے منظر تبدیل ہو گیا اور مایوسی کے بادل چھٹ گئے اور یاس آس میں بدل گئی اور کالے بادلوں کو دیکھ کر مایوسی ختم ہو گئی۔ اور خشک اور اُجڑا ہوا کھیت ہرا بھرا ہو گیا اور یہ سب ننھی بوند کی ہمت سے ہوا اور اس بوند کے ہمت اور جذبے سے کسان کی ناامیدی ختم ہو گئی اور ہر طرف جل تھل ہو گیا۔

سرگرمی نمبر ۹: گروہوں میں کام کیجیے اور نظم کو رول پلے کی صورت میں جماعت کے سامنے پیش کیجیے۔

قواعد: سرگرمی نمبر ۱۰: مندرجہ ذیل محاوروں کو انکے معنی سے ملائیے۔

نمبر شمار	محاورے		دُرست معنی
۱	جان کے لالے پڑنا		جینے کی امید نہ رہنا

۲	ہمت ہارنا		حوصلہ پست ہونا
۳	دل کی کلی کھلنا		آرزو پوری ہونا
۴	قسمت کُھلنا		نصیب جاگنا ، خوش قسمتی کے دن آنا
۵	بگڑی بن جانا		خراب حالت کا درست ہو جانا

سرگرمی نمبر ۱۱: مندرجہ بالا محاورات کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

احمد پر امتحان کا خوف طاری تھا۔ تیاری نہ ہونے کی وجہ سے اسے اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ اس ساری صورت حال کو دیکھ کر امّی نے سمجھایا کہ دیکھو تم ہمت ہارنے کے بجائے بلکہ پوری جان لگا کر محنت کرو۔ پہلا پرچہ اس کے سامنے آیا تو اتنا آسان تھا کہ اس کے دل کی کلی کِھل اُٹھی۔ اگلے تمام پرچے بھی اس کی محنت کی بدولت اچھے ہو گئے۔ امّی کی نصیحت نے اس کی بگڑی بنا دی اور وہ شاندار نمبروں سے پاس ہو گیا۔ امّی کی بروقت نصیحت نے اس کی قسمت کھول دی۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۱۲: علامہ اقبال کی بہت سی نظموں میں ہمیں مکالمے نظر آتے ہیں۔ اقبال کی مندرجہ ذیل نظموں میں سے کسی ایک کو مکالماتی کہانی کی صورت میں تحریر کیجیے۔ (i) پہاڑ اور گلہری (ii) مکڑا اور مکھی (iii) گائے اور بکری

مکڑا اور مکھی: بہت زمانے پہلے کی بات ہے۔ شہر سے دور ایک گھنا جنگل تھا اس جنگل میں طرح طرح کے جانوروں کا بسیرا تھا۔ جنگل کے مشرق کی طرف ایک غار تھا اس غار کے قریب ایک مکڑے کی رہائش تھی جہاں وہ آرام وسکون کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ شام کا وقت تھا سورج کی آب و تاب میں کچھ کمی آ چکی تھی۔ مکڑے کو بھوک ستانے لگی تو وہ بے قرار ہو کر اِدھر اُدھر اُڑتے حشرات کو دیکھنے لگا یکدم اس کی نظر ایک مکھی پر پڑی تو اُس نے اپنے جال میں پھنسانے کا عزم کیا اور مکھی سے مخاطب ہوا۔

مکڑا: (مسکراتے ہوئے) بی مکھی میں تمہیں اس راستے سے آتے جاتے روز دیکھتا ہوں۔ سامنے ہی میری جھونپڑی ہے اور آنے کے لیے سیڑھی کی سہولت بھی موجود ہے۔ تمہارا میرے گھر آنا میرے لیے شرف کا باعث ہے۔ غیروں سے ملنا ضروری نہیں مگر اپنوں کے لیے تو وقت نکالنا چاہیے۔

مکھی: (ترش لہجے میں) حضرت یہ دھوکہ کسی نادان ناسمجھ کو دیں آپ کی سیڑھی پر جو چڑھتا ہے اُسے اترنا نصیب نہیں ہوتا آپ کی اِن باتوں میں میں آنے والی نہیں۔

مکڑا: (سوچتے ہوئے) ارے تم بہت نادان ہو تم نے مجھے دھوکہ باز سمجھ لیا میں تو تمہارا ہمدرد ہوں۔ میں تو یہ اس لیے کہہ رہا تھا کیونکہ تم تھکی ہاری آئی تھیں میں تو صرف تمہاری خاطر چاہتا تھا۔ اور بس اس میں میرا تو کوئی فائدہ نہیں ہے میں تو تمہیں اپنا گھر دکھانا چاہتا تھا باہر سے تو یہ ایک جھونپڑی ہے مگر اندر سے اس میں دروازے ہیں جن پر باریک پردے لٹکے ہیں، دیواروں پر آئینے لگے ہیں اور تو اور اس میں مہمانوں کو سلانے کے لیے نرم گرم بستر بھی ہیں۔ مکھی بہن اتنا سامان تو کسی کو میسر نہیں ہوتا مکھی نے کہا! صحیح ہے یہ سب تو ٹھیک ہے مگر میں تمہارے گھر آؤں یہ اُمید نہ رکھنا اور جو تمہارے ان نرم بستروں پر سو جاتا ہے وہ کبھی اُٹھ نہیں سکتا۔

مکڑا (دل میں سوچتے ہوئے) یہ بہت عقل مند ہے اس کو کیسے پھنساؤں؟ ارے ہاں! سب اپنی خوشامد سے خوش ہوتے ہیں یہ سوچ کر اس نے مکھی سے کہا بڑی بی! اللہ نے آپ کو کتنا بڑا رتبہ دیا ہے۔ جو بھی آپ کو دیکھا ہے اُسے آپ کی صورت سے محبت ہو جاتی ہے۔ آپ کی آنکھیں تو ہیرے کی طرح ہیں اور تو اور اللہ نے آپ کا سر تاج سے سجایا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کی آواز بھی اتنی پیاری ہے۔ جب مکھی نے یہ سُنا تو وہ خوش ہو گئی اور بولی! اب مجھے آپ سے کوئی ڈر نہیں ہے۔ انکار کرنا میری عادت نہیں اوّل تو مجھے کسی کا دل توڑنا اچھا نہیں لگتا یہ بات کہہ کر مکھی جیسے ہی اپنی جگہ سے اُڑی اور جیسے ہی پاس آئی مکڑے نے اُسے اچھل کر پکڑ لیا۔

مکڑے نے اپنی عقل مندی سے مکھی کو پکڑ کر مزے سے کھالیا۔

سونامی

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱: سوال(i) چند قدرتی آفات کے نام بتائیں۔

جواب: زلزلہ،طوفان،سونامی،سیلاب

سوال(ii) آپ کے خیال میں ہم قدرتی آفات کا شکار کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: ہم قدرتی آفات کا شکار ان دو وجوہات کی وجہ سے ہوتے ہیں۔(☆)موسمی تبدیلیاں (☆) انسان جب گناہوں کا شکار ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تنبیہہ کے طور پر یہ آفات بھیجتا ہے تا کہ ہم توبہ کر لیں۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ محاوروں کے معنی لغت سے تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

الفاظ ومحاورے	معنی	الفاظ ومحاورے	معنی	الفاظ ومحاورے	معنی
پیشِ نظر	زیرِ غور رنظر کے سامنے	زد	نشانہ رلپیٹ	وسط	درمیان
تعین	مقرر کرنا	سرِفہرست	افراد یا چیزوں کی تفصیل میں سب سے اوپر	نیست ونابود	فنا کر دینا
قاصر	مجبور رکرنے کے قابل نہ ہونا	جھنڈ	بھیڑ رگروہ	رونگٹے کھڑے ہو جانا	بے حد ڈر جانا
لقمۂ اجل	مر جانا	جہاز ران	جہاز چلانے والا	پاؤں تلے زمین نکل جانا	ہوش اُڑ جانا
ظہرانہ	دوپہر کا کھانا	راشن	خوراک	افراتفری	پریشانی رہل چل

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے دی گئی عبارت مکمل کیجیے۔

نیست ونابود ، لقمۂ اجل ، قاصر ، رونگٹے ، پاؤں تلے ، افراتفری ، زد

میں کب سے حیران و پریشان بیٹھی تھی۔ میں سمجھنے سے قاصر تھی کہ کیسے اچانک کوئی طوفان ہر چیز کو کیسے نیست ونابود کر دیتا ہے۔ ہزاروں لوگ لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔ محض چند لہروں کی زد میں آ کر پوری پوری بستیاں افراتفری کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہ مناظر دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے پاؤں تلے زمین نکل گئی ہو۔''یقیناً یہ سب اللہ کی ناراضگی کے سبب ہوتا ہوگا'' میرے دل نے سرگوشی کی۔

سرگرمی نمبر۴: سرگرمی نمبر۳ میں موجود الفاظ کی مدد سے ایک مربوط عبارت تحریر کیجیے۔

میں یہ سوچ سوچ کر پریشان تھی رتھا کہ میرے سارے پلان آخر کیوں نیست ونابود ہو جاتے ہیں۔ ہر پروگرام جو میں بنا تا ربناتی ہوں افراتفری کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور میرے خواب گویا پورے ہونے سے پہلے ہی لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔ سوچ سوچ کر دماغ خراب ہو گیا مگر میں سمجھنے سے قاصر رہا رہی۔ پھر مجھے لگا کہ اصل مسئلہ بھائی جان ہیں۔ سارے پلان بھائی جان کی زد میں آ جاتے ہیں۔ وہی رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ ابھی اسی سوچ میں تھا رتھی کہ بھائی جان کی آواز گونجی۔ بھائی جان کی آواز سنتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور گویا میرے پاؤں تلے زمین نکل گئی۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیجیے۔

سوال(i) گھر میں کس چیز کی تیاری ہو رہی تھی؟

جواب: گھر میں ظہرانے کی تیاری ہو رہی تھی۔

سوال(ii) ابو کا جہاز کس ملک جا رہا تھا؟

جواب: ابو کا جہاز انڈونیشیا کی جانب جا رہا تھا۔

سوال(iii) ابو کی کمپنی کا مرکزی دفتر کہاں تھا؟

جواب: ابو کی کمپنی کا مرکزی دفتر کراچی میں تھا۔

سوال(iv) گھر والے کتنے دن کسی اطلاع کا انتظار کرتے رہے؟

جواب: گھر والے دو دن تک کسی اطلاع کے منتظر رہے۔

سوال(v) کس کی سمجھداری کی وجہ سے جہاز طوفان کی زد سے بچ گیا؟

جواب: اللہ کی مہربانی اور جہاز ران کی سمجھداری کی وجہ سے جہاز طوفان سے بچ گیا۔

سوال(vi) بچے نے سونامی پر تحقیق کے لیے کیا ذریعہ اختیار کیا؟

جواب: بچے نے کمپیوٹر کے ذریعے تحقیق کی۔

سوال(vii) ۲۰۰۴ء میں سونامی کا شکار ہونے والے چند ممالک کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: انڈونیشیا، ملائیشیا، انڈیا، بنگلہ دیش، سری لنکا، کینیا اور ساؤتھ افریقہ

سوال(viii) سونامی کس زبان کا لفظ ہے؟

جواب: سونامی جاپانی زبان کا لفظ ہے۔

سوال(ix) سونامی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اس کے معنی ''ساحلی لہروں'' کے ہیں۔

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل کی وجوہات بیان کیجیے۔

(i) امّی کے پاؤں تلے زمین نکل گئی۔

جواب: انڈونیشیا سمندری طوفان کی زد میں آ گیا تھا اس خبر کے سُنتے ہی امی کے پاؤں تلے زمین نکل گئی کیونکہ ابو کا جہاز بھی انڈونیشیا جا رہا تھا۔

(ii) امّی نے ابو کی کمپنی کے کراچی کے دفتر فون ملانے کو کہا۔

جواب: ابو سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے امّی نے ابو کی کمپنی کے مرکزی دفتر کا نمبر ملانے کے لیے کہا۔

(iii) ابو کا جہاز طوفان کی زد سے بچ گیا۔

جواب: اللہ کی مہربانی اور جہاز دان کی سمجھداری کی وجہ سے جہاز طوفان سے محفوظ رہا۔

(iv) امّی سے پوچھنے کی بجائے خود ہی تحقیق کرنے کا سوچا۔

جواب: امّی کی پریشانی کے پیشِ نظر بھائی نے خود ہی تحقیق کرنے کا سوچا۔

(v) جاپانی مچھیرے تباہ شدہ گاؤں دیکھ کر حیران ہو جاتے۔

جواب: جاپانی مچھیرے اس لیے حیران رہ جاتے کہ سمندر کے درمیان انھوں نے کوئی غیر معمولی چیز نہ دیکھی ہوتی جب کہ ان کے گاؤں مکمل تباہ ہو چکے ہوتے۔

(vi) جاپان سونامی کا سب سے زیادہ شکار ہوتا ہے۔

جواب: زیرِ سمندر آتش فشاں پہاڑوں کی موجودگی کی وجہ سے جاپان سونامی کا سب سے زیادہ شکار ہوتا ہے۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال (i) بھائی ٹی وی دیکھتے ہوئے کیوں پریشان ہوا؟

جواب: بھائی انڈونیشیا میں سونامی آنے کی خبر دیکھ کر پریشان ہوا کیونکہ ابو کا جہاز بھی انڈونیشیا جا رہا تھا۔

سوال (ii) جہاز پر خوراک کا مسئلہ کیسے حل ہوا؟

جواب: اللہ کے فضل سے چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کا جھنڈ جہاز کے قریب آ گیا جس کی وجہ سے خوراک کا مسئلہ حل ہو گیا۔

سوال (iii) سونامی کا نام سونامی کیوں ہے؟

جواب: سونامی کے معنی ساحلی لہروں کے ہیں اور یہ طوفان ساحلی لہروں ہی کی وجہ سے آتا ہے اس لیے اس کا نام سونامی ہے۔

سوال (iv) سونامی عام سمندری طوفان سے مختلف کیوں ہے؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔

جواب: عام سمندری طوفان تیز ہواؤں کے ساتھ آتا ہے اور اس کی لہریں زیادہ بلند نہیں ہوتیں جبکہ سونامی کا تعلق ہوا کے دباؤ یا تیزی سے نہیں ہوتا بلکہ زیرِ سمندر آتش فشاں کے پھٹنے یا زلزلہ آنے سے بہت سا پانی اپنی جگہ چھوڑ دیتا ہے۔ یہی پانی قریب ترین ساحل سے ٹکرا کر تباہی لاتا ہے۔

سوال (v) سونامی کس طرح تباہی لاتا ہے؟

جواب: سونامی کے آنے سے پہلے سمندر کا پانی اچانک بہت پیچھے چلا جاتا ہے اور پھر لہروں کی صورت میں آگے بڑھنے کی بجائے ایک ہی دفعہ بہت اونچا اُٹھتا ہے اور پھر تیزی کے ساتھ نیچے آ کر اپنے سامنے آنے والی ہر چیز کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔

سوال (vi) انٹرنیٹ کے علاوہ کن ذرائع سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں؟

جواب: انٹرنیٹ کے علاوہ اخبار، میگزین، ریڈیو، اور ٹیلی وژن سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(vii) سونامی کے بارے میں ایک ذہنی خاکہ بنایے۔

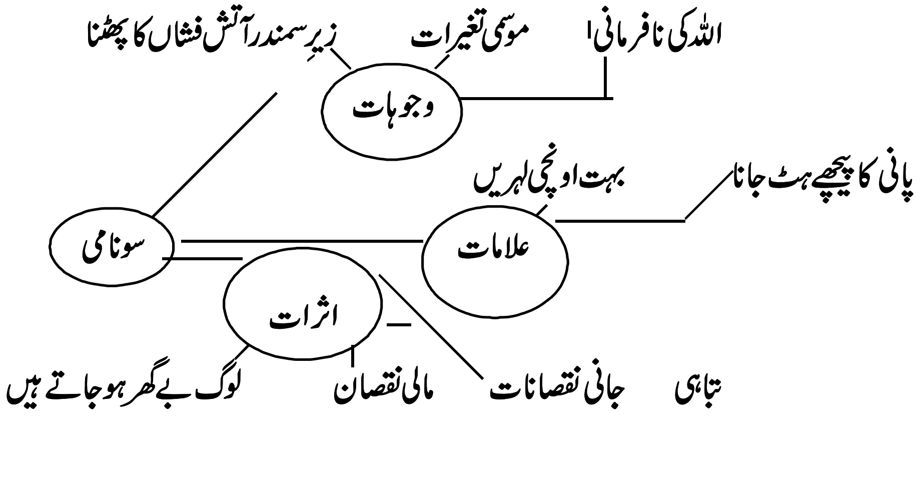

قواعد:

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل محاوروں کو ان کے معنی سے ملائیے۔

نمبر شمار	محاورے	درست معنی
۱	پاؤں تلے زمین نکلنا	ہوش اُڑ جانا
۲	کپکپی طاری ہونا	گھبراہٹ طاری ہونا
۳	رنگ لانا	نتیجہ نکلنا
۴	سکھ کا سانس لینا	اطمینان ہو جانا
۵	رونگٹے کھڑے ہو جانا	بے حد ڈر جانا
۶	لقمۂ اجل ہونا	مر جانا
۷	نیست و نابود کرنا	بالکل فنا کر دینا

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۸: سونامی کے بارے میں تحقیقی مضمون آپ نے پڑھا۔ گروہوں کی صورت میں ذیل میں سے کسی ایک پر تحقیق کیجیے اور معلومات کو جماعت کے سامنے پیش کیجیے۔ نیز حاصل شدہ معلومات پر ایک مضمون بھی تحریر کیجیے۔

زلزلے سیلاب سمندری طوفان

نوٹ: تحقیق کے لیے مندرجہ ذیل نکات کو مدّ نظر رکھیے۔

تعارف وجوہات مثبت اثرات منفی اثرات حفاظتی تدابیر

زلزلہ: اللہ تعالیٰ سورۃ الحج کی آیت نمبر ۲۲ میں قیامت کے زلزلے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ ''لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو! بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔''

مختلف قسم کی قدرتی آفات میں زلزلہ سب سے بھیانک اور خطرناک تصور کیا جاتا ہے، دنیا میں ہر سال کم و بیش دس لاکھ زلزلے آتے ہیں جس میں کچھ کم شدت کے ہوتے ہیں جو کہ محسوس بھی نہیں ہو پاتے مگر کچھ بہت خطرناک ہوتے ہیں جو شہر کے شہر تہس نہس کر کے رکھ دیتے ہیں۔ زلزلوں کی شدت کو ماپنے کے لیے ریکٹر اسکیل استعمال کیا جاتا ہے جو ۹۔ ۰ کے اسکیل پر زلزلہ کی شدت کو ماپتا ہے، جغرافیائی تعلیم میں زلزلوں کے علم کی ایک الگ شاخ ہے جس کو Seismology کہتے ہیں۔

سائنسی تحقیقات کی رُو سے زمین کی بالائی پرت اندرونی طور پر مختلف پلیٹوں میں منقسم ہے۔ جب زمین کے اندرونی کُرے میں موجود میگما میں کرنٹ پیدا ہوتا ہے تو یہ پلیٹیں ایک دوسرے کی طرف سرکتی ہیں یا ان کا فاصلہ بڑھ جاتا ہے۔ ارضی پلیٹوں کی حالت میں فوری تبدیلی کے باعث وہاں دراڑیں پڑ جاتی ہیں جن میں پیدا ہونے والے ارتعاش سے زلزلہ آتا ہے۔

زلزلوں سے پیدا ہونے والی تباہی کا براہِ راست تعلق اس کی ریکٹر اسکیل پر شدت، فالٹ یا دڑاروں کی نوعیت زمین کی ساخت اور تعمیرات کے معیار پر ہوتا ہے۔ ۲۰۰۵ء میں پاکستان میں آنے والا زلزلہ بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے کا باعث بنا۔ جس کی شدت ۷.۶ ریکارڈ کی گئی اور اس کے نتیجے میں ۸۷۳۵۰ لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور ۱۴۰۰۰۰ لوگ زخمی ہوئے۔ ایک زلزلے کے بعد بہت سارے آفٹر شاکس آتے ہیں جن کی شدت قدرے

کم ہوتی ہے۔لیکن بعض اوقات یہ بھی بڑے پیمانے پر تباہی کا باعث بنتے ہیں۔

زلزلے اللہ کی طاقت وقدرت کی نشانی ہیں کہ تمام اختیارات کُل کا مالک اللہ تعالیٰ ہیں اور انسان اس کی طاقت کے سامنے بے بس ولاچار ہے، آفات اللہ کی ناراضی کا باعث ہوتی ہیں اور یاد دہانی کراتی ہیں کہ انسان کو قیامت کی ہولناکیوں کا سامنا کرنا ہے اور اُس دن انسان کو اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔

زلزلہ کے نقصانات سے بچنے کے لیے ۳ طرح کی تدابیر اپنانی چاہیں، زلزلہ سے قبل ہی گھر میں طبی امداد دینے کی اشیاء موجود ہوں اور اضافی ٹارچ اور ان کی بیٹریز، زلزلہ کے دوران افراتفری بچانے سے گریز کریں جو افراد گھر کے اندر ہوں وہ اندر ہی رہیں اور میز وغیرہ کے نیچے بیٹھ جائیں یا زمین پر لیٹ جائیں اور کسی بھی قسم کی آگ (موم بتی وغیرہ) جلانے سے گُریز کریں۔زلزلہ کے بعد جن افراد کو امداد کی ضرورت ہو انہیں فوری امداد دی جائے اور گھر کی گیس وبجلی کی تاروں کو اچھی طرح چیک کرلیں۔اگر سمندر کے نزدیک ہوں تو ساحلِ سمندر سے دور رہیں کیونکہ زلزلے کے بعد سونامی آنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

وقت کی پابندی

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱:

سوال(i) دنیا میں انسان کے پاس دولت کس کس شکل میں ہوتی ہے؟

جواب:

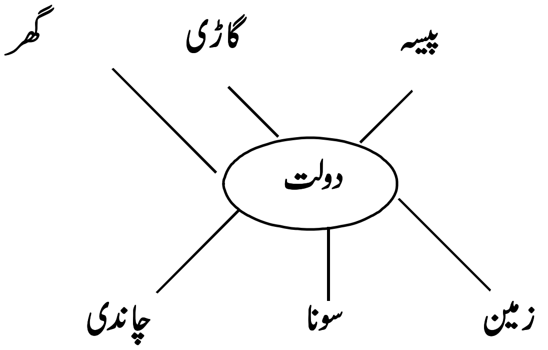

سوال(ii) انسان کے پاس سب سے قیمتی چیز کیا ہے؟

جواب: انسان کے پاس سب سے قیمتی چیز وقت ہے۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کو معنی سے ملائیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
کاملہ	مکمل	فلاح	بھلائی	برعکس	خلافِ/الٹ
دلیل	حجت/ثبوت	لغویات	فضول باتیں	اہلِ علم	علم رکھنے والا
نائب	مددگار/قائم مقام	خسارہ	نقصان	اہلِ قلم	لکھنے والا
مسخر	تابع کیا گیا	گامزن	چلنے والا	زریں	قیمتی
اسباب	ضرورت کا سامان	ضیاع	ضائع کرنا/گنوانا	شادمانی	خوشی
وسائل	وسیلے/ذرائع	ثمرات	فوائد	مضمر	پوشیدہ/چھپا ہوا
نعم البدل	اچھا بدلہ	الّل ٹپ	اوٹ پٹانگ/بے ترتیب	اہداف	مقرر کیا ہوا
قطعاً	ہرگز/بالکل	دانا	عقل مند	احسن طور پر	بہترین طریقے سے
تصوّر	خیال	موجب	سبب/وجہ	ٹال مٹول کرنا	بہانے کرنا

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے عبارت مکمل کیجیے۔

وسائل ، ضیاع ، فلاح ، لغویات ، اہلِ علم ، الّل ٹپ ، زریں ، گامزن ، مضمر ، اللہ تعالیٰ ، کاملہ ، قطعاً

احمد ایک غریب آدمی تھا۔ اس کے وسائل اتنے نہ تھے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دے سکتا اور نہ ہی وہ اس کی کوشش کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے بچے ہر وقت لغویات میں اپنے وقت کا ضیاع کرتے رہتے۔ ان بچوں کا مستقبل ہر فلاح سے محروم نظر آتا تھا۔ زندگی یونہی الّل ٹپ گزر رہی تھی کہ

احمد کی دوستی ایک مصنف سے ہوگئی اور اس کی وجہ سے چند اہلِ علم افراد کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا۔ان لوگوں کی گفتگو اور آداب دیکھ کر احمد کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس کے بچے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔اس نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ پر یقین کاملہ کے ساتھ کوشش کرنی ہوگی۔اللہ مجھے قطعاً مایوس نہیں کرے گا۔ان ہی افراد میں سے ایک صاحب سرکاری اسکول کے پرنسپل تھے۔اس نے اس زریں موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان کی مدد سے اپنے بچوں کو ایک سرکاری اسکول میں داخل کروادیا۔اور چند ہی ماہ میں اسے اپنے نادان بچے دانا لگنے لگے۔

سرگرمی نمبر۴: سرگرمی نمبر دو(۲) میں دیے گئے الفاظ میں سے اپنی پسند کے پانچ الفاظ کے جملے بنائیے۔

نمبر شمار	الفاظ	جملے
i	وسائل	پاکستان قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔
ii	ضیاع	ہمیں ہر حال میں وقت کے ضیاع سے بچنا چاہیے۔
iii	فلاح	اللہ کی رضا مندی ہی میں دونوں جہانوں کی فلاح پوشیدہ ہے۔
iv	اہلِ علم	اہلِ علم ہی معاشرے کا اصل سرمایا ہوتے ہیں۔
v	گامزن	ہمارا ملک ترقی کی جانب گامزن ہے۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیجیے۔

سوال(i) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس درجے پر فائز کیا ہے؟

جواب: اشرف المخلوقات

سوال(ii) مصنّف کے مطابق کائنات میں قیمتی ترین نعمت کون سی ہے اور کیوں؟

جواب: مصنّف کے نزدیک کائنات کی سب سے قیمتی چیز وقت ہے کیونکہ باقی ہر چیز کا نعم البدل ہوسکتا ہے مگر وقت کھو جائے تو واپس حاصل نہیں ہوسکتا۔

سوال(iii) وقت میں برکت کا راز کیا ہے؟

جواب: وقت میں برکت کا راز ''درست منصوبہ بندی'' میں پوشیدہ ہے۔

سوال(iv) کائنات میں وقت کی پابندی کی کوئی دو مثالیں دیجیے؟

جواب: ☆ سورج اپنے وقت پر طلوع ہوتا ہے۔ ☆ موسم خاص مہینوں میں تبدیل ہوتے ہیں۔

سوال(v) برف اور وقت میں کیا مماثلت ہے؟

جواب: وقت بھی برف کے پگھلنے کی طرح تیزی سے گزر جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا۔

سوال(vi) سبق کے آخری حصّے کا مطالعہ کیجیے اور مندرجہ ذیل ٹی چارٹ میں عقلمند اور بے وقوف کا موازنہ کیجیے۔

عقلمند	بے وقوف
وقت کی قدر کرتے ہیں۔	وقت کی قدر نہیں جانتے۔
وقت کا درست استعمال کرتے ہیں۔	وقت ضائع کرتے ہیں۔
وقت کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔	وقت کی منصوبہ بندی نہیں کرتے۔

وقت میں خیر و برکت ہوتی ہیں۔	ہر وقت، وقت کی کمی کا رونا روتے ہیں۔
پچھتاوے سے بچ جاتے ہیں۔	پچھتاوا اِن کا مقدّر رہتا ہے۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۶:

سوال (i) "آج اور ابھی" کے تصوّر سے مصنف کی کیا مراد ہے؟

جواب: "آج اور ابھی" سے مصنّف کی مراد یہ ہے کہ عقلمند لوگ جس کام کو ضروری سمجھتے ہیں انھیں فوری کرتے ہیں اور ٹالتے نہیں ہیں۔

سوال (ii) وقت ضائع کرنے والے لوگ پچھتاوے کا شکار کیوں ہوتے ہیں؟ چند مثالوں سے واضح کیجیے۔

جواب: وقت ضائع کرنے والے پچھتاوے کا شکار اس لیے ہوتے ہیں کہ ان کا کوئی بھی کام وقت پر نہیں ہو پاتا مثلاً اگر وہ امتحان کی تیاری کی بجائے وقت ضائع کریں تو امتحان میں فیل ہو جائیں گے اور پچھتائیں گے۔ اسی طرح اگر وہ اپنی زندگی نیک کاموں میں صرف کرنے کی بجائے اللّٰہ ٹپ گزاریں گے تو قیامت کے دن اللہ کی ناراضی ہمیشہ کا پچھتاوا بن جائے گی۔

سوال (iii) اپنے دن کی منصوبہ بندی ان نکات کو مدِّ نظر رکھ کر کیجیے۔

(ا) اللہ کا حق (ب) ماں باپ/بہن بھائیوں کا حق (ج) تین اہم ترین کام

جواب:
۶ بجے: فجر، قرآن کی تلاوت
۷ بجے: اسکول کی تیاری ، ناشتہ
۷:۳۰ بجے: اسکول روانگی
۱:۳۰ بجے: گھر واپسی
۲ بجے: ظہر
۲:۳۰ بجے: کھانا اور امّی کو اسکول کی رُوداد سُنانا
۳ بجے: قیلولہ
۴ بجے: امّی اور ابّو کے لیے چائے بنانا
۴:۳۰ بجے: امّی اور ابّو کے ساتھ باتیں
۵ بجے: عصر پھر چھوٹے بہن بھائی کو اسکول کے کام میں مدد
۶ بجے: اپنا اسکول کا کام
۶:۳۰ بجے: مغرب
۷ بجے: کھانا
۷:۳۰ بجے: عشاء
۸ بجے: امّی کے پاؤں دبانا
۹ بجے: سو جانا

تین اہم کام: ☆ قرآن کی تلاوت ☆ ٹیسٹ کی تیاری ☆ امّی ابّو کے لیے چائے بنانا

سرگرمی نمبر۷: وقت سے متعلق مندرجہ ذیل ذہنی خاکہ مکمل کیجیے اور سبق کا خلاصہ تحریر کریں۔

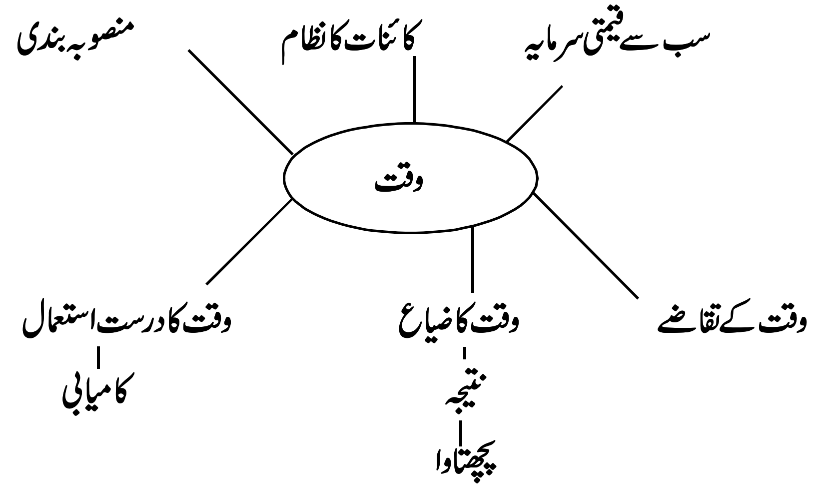

خلاصہ: اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ وقت اس انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے کیونکہ گیا وقت واپس نہیں آتا۔ کائنات کی ہر چیز ہمیں وقت کی پابندی کا سبق دیتی ہے۔ درست منصوبہ بندی ہی وقت کو ضائع ہونے سے بچاتی ہے۔ انسان کو 'آج اور ابھی' کے تحت کام کرنا چاہیے۔ بے وقوف وقت کو الل ٹپ گزارتے ہیں اور آخر میں پچھتاتے ہیں جب کہ عقلمند انسان وقت کو دُرست منصوبہ بندی کے تحت گزار کر اس کے بیش بہا فوائد اور ثمرات حاصل کر لیتے ہیں۔

قواعد:

سرگرمی نمبر۸: مندرجہ ذیل واحد الفاظ کو جمع میں تبدیل کیجیے۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
تخلیق	تخلیقات	برکت	برکات	ہدف	اہداف
حساب	حسابات	تنظیم	تنظیمات	امر	امور
علم	علوم	ضابطہ	ضوابط	فائدہ	فوائد
سبب	اسباب	ثمر	ثمرات	دلیل	دلائل
وسیلہ	وسائل	معاملہ	معاملات	لغو	لغویات
نقصان	نقصانات	حقیقت	حقائق	شکایت	شکایات
تصوّر	تصوّرات	ترجیح	ترجیحات	فتح	فتوحات

سرگرمی نمبر۱۰: سرگرمی نمبر ۸ میں دیے گئے جمع الفاظ میں سے کوئی پانچ چن کر ایک مربوط عبارت تخلیق کیجیے۔

اسباب کی اس دنیا میں وسائل کی کوئی کمی نہیں لیکن ان وسائل کے ثمرات تب ہی حاصل ہوں گے جب ہم لغویات میں پڑے بغیر ان کا استعمال درست ترجیحات کی بنیاد پر کریں گے۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

اس مضمون کے طرزِ تحریر کا بغور جائزہ لیجیے اور مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر مضمون تحریر کیجیے۔

(الف) نظم و ضبط (ب) اتفاق میں برکت ہے۔ (ج) کُتب بینی ایک بہترین مشغلہ ہے۔

مضمون طلبا و طالبات خود تحریر کریں گے۔

سرگرمی نمبر ۱۰: مندرجہ ذیل کو اپنی ترجیحات کے مطابق ترتیب دیجیے۔ جو کام آپ نہیں کرتے اس پر 'x' کا نشان لگا دیجیے۔ نیز اگر ان کے علاوہ آپ کی روزمرّہ کی سرگرمیوں میں کچھ اور شامل ہے تو اسے بھی اس فہرست میں شامل کرلیں:

چھوٹے بھائی کے ساتھ کھیلنا

اسکول کا کام

بستے میں اوقاتِ کار کے مطابق اشیا و کُتب رکھنا

نماز پڑھنا

قرآن کا مطالعہ

امّی / ابّو کی مدد کرنا

دادی جان / دادا جان کی دلجوئی کرنا

ٹی وی دیکھنا

موبائل پر گیم کھیلنا

دوست / سہیلی سے فون پر بات کرنا

کُتب بینی کرنا

☆ ہر کام کے سامنے اس کام کا کُل دورانیہ تحریر کیجیے۔

☆ اپنے / اپنی کسی ایک ہم جماعت کی ترتیب اور اپنی ترتیب کا موازنہ کیجیے۔

☆ جائزہ لیجیے کہ آپ کو اپنے یومیہ اوقاتِ کار میں کیا تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔

☆ اپنا ہدف تحریر کیجیے۔

جواب: طلبا و طالبات یہ سرگرمی انفرادی طور پر کریں گے۔

چانداورتارے

قبل ازمطالعہ:

سرگرمی نمبرا:

سوال(i) رات کے وقت آسمان پرکیا کیاچیزیں دکھائی دیتی ہیں؟

جواب: آسمان پر چاند، ستارے، ہوائی جہاز اور بادل دکھائی دیتے ہیں۔

سوال(ii) چانداورستارے میں بنیادی فرق کیا ہے؟ دونکات لکھیے۔

جواب: بنیادی فرق: ستاروں کی اپنی روشنی ہوتی ہے جب کہ چاند کی اپنی روشنی نہیں ہوتی ہے وہ سورج کی روشنی کی وجہ سے روشن نظر آتا ہے۔

☆ ستارے گیس سے بنے ہیں جبکہ چاند پتھریلا ہوتا ہے۔

☆ ستاروں کے اپنے محور ہوتے ہیں اوران کے گرد سیارے گھومتے ہیں جبکہ چاند خود سیاروں کے گرد گھومتا ہے۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
سحر	صبح	بیتاب	بے چین	خوشہ	فائدہ اُٹھانے والا
قمر	چاند	ستم کشِ سفر	سفر کی تکلیف برداشت کرنے والا	جنبش	ہلنا
فلک	آسمان	حجر	پتھر	بے محل	بے موقع رنامناسب
مدام	ہمیشہ	مزرعِ شب	رات کی کھیتی	اجل	موت

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

قمر ، مدام ، سحر ، جنبش ، بےمحل ، سکون ، پوشیدہ

جب ندا کی آنکھ کھلی تو سَحر ہورہی تھی۔ تارے اور قمر ڈوب چلے تھے۔ ندا نے سوچا کہ اب اٹھا جائے کیونکہ اس کی زندگی میں آرام کہاں اُسے تو مدام چلنا ہے۔ محنت مزدوری کئے بغیر وہ سکون سے اپنے بچوں کو دو وقت کی روٹی بھی نہیں کھلا سکتی۔ ایکدم اذان کی آواز نے اسے اللہ کی طرف متوجہ کیا اور اسے خیال آیا کہ جنبش میں ہی تو زندگی کا راز پوشیدہ ہے۔ محنت کے بغیر زندگی کا تصور بےمحل ہے۔

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے ایک مربوط عبارت تخلیق کیجیے۔

سحر ، قمر ، فلک ، تارے ، قدیم ، حجر

اذان کی آواز سُن کر فاطمہ بیدار ہوئی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد کچھ دیر چھت پر چلی گئی۔ سَحر کا وقت اُسے بے حد پسند تھا۔ فلک پر تارے اور قمر مدہم ہو چکے تھے اور سپید روشنی ہلکی ہلکی پھیل رہی تھی۔ اس کے گھر کے نزدیک ہی ایک مسجد تھی جس کی تعمیر قدیم طرز کی تھی اور اس کی بیرونی دیواروں کو مختلف حجر لگا کر آراستہ کیا گیا تھا۔ فاطمہ کو یہ مسجد اپنی انوکھی تعمیر کی وجہ سے انتہائی پرکشش معلوم ہوتی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر بے اختیار وہ اللہ کی حمد کرنے لگی۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل جملوں کے سامنے درست کالم میں ☆ کا نشان لگایئے۔

معلوم نہیں	غلط	صحیح	جملے	نمبر شمار
	☆		تارے صبح ہونے پر خوش تھے۔	i
	☆		نظم میں تاروں اور سورج کے درمیان گفتگو ہے۔	ii
☆			چاند تاروں کی بات پر ہنس دیا۔	iii
		☆	تارے ہر وقت چلتے چلتے تھک گئے تھے۔	iv
		☆	اس دنیا کی ہر چیز ایک سی حالت میں نہیں رہتی۔	v
		☆	چاند کے خیال میں جنبش کے بغیر زندگی محال ہے۔	vi
	☆		چلنے والے اکثر کچل جاتے ہیں۔	vii
☆			چاند اپنی بات کہہ کر آگے بڑھ گیا۔	viii

سرگرمی نمبر ۶: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال (i) تارے کس چیز سے تھک گئے تھے؟

جواب: تارے چمک چمک کر تھک گئے تھے؟

سوال (ii) تاروں کو کس چیز کی تلاش تھی؟

جواب: تاروں کو منزل کی تلاش تھی جس کو پانے کے بعد سفر نہ ہو۔

سوال (iii) ''مزرع شب کے خوشہ چینو'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: ''مزرع شب کے خوشہ چینو'' سے شاعر کی مراد ستارے ہیں جو رات میں مستقل چمکتے ہیں۔

سوال (iv) ٹھہر جانے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟

جواب: ٹھہر جانے والے کچل جاتے ہیں اور دھیرے دھیرے وہ مر جاتے ہیں۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال (i) چاند نے زندگی کا کیا راز بتایا؟

جواب: چاند نے زندگی کا راز محنت اور جدو جہد کرنا بتایا ہے یعنی آگے بڑھنے کی جستجو ہی زندگی ہے بصورت دیگر اگر جستجو ختم ہو جائے تو ایسی زندگی بے معنی ہے۔

سوال (ii) چاند نے قرار کو کس چیز سے تشبیہہ دی ہے؟

جواب: چاند نے قرار کو موت سے تشبیہہ دی ہے کیونکہ اللہ نے دنیا کا نظام ایسا بنایا ہے جس میں ہر چیز رواں دواں ہے۔ جو ٹھہر جاتا ہے اسکی ترقی رُک جاتی ہے اور جب ترقی رُک جائے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے موت۔

(iii) مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

کام اپنا ہے صبح و شام چلنا   چلنا چلنا مدام چلنا
بے تاب ہے اس جہاں کی ہر شے   کہتے ہیں جسے سکوں ، نہیں ہے

حوالہ: یہ بند ہماری درسی کتاب کی نظم ''چانداور تارے'' سے لیا گیا ہے۔ جس کے شاعر علامہ اقبال ہیں۔

تشریح: اس بند میں ستارے کہہ رہے ہیں کہ وہ مستقل اپنا کام کرتے ہیں اور نہ صرف وہ بلکہ ان کی طرح دنیا کی ہر شے کسی نہ کسی کام میں مصروف ہے۔ کسی کو آرام وسکون میسر نہیں کہ کبھی کچھ لمحوں کے لیے ہی یہ کارخانہ قدرت رُک جائے اور سب سکون حاصل کر سکیں۔

جنبش سے ہے زندگی جہاں کی   یہ رسم قدیم ہے یہاں کی
اس رہ میں مقام بے محل ہے   پوشیدہ قرار میں اجل ہے

تشریح: اس بند میں شاعر چاند کی زبانی زندگی کی حقیقت بیان کر رہے ہیں کہ قدرت کا یہ نظام ہمیشہ سے چل رہا ہے اگر یہ رک گیا تو دنیا فنا ہو جائے گی کیونکہ زندگی آگے بڑھنے کا نام ہے اپنی منزل کو حاصل کرنے کے لیے جدوجہد اور جستجو ضروری ہے ورنہ بے مقصد زندگی گزارنا بے کار ہے شاعر ایسی زندگی کو موت سے تشبیہہ دے رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ رک جانا در حقیقت موت ہے۔

(iv) نظم کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

مسلسل جدوجہد اور آگے بڑھنے کی جستجو ہی زندگی ہے اگر انسان میں کچھ کرنے اور آگے سے آگے بڑھنے کی خواہش ختم ہو جائے تو زندگی بے معنی ہو جائے گی اور محنت اور جدوجہد کرنے والے ہی منزل تک پہنچ پاتے ہیں۔

(v) نظم کی تصویر کشی کیجیے۔

جواب: طلبا و طالبات اپنی مصّورانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تصویر کشی کریں گے۔

(vi) گروہوں میں کام کیجیے۔

''تارے ، انسان ، شجر ، حجر سب ستم کشِ سفر ہیں۔''

وہ کیسا سفر کر رہے ہیں؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے کو با مقصد پیدا کیا کوئی چیز بے کار نہیں ہے ہر چیز اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے حصّے کا کام کر رہی ہے۔

جیسے ستارے: ستاروں کا چمکنا ، آسمان کو زینت بخشنا اور پھر دن کا اُجالا ہوتے ہی غائب ہو جانا۔

انسان: زندگی کی دوڑ میں مستقل اپنی ضروریاتِ زندگی اور معاش کے لیے جدوجہد کرتا ہے۔ بچپن سے جوانی اور پھر بڑھاپے تک کا سفر۔ انسان اپنے رب کی طرف بڑھ رہا ہے۔

شجر: چھوٹے سے پودے سے درخت تک کا سفر اور پھر لوگوں، جانوروں اور پرندوں کے لیے پھل، سایہ اور دیگر ضروریات فراہم کرتے ہیں۔

حجر: پتھر بھی مکانات، پل اور سڑکوں کی تعمیر میں کام آتے ہیں۔

قواعد:

سرگرمی نمبر ۸: اپنے اردگرد موجود چیزوں کے لیے تشبیہات تخلیق کیجیے۔

مثلاً: دودھ کی طرح سفید بلب، ہرن جیسا تیز دوڑتا ہوا پنکھا

() خرگوش جیسے دانت () برف کی طرح ٹھنڈا پانی () شہد کی طرح میٹھا شربت () قبر جیسی تنگ گلی

سرگرمی نمبر۹:　مندرجہ ذیل جملوں کو تشبیہات کی مدد سے مکمل کیجیے۔

(i)　اس کا دماغ ایسے چلتا ہے جیسے کمپیوٹر

(ii)　اس کے گورے رنگ کی مثال ایسی ہے جیسے دودھ

(iii)　وہ ہرن کی مانند تیز دوڑتا ہے۔

(iv)　بلی کے بال ریشم جیسے تھے۔

(v)　اس کی نظر عقاب کی طرح تیز ہے۔

سرگرمی نمبر۱۰:　پانچ جملے تخلیق کیجیے جن میں تشبیہ کا استعمال کیا گیا ہو۔

(i)　چاچا گاڑی ایسے چلا رہے ہیں جیسے ہوائی جہاز　(ii)　یہ آم تو لیموں کی طرح ترش ہے۔

(iii)　حامد کھمبے کی طرح لمبا ہے۔　(iv)　خربوزہ شہد کی طرح میٹھا ہے۔

(v)　سارہ کی آواز کوئل جیسی ہے۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۱:　مندرجہ بالا اُصولوں کی روشنی میں نظم چاند اور تارے کے مرکزی خیال کو مدِّنظر رکھتے ہوئے چاند اور تاروں کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے۔
(کم از کم ۸ مکالموں پر مشتمل)

سورج غروب ہوتے ہی ہر طرف اندھیرا چھا گیا اور آسمان پر ہمیشہ کی طرح ستارے چمکنے لگے۔ بادلوں کے پیچھے سے چمکتا ہوا چاند اس منظر کو مزید حسین بنانے لگا چاند اور ستارے آپس میں گفتگو کر رہے تھے جو کچھ یوں تھی۔

ستارے: (بیزار انداز میں) اے چاند ہم تو چمک چمک کر تھک گئے ہیں۔

چاند: (حیرت سے) ارے بھئی کیوں یہ تو تمہارا کام ہے۔

ستارے: اب دیکھو نا ہمارا کام صبح شام چلنا ہے اور مسلسل چلنا ہے تو تھکیں گے ہی نا؟

چاند: بھئی دیکھو یہ تو ہمارا فرض ہے اور پھر تم چاہتے کیا ہو؟

ستارے: چاند میاں ہم چاہتے ہیں کہ یہ سفر کبھی تو ختم ہو اور ہم کسی منزل پر پہنچ کر آرام کریں۔ آخر کب تک چلتے اور چمکتے رہیں گے۔

چاند: تم کس منزل کو تک رہے ہو موت کو؟

ستارے: کیا مطلب؟

چاند: بھئی دیکھو رُک جانا تو موت ہے۔ اس جہاں کی زندگی اسی میں ہے کہ سب ترقی کرتے رہیں اور ترقی کرنے کے لیے محنت اور جدوجہد ضروری ہے۔ لہٰذا اس کارخانۂ دُنیا میں جو رُک گیا سمجھو ختم ہو گیا فنا ہو گیا۔

ستارے: ہاں بھائی چاند کہتے تو تم ٹھیک ہی ہو۔

حضرت سلمان فارسیؓ　　　　روشنی کی طرف سفر

قبل از مطالعہ:

سوال(i)　　۳۰ سیکنڈ میں جتنے صحابہؓ کے نام ذہن میں آئیں اُن کی فہرست بنائیے۔

جواب: حضرت ابوبکرؓ ، حضرت عمرؓ ، حضرت عثمانؓ ، حضرت علیؓ ، حضرت ابوھریرہؓ ، حضرت زید بن ثابتؓ ، حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف، حضرت سلمان فارسیؓ

سوال(ii)　　بنائی گئی فہرست میں سے کسی ایک صحابیؓ پر معلوماتی جال بنائیے۔

جواب: حضرت ابوبکرؓ کی چار پشتیں صحابی تھیں

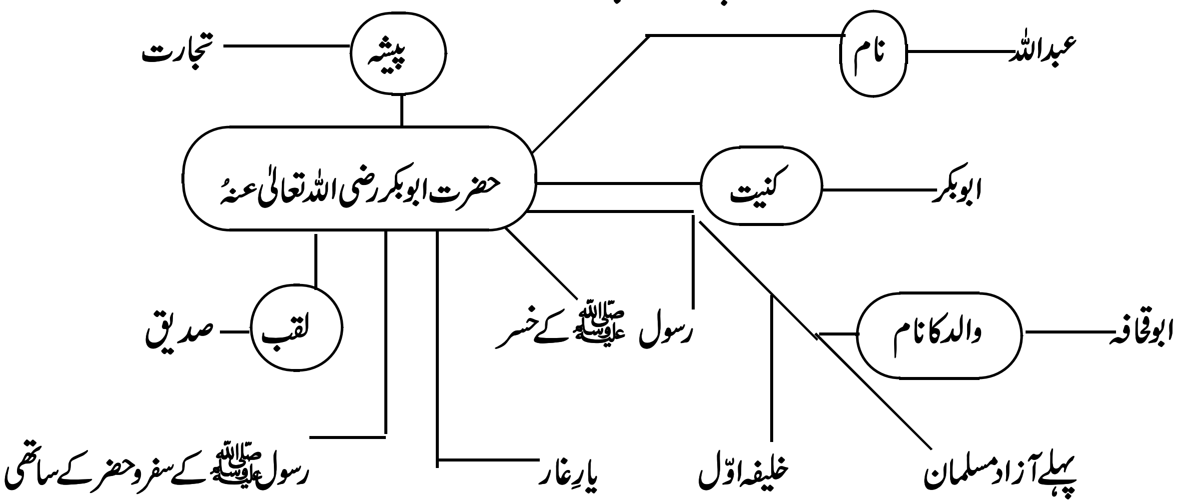

سوال(iii)　　صحابہؓ کی سیرت کے مطالعے سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ تین نکات تحریر کیجیے۔

جواب:

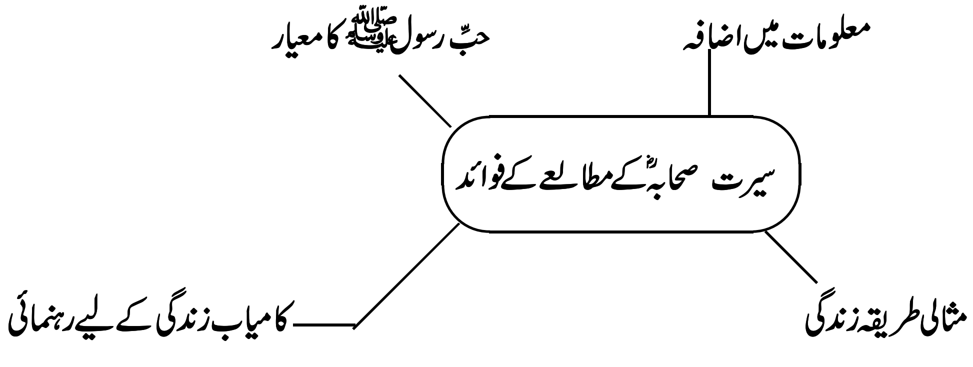

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲:　　مندرجہ ذیل الفاظ کو ان کے معنی سے ملائیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اضطرابی کیفیت	بے چین حالت	ٹھان لینا	پکا ارادہ کر لینا	ظہور	اعلان/ظاہر ہوتا
نعوذ باللہ	خدا کی پناہ	محاصرہ	گھیرا ڈالنا	ہدیہ	تحفہ
گُل کر دینا	بجھا دینا	دفاعی جنگ	بچاؤ کی جنگ	جانثار	جان دینے کو تیار رہنے والا
تجویز	مشورہ	بے نیل و مرام	ناکام و نامراد	جستجو	تلاش

پیروکار	ماننے والا، پیچھے چلنے والا	مہتمم	انتظام کرنے والا	ستیاناس	تباہی بربادی
آبائی	خاندانی	بیڑیاں	لوہے کی زنجیریں	بدحواس ہونا	گھبرا جانا/ پریشان ہو جانا
قریہ	گاؤں، بستی	وقتِ اجل	موت کا وقت	مرقد	قبرستان
مشاہدہ	دیکھنا، غوروفکر کرنا	بھانپ لینا	جان لینا	حضر	ایک جگہ قیام
جلیل القدر	بڑی شان والا	اہلِ بیت	رسول ﷺ کے گھر والے	اشتیاق	شوق
لبریز ہونا	بھرا ہوا	درویش صفت	سادہ مزاج	قناعت پسند	تھوڑی چیز پر راضی رہنے والا
اثاثہ	سرمایہ	بوسیدہ	پرانا	تسلہ	تانبے یا پیتل کا طشت
زہدوتقویٰ	پرہیزگاری	مشاورت	مشورہ کرنا	بوسہ دینا	چومنا

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

(الف) جلیل القدر ، زہدوتقویٰ ، قناعت پسندی ، لبریز ، اہلِ بیت ، جستجو ، اشتیاق

حضرت علیؓ سے کون واقف نہیں۔ وہ نہ صرف ایک جلیل القدر صحابی ہیں بلکہ ان کا تعلق اہلِ بیت سے بھی ہے۔ ان کے زہدوتقویٰ کی مثالیں رہتی دنیا تک قائم رہیں گی۔ ان کی اور حضرت فاطمہؓ کی قناعت پسندی کا یہ عالم تھا کہ دنوں گھر میں فاقہ ہوتا مگر ان کے دل اللہ کی محبت سے لبریز رہتے۔ بچپن ہی سے علم کی جستجو میں لگے رہتے ان کے اسی علمی اشتیاق کی بنا پر رسول ﷺ نے اُنھیں ''علم کا دروازہ'' کہا۔

(ب) اضطرابی ، مشاہدہ ، لبریز ، بھانپ لینا ، ہدیہ ، اشتیاق

راحیل پانچویں جماعت کا طالبِ علم تھا۔ ایک دن اسکول سے آنے کے بعد وہ اضطرابی کیفیت میں اِدھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا۔ اس کی امّی نے فوراً بھانپ لیا کہ دال میں کچھ کالا ہے امّی کے پوچھنے پر وہ بولا ''امّی میرے استاد نے مجھے کسی گاؤں پر مضمون لکھنے کو کہا ہے مگر میں نے تو آج تک کسی گاؤں کا مشاہدہ ہی نہیں کیا۔ اب میں دو دن میں مضمون کیسے لکھوں؟''

اگلے دن امّی نے ''پاکستان کے دیہات'' نامی ایک کتاب راحیل کو ہدیہ دی راحیل نے وہ کتاب بڑے اشتیاق سے پڑھی اسے کتاب پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ان مقامات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہے۔ اس کتاب کی مدد سے اس نے ایک عمدہ مضمون لکھا اور اس کا دل امّی کے لیے تشکر کے جذبات سے لبریز ہو گیا۔

سرگرمی نمبر۴: سبق میں سے خط کشیدہ الفاظ کی تشریح کیجیے۔

بے نیل ومرام: یعنی ناکام ہونا: یہودی اور کفار جس مقصد اور ارادے سے آئے تھے اس میں ناکام ہوئے اور انھیں مایوس لوٹنا پڑا۔

آخر الزماں کے ظہور: اس سے مراد یہ ہے کہ آخری نبی یعنی رسول اللہ ﷺ کے آنے کا زمانہ قریب ہے۔

مردِ درویش: اس سے مراد وہ شخص جو انتہائی سادہ زندگی بسر کرتا ہو۔ دنیاوی عیش وعشرت سے رغبت نہ رکھتا ہو بلکہ صرف اللہ کی خوشنودی اس کے پیشِ نظر رہتی ہو۔

رضوان اللہ علیہم اجمعین: یہ خطاب صحابہ اکرامؓ کے لیے خاص ہے جس کے معنی ہیں اللہ راضی ہو گیا ان سب سے۔ اس سے صحابہ اکرامؓ کے بلند مقام کا پتہ چلتا ہے۔

سرگرمی نمبر ۵: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجیے۔

سوال (i) مدینہ میں اضطراب کی وجہ کیا تھی؟

جواب: غزوہ اُحد کے بعد کفارِ مکہ مسلسل اس کوشش میں تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو شہید کر دیں (نعوذ باللہ) اسی لیے اب انھوں نے ایک بار پھر مسلمانوں سے جنگ کی ٹھان لی تھی اسی وجہ سے مدینہ میں اضطراب کی کیفیت تھی۔

سوال (ii) جنگ کی سازش کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا اور کیوں؟

جواب: اس سازش کے پیچھے یہودیوں کے قبیلہ بنونضیر کا ہاتھ تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بدعہدی کی وجہ سے اُنھیں مدینہ بدر کر دیا تھا۔

سوال (iii) نبی ﷺ کو سازش کی خبر کیسے ملی؟

جواب: نبی کریم ﷺ کو اپنے جانثاروں کے ذریعے اس سازش کی خبر ملی۔

سوال (iv) حضرت سلمان فارسیؓ کا تعلق کہاں سے تھا؟

جواب: حضرت سلمان فارسیؓ کا تعلق فارس (ایران) سے تھا۔

سوال (v) آپؓ کا آبائی مذہب کیا تھا؟

جواب: آپؓ مجوسی مذہب کے پیروکار تھے۔

سوال (vi) اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر سب سے پہلے آپؓ نے کون سا مذہب اختیار کیا؟

جواب: حضرت سلمانؓ نے آبائی مذہب چھوڑ کر پہلے عیسائیت اختیار کی۔

سوال (vii) جس قافلے میں آپؓ شامل ہوئے وہ کہاں جا رہا تھا؟

جواب: جس قافلے میں حضرت سلمانؓ شامل ہوئے وہ شام جا رہا تھا

سوال (viii) غزوۂ احزاب پر رسول ﷺ نے کس کے مشورے پر عمل کیا؟

جواب: غزوۂ احزاب پر رسول ﷺ نے حضرت سلمانؓ کے مشورے پر عمل کیا۔

سوال (ix) رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، عمارؓ اور سلمان فارسیؓ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ان کے عشق رسول ﷺ اور شوقِ جہاد کو دیکھ کر فرمایا کہ: ''جنت تین آدمیوں کا اشتیاق رکھتی ہے۔ علیؓ، عمارؓ اور سلمانؓ کا

سوال (x) شمعِ رسالت ﷺ سے کیا مراد ہے؟

جواب: شمعِ رسالت ﷺ سے مراد رسول اللہ ﷺ کی دعوت و تبلیغ ہے جو کہ روشنی کی مانند ہے۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۶: مندرجہ ذیل جدول مکمل کیجیے۔

مکالمہ	کس نے کہا	کس سے کہا	کیوں
فارس میں جب ہم لوگوں کا محاصرہ کیا جاتا تو ہم خندق کھود لیا کرتے تھے۔	حضرت سلمانؓ	رسول اللہ ﷺ	غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے مشورہ مانگا تھا۔

آج کھیتوں کی دیکھ بھال تمہارے ذمہ ہے۔	حضرت سلمانؓ کے والد	حضرت سلمانؓ	کیوں کہ وہ کسی مصروفیت کی وجہ سے کھیتوں میں نہ جاسکتے تھے۔
اب میں دنیا سے رخصت ہوتا ہوں۔	عیسائی پادری	حضرت سلمانؓ	جب ان کا موت کا وقت قریب آیا۔
خدا ستیاناس کرے اوس وخزرج کا۔	یہودی نے	حضرت سلمانؓ	اوس وخزرج رسول اللہ ﷺ کے پاس قبا جارہے تھے۔
سلمانؓ میرے اہل بیت میں سے ہیں۔	رسول اللہ ﷺ	صحابہؓ سے	کیونکہ انصار ومہاجرین کا اس بات پر جھگڑا تھا کہ سلمانؓ مہاجر ہیں یا انصار۔
جنت تین آدمیوں کا اشتیاق رکھتی ہے۔	رسول اللہ ﷺ	صحابہؓ سے	ان کے عشقِ رسول اللہ ﷺ اور شوق جہاد کو دیکھ کر

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کیجیے۔

سوال (i) غزوۂ احزاب کے موقع پر حضرت سلمان فارسیؓ نے کیا مشورہ دیا؟

جواب: غزوۂ احزاب کے موقع پر حضرت سلمانؓ نے بتایا کہ فارس میں جب اِن لوگوں کا محاصرہ کیا جاتا تو وہ خندق کھود لیا کرتے تھے۔ مقصد یہ تھا کہ مدینے میں خندق کھود کر دفاعی جنگ لڑی جائے۔ یہ تجویز رسول اللہ ﷺ کو بہت پسند آئی۔

سوال (ii) عموریہ کے راہب نے حضرت سلمان فارسیؓ کو سرکار مدینہ ﷺ کی کیا نشانیاں بتائیں؟

جواب: عموریہ کے پادری نے حضرت سلمانؓ کو نبوت کی تین نشانیاں بتائیں۔

☆ آخری نبی عرب سے اُٹھ کر دین حنیف کو زندہ کرے گا اور اس زمین کی طرف ہجرت کرے گا جہاں کھجوروں کی کثرت ہوگی۔

☆ ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی۔ ☆ وہ ہدیہ قبول کریں گے لیکن صدقہ کو اپنے لیے حرام سمجھیں گے۔

سوال (iii) انتقال سے قبل حضرت سلمان فارسی کس پریشانی کی وجہ سے رو رہے تھے؟

جواب: حضرت سلمانؓ کے زہد وتقویٰ کا یہ عالم تھا کہ انتقال کے وقت آپؓ کا کل اثاثہ ایک بوسیدہ کمبل، ایک بڑا پیالہ اور تسلہ تھا۔ لیکن آپؓ زار وقطار رو رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ عہد لیا تھا کہ دولتِ دنیا جمع نہ کرنا اور انھیں لگا کہ ان کے پاس دنیا کا اس قدر سامان جمع ہو گیا تھا۔

سوال (i) حضرت سلمان فارسیؓ کے عیسائیت قبول کرنے پر ان کے والد نے آپؓ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ آپ کے خیال میں انھوں نے ایسا کیوں کیا؟

جواب: حضرت سلمان فارسیؓ کے عیسائیت قبول کرنے پر ان کے والد نے آپؓ کو قید کر دیا اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں۔ تاکہ وہ عیسائیت چھوڑ کر دوبارہ اپنا آبائی مذہب اختیار کرلیں۔ اُنھوں نے ایسا اس لیے کیا کہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کا مذہب سچا اور عیسائیت جھوٹا مذہب ہے۔

سوال (ii) حضرت سلمان فارسیؓ کی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری اور قبولِ اسلام کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: حضرت سلمان فارسیؓ تلاش حق میں یثرب پہنچ گئے مگر ایک غلام کی حثیت سے، یہاں آکر جب انھوں نے کھجور کے درختوں کے

جھنڈ دیکھے تو آپؓ کو یقین ہو گیا کہ اب تلاش کا یہ سفر جلد ختم ہونے والا ہے۔

ایک دن آپؓ درخت پر چڑھ کر کام کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر یہ خبر دی کہ اوس و خزرج قبا میں ایک ایسے شخص سے ملنے جا رہے ہیں جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے بس یہ سُن کر آپ درخت سے اُتر آئے۔

اور ایک دن کچھ کھانے پینے کی چیزیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ جو علامات عیسائی پادری نے بتائیں تھیں اُن کا مشاہدہ کر لیں۔ جب وہ کھانے پینے کا سامان آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کو صدقہ کے طور پر دیں تو آپؐ نے وہ صحابہؓ میں تقسیم کر دیں۔ پھر اگلے دن پھر کچھ کھانے پینے کا سامان لے کر گئے اور بطور ہدیہ دیں تو وہ آپ ﷺ نے خود بھی نوش فرمائیں اور صحابہؓ میں بھی تقسیم کیں۔

دو علامات تو آپؓ دیکھ چکے اب آخری یعنی مہر نبوت کا دیکھنا باقی تھا پھر ایک دن اس کا موقع بھی مل گیا تو حضرت سلمانؓ نے مہر نبوت کا بوسہ لیا اور کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔

سرگرمی نمبر ۸: حضرت سلمان فارسیؓ کے بارے میں مندرجہ ذیل جدول مکمل کیجیے۔

اصل نام / پیدائشی نام	حضرت سلمان / مابہ
پیدائش کا مقام / گاؤں / شہر / ملک	ایران کے شہر اصفہان کے گاؤں روزبہ
باپ کا نام	بوزخشان
باپ کا پیشہ	کھیتی باڑی
باپ کی ذمہ داری	آتش کدہ کے مہتمم
وجۂ اضطراب	حق کی تلاش اور جستجو
آغاز کس مذہب سے کیا؟	مجوسیت
مشکلات	قید و بند، ملکوں ملکوں بھٹکتے رہے، غلامی
راہب کا مشورہ	جب نبی پاک ﷺ کا زمانہ پاؤ تو ضرور اس کی خدمت میں حاضر ہونا

اس کے بعد: (ا) حضرت سلمان یثرب کیسے پہنچے؟ جال بنایئے۔

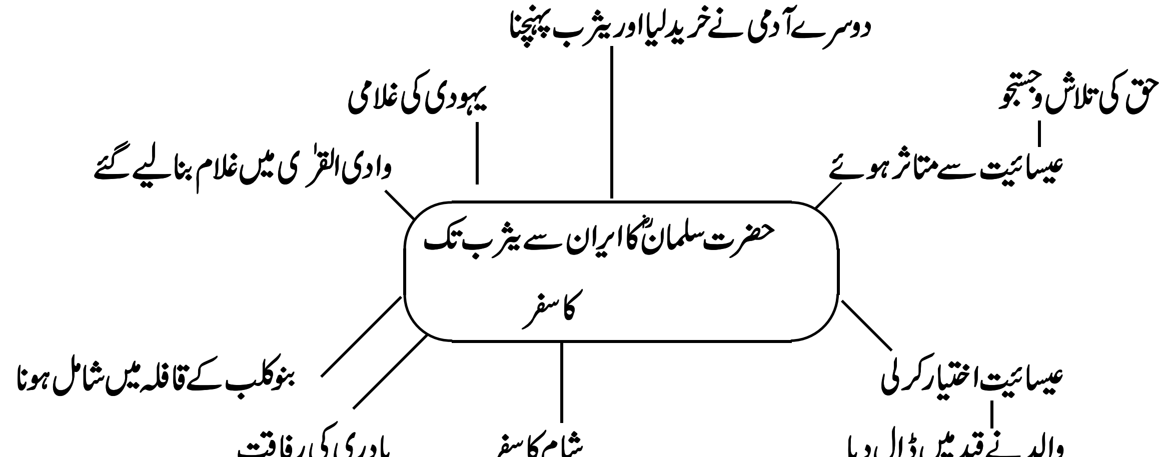

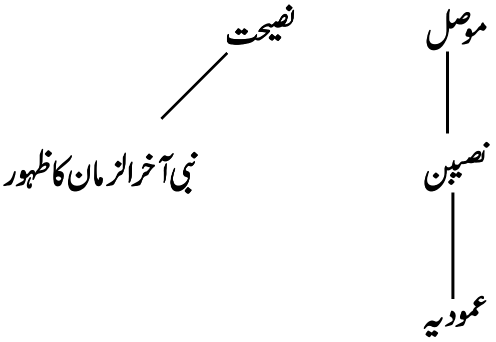

سوال (ب) اسلام قبول کرنے کے واقعے کو جال کی صورت میں پیش کیجیے۔

جواب:

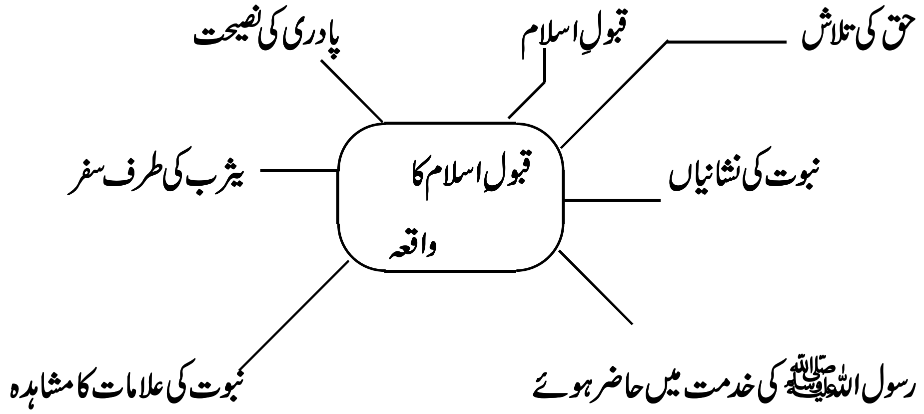

سوال (ج) شخصیت کی اہم خوبیاں/اعزازات کا جال بنائیے۔

جواب

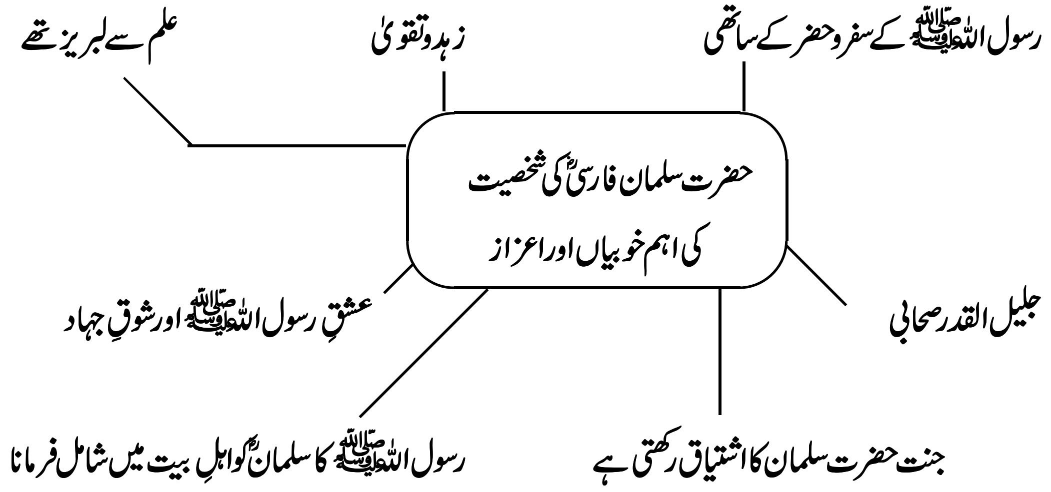

سوال (د) مندرجہ بالا جدول کی مدد سے سبق کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

جواب سبق روشنی کی طرف سفر حضرت سلمان فارسیؓ کے قبول اسلام اور اس راہ میں آنے والے مصائب و آلام کے واقعات پر مبنی ہے۔

حضرت سلمان کا تعلق فارس کے شہر اصفہان سے تھا آپ کے والد ابوذخشان ایک بڑے آتش کدے کے مہتمم ہے۔ مجوست سے تعلق ہونے کے باوجود آپ کے دل میں ایمان کی چنگاری روشن تھی۔ تلاشِ حق کی جستجو آپؓ کو عیسائیوں کے گرجا لے گئی جہاں ان کے طریقۂ عبادت سے متاثر ہو کے آپ نے اپنا آبائی مذہب ترک کر کے عیسائیت اختیار کر لی۔ جب اس بات کا علم ان کے والد کو ہوا تو انہوں نے ان کو گھر میں بند کر لیا لیکن آپ وہاں سے فرار ہو کر شام پہنچ گئے جہاں سے عراق، ترکی کا سفر کرتے ہوئے عموریہ پہنچ کر ایک بڑے پادری کی خدمت میں رہنے لگے۔ اس پادری نے مرتے وقت حضرت سلمان کو آپ ﷺ کی آمد کی خبر دی اور ساتھ ہی نبوت کی نشانیاں بتائیں اور نصیحت کی کہ تم اُس کے پاس ضرور حاضر ہونا۔

ان کے انتقال کے بعد حضرت سلمان بنو کلب کے قافلے کے ساتھ حجاز کے لیے روانہ ہوئے لیکن قافلے والوں نے بدعہدی کی اور انہیں یہودیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ آپ کے یہودی آقا کا ایک رشتہ دار جو مدینہ کا رہنے والا تھا انہوں نے آپ کو خریدا اور یثرب لے آیا۔

یثرب آکر آپؓ کو نبی آخرالزماں کی بعثت اور مدینے آمد کی خبر ملی تو آپؓ کچھ کھانے کی چیزیں صدقے کے طور پر لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے وہ چیزیں صحابہ کرام میں تقسیم کر دیں۔ پھر آپؓ ہدیۃً کچھ چیزیں لیکر گئے تو آپ ﷺ نے وہ چیزیں قبول کر لیں اور ایک دن مہرِ نبوت کی زیارت کے بعد آپ کے عیسائی پادری کی بتائی ہوئی ساری نشانیاں پوری ہوئیں تو آپؓ کا خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا اور آپ شرفِ با اسلام ہو گئے۔

آپ بہت جلیل القدر صحابی تھے۔ آپ کے مشورے کے مطابق غزوہ خندق میں خندق کھودی گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ سلمان میرے اہل بیت میں سے ہیں۔ ان کو آپ ﷺ نے سلمان الخیر کا لقب بھی دیا۔ آپ کا انتقال ۳۵ ھجری میں حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں ہوا اور آپؓ کا کُل اثاثہ ایک کمبل، ایک پیالہ اور ایک تسلہ تھا۔

قواعد:

سرگرمی نمبر۹: مندرجہ ذیل افعال (فعل کی جمع) کے فاعل اور مفعول سبق میں سے تلاش کیجیے۔

نمبر شمار	فعل	فاعل	مفعول
i	مدینہ بدر کر دیا ہے۔	رسول اللہ ﷺ	قبیلہ بنو نضیر
ii	الخیر کا لقب عطا ہوا۔	رسول اللہ ﷺ	سلمانؓ
iii	گھر میں قید کر لیا۔	والد	سلمانؓ
iv	قافلے میں شامل ہو گئے۔	سلمانؓ	قافلہ
v	فروخت کر دیا۔	قافلہ والے	سلمانؓ
vi	درخت پر چڑھ کر کام کر رہے تھے۔	سلمانؓ	درخت
vii	کپڑا سرکا دیا۔	رسول اللہ ﷺ	کپڑا
viii	ہاتھوں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں۔	والد	سلمانؓ

سرگرمی نمبر۱۰: مندرجہ ذیل جملوں میں سے فعل، فاعل اور مفعول الگ کیجیے اور دیئے گئے جدول میں لکھیے۔

جملے	فعل	فاعل	مفعول
حمیدہ اُردو کی کتاب لکھ رہی ہے۔	لکھ رہی ہے	حمیدہ	کتاب
ثمر نے بازار جانے کے لیے عبایہ پہن لیا۔	پہن لیا	ثمر	عبایا
احمد اپنا مال خرچ کر رہا ہے۔	خرچ کر رہا ہے	احمد	مال
علی نے میز سرکائی۔	سرکائی	علی	میز
گرمی کی شدت کو کم کرنے کے لیے خالد نے پانی میں ڈبکی لگائی۔	ڈبکی لگائی	خالد	پانی

آیئے تخلیق کار بنیں! سرگرمی نمبر۱۱: سرگرمی نمبر ۸ میں آپ نے حضرت سلمان فارسیؓ کا شخصی خاکہ بنایا۔ اب آپ اپنی پسند کی کسی شخصیت کا شخصی خاکہ تیار کیجیے اور اس کی مدد سے سو (۱۰۰) سے ایک سو بیس (۱۲۰) الفاظ پر مشتمل مضمون تحریر کیجیے۔

طلبا و طالبات اپنی پسندیدہ شخصیت کا شخصی خاکہ بنائیں گے جیسے کہ سرگرمی نمبر ۸ میں موجود ہے اور پھر اس کی مدد سے مضمون تحریر کریں گے۔

موسم خزاں

قبل از مطالعہ:

سوال (i) سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ نام بتائیے۔

جواب: سال میں چار موسم ہوتے ہیں۔ سردی ، گرمی ، خزاں ، بہار

سوال (ii) آپ کا پسندیدہ موسم کون سا ہے؟ اور کیوں؟

جواب: میرا پسندیدہ موسم بہار ہے کیونکہ اس موسم میں نہ گرمی زیادہ ہوتی ہے اور نہ سردی اور ہر طرف رنگ برنگے پھولوں کے کھلنے کی وجہ سے طبیعت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

سوال (iii) وہ کون سا موسم ہے جسے عموماً لوگ پسند نہیں کرتے۔

جواب: خزاں کا موسم ہے جسے عموماً لوگ پسند نہیں کرتے۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر ۲: لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی تلاش کیجیے۔

لفظ	شبنم	فنا	ست رنگ	برگِ ریز	پیام	عیاں
معنی	اوس	موت / ہلاکت	سات رنگ / رنگین	پتے گرانے والا / موسمِ خزاں	پیغام	ظاہر

سرگرمی نمبر ۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

شبنم ، عجیب ، ست رنگ ، پیام ، قدرت

فجر کے بعد میں چہل قدمی کے لیے باغ میں جا پہنچی۔ طلوعِ شمس کا منظر قدرت کا عجیب شاہکار لگ رہا تھا۔ سورج کی روشنی میں پتوں پر پڑی شبنم موتیوں کی طرح چمک رہی تھی۔ ہر طرف ست رنگ پھول کھلے ہوئے تھے۔ میں جیسے اس منظر میں کھو سی گئی۔ یہ منظر مجھے میرے رب کا پیام دے رہا تھا کہ ''تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' میرا دل گواہی دے رہا تھا کہ یقیناً میرے رب کی نعمتیں بے حساب ہیں۔

سرگرمی نمبر ۴: مندرجہ ذیل الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے ایک با معنی عبارت تخلیق کیجیے۔

داستان ، فنا ، پیام ، شکار پیڑ ، پتے

آج میں تمہیں سونامی کی ایک داستان سُناتی ہوں بہت پہلے جاپان میں حیران کر دینے والے سونامی نے ہر چیز فنا کر دی اور بہت سے لوگ موت کا شکار ہو گئے۔ یہ ایک ایسا خطرناک سونامی تھا کہ پیڑ پتے پیاز کے چھلکوں کی طرح اڑتے نظر آئے اور پورا شہر نیست و نابود ہو گیا اور لوگوں کے لیے عبرت کا نشان بن گیا جس سے یہ پیام ملتا ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے بلا شبہ اللہ کی ذات ماورائے گمان ہے۔ (رومیصاء ساجد : کلاس پنجم)

سرگرمی نمبر ۵: وضاحت کیجیے۔

سوال (i) خزاں کا موسم کیسا ہوتا ہے؟

جواب: خزاں کا موسم عجیب ہوتا ہے۔

سوال (ii)　　''ست رنگ'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب:　　خزاں کی وجہ سے پتے مختلف رنگوں کے ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سُرخ، زرد وغیرہ اسی لیے شاعر نے ست رنگ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

سوال (iii)　　برگ ریز شجر کیا کہانی سُنا رہے ہیں؟

جواب:　　برگ ریز شجر کہانی سُنا رہے ہیں کہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۶:　　اشعار کی مدد سے بہار اور خزاں کا فرق مندرجہ ذیل ٹی چارٹ میں تحریر کیجیے۔

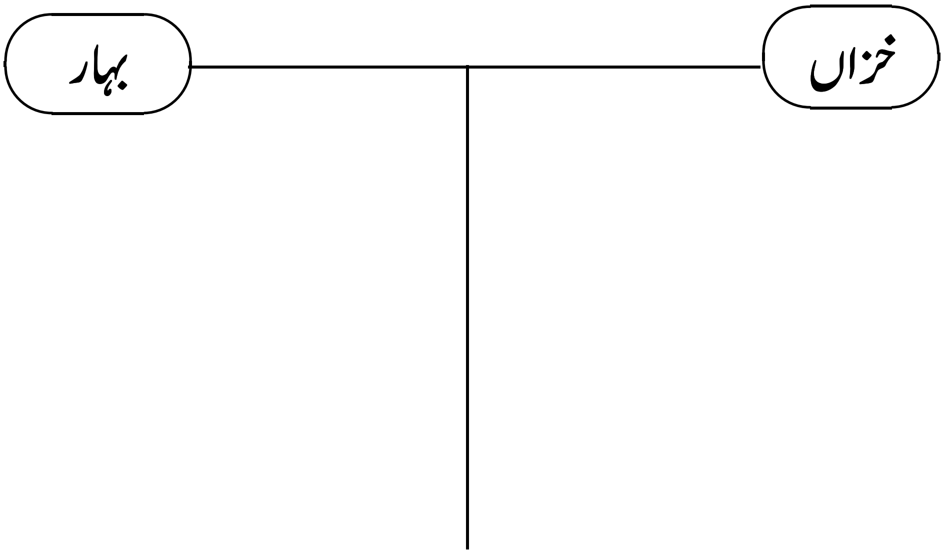

سرگرمی نمبر ۷:　　درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال (i)　　خزاں کے موسم میں ایسی کیا تبدیلیاں آتی ہیں کہ شاعرا سے ''عجیب'' کہہ رہی ہیں؟

جواب:　　بہار کے موسم میں پتے سرسبز ہوتے ہیں مگر خزاں میں وہی سبز پتے زرد اور سُرخ رنگ کے ہو جاتے ہیں اور ان کا رنگین ہونا ہی شاعر کو عجیب لگ رہا ہے۔

سوال (ii)　　خزاں میں ہونے والی تبدیلیاں ہماری توجہ کس طرف مبذول کرواتی ہیں؟

جواب:　　خزاں میں ہونے والی تبدیلی ہماری توجہ اس طرف دلا رہی ہے کہ دنیا کی زندگی ختم ہونے والی ہے اس لیے اس فانی زندگی میں دل لگانے کے بجائے آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔

سوال (iii)　　نظم کو نثر میں تحریر کیجیے۔

جواب:　یہ خزاں کا موسم بہت عجیب ہے۔ زرد پتوں پر شبنم پڑی ہے۔ کل تک جو درخت سرسبز تھے آج وہ رنگین ہو گئے ہیں کہیں سُرخ اور کہیں زرد رنگ کے ہیں اور یہ درخت ہوا کی وجہ سے پتوں سے خالی ہو گئے ہیں۔ یہ برگِ ریز درخت ایک داستان سُنا رہے ہیں اور دنیا کی حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں کہ جو کچھ بھی ہے فنا ہونے والا ہے یہ قدرت کا عجیب نظام ہے جس میں جو غور و فکر کرنا چاہیے۔ اس میں فنا کا پیغام موجود ہے۔

سوال(iv) مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

☆ جو بھی کچھ بنا ، ہوا فنا دنیا ہے کیا، یوں ہوا عیاں

حوالہ: یہ شعر ہماری اُردو کی درسی کتاب کی نظم ''موسمِ خزاں'' سے لیا گیا ہے۔ جس کی شاعرہ ''شائستہ افتخار ہیں۔

تشریح: اس شعر میں شاعرہ دنیا کی حقیقت کو یوں واضح کر رہی ہیں کہ موسمِ خزاں انسان کو یہ سمجھا رہا ہے ہر آنے والا ایک دن اس دنیا فانی سے رخصت ہو جاتا ہے اور کوئی بھی اس دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ نہیں رہا۔ گویا دنیا کی زندگی محدود اور ختم ہونے والی ہے۔

☆ قدرت کا عجب نظام ہے یہ غور کرنے کا اک پیام ہے یہ

تشریح: اس شعر میں شاعرہ فرما رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ نظام ازل سے ہے اور قیامت تک رہے گا۔ لہٰذا اس سے ملنے والے پیغام پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اس محدود زندگی میں دل لگانے کے بجائے اصل زندگی کی فکر کرنی چاہیے اور اسی کے لیے محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال(v) بہار اور خزاں کے موسم کے فرق کو تصویر کشی کے ذریعے پیش کیجیے۔

جواب: طلبا و طالبات اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے تصویر کشی کریں گے۔

قواعد:

مشق: درج ذیل عبارت میں سے صفت اور موصوف چُن کر نیچے دیے گئے جدول میں تحریر کیجیے۔

علیزہ ایک پیاری بچی ہے۔ وہ ایک ذہین طالبہ ہے اور ہمیشہ وقت کی پابندی کرتی ہے۔ آج کا کام کل پر کبھی نہیں ٹالتی رچھوڑتی اسی لیے امّی ابو کی آنکھوں کا تارا ہے اور بھیا کی لاڈلی بھی ہے۔ بہت خوش اخلاق ہے لہٰذا سب اس سے بہت پیار کرتے ہیں۔

درج بالا عبارت میں سے صفت اور موصوف چُن کر الگ کیجیے۔

اسمِ صفت	اسمِ موصوف	اسمِ صفت	اسمِ موصوف	
پیاری	علیزہ	لاڈلی	علیزہ	
ذہین	طالبہ	آنکھوں کا تارا	علیزہ	
خوش اخلاق	علیزہ			

آیئے تخلیق کار بنیں! مندرجہ ذیل سرگرمیوں میں سے اپنی پسند کی سرگرمی کیجیے۔

سوال نمبر ا۔ موسمِ خزاں کی جانب سے موسمِ بہار کو خط تحریر کیجیے جس میں وہ لوگوں کی بے اعتنائی کا شکوہ کرے۔

پتہ/ایڈریس

تاریخ

پیاری ہمشیرہ موسمِ بہار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

امید ہے کہ آپ اللہ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت سے ہوں گی۔ بحمد للہ تعالیٰ میں بھی خیریت سے ہوں اور آپ کے لیے دعا گو ہوں کہ آپ جہاں رہیں خوش رہیں۔

کسی کے غم کا احساس اسی وقت ہوتا ہے جب کسی مصیبت یا تکلیف سے خود گزر جائے، ممکن ہے آپ کو کچھ اندازہ ہو گیا ہو۔

میں نے بھی حالِ دل سنانے کے لیے کاغذ قلم کا سہارا لیا تا کہ کچھ غم غلط ہو سکے۔ آپ کو تو شاید اس بات کا احساس نہ ہو سکے کہ جب لوگ آپ کی آمد پر خوشی کے بجائے غم اور ناپسندیدگی کا اظہار کریں کیونکہ لوگوں سے آپ کی تعریفیں سُن کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے آنے کا ہر کوئی منتظر ہے کہیں تو انتظار ہے اور کہیں مجھ غریب کے آنے پر ہر کسی کو شکایت ہے ہر کوئی اپنی اپنی بولی بول رہا ہے۔

کیا ہر طرف درخت اور پودے خالی ہو گئے، ہوائیں خشک ہیں، کوئی کہتا ہے مجھے تو خزاں بالکل پسند نہیں ہر طرف سوکھی ٹہنیاں نظر آتی ہیں۔ تو کسی کا کہنا ہے کہ یہ کیا بے کار موسم ہے کسی کام میں دل نہیں لگتا۔ کوئی اس طرف توجہ دلاتا نظر آتا ہے کہ خزاں کے آتے ہی سارے رنگ غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ موسم تو موڈ خراب کر دیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

حالانکہ تمام موسم اور ان کا آنا جانا ایک نظامِ قدرت ہے جس میں بلاشبہ حکمت اور مصلحت مضمر ہے۔

جیسے آپ کے آنے سے زندگی میں نئی امیدیں اور حوصلہ بڑھتے ہیں اسی طرح میں بھی اس بات کا احساس دلاتی ہوں کہ یہ دنیا فانی ہے اور ہر کسی کو اس فانی دنیا سے کوچ کرنا ہے۔ لہٰذا اصل زندگی کے لیے محنت ضروری ہے۔

لیکن اگر کوئی نہ سمجھے تو وہ خود اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ بس آپ سے گذارش ہے کہ آپ بھی میرے حق میں دعا کریں کہ اللہ کے بنائے گئے نظامِ قدرت میں میری حیثیت کو لوگ سمجھ کر کچھ فائدہ حاصل کر سکیں۔

اپنا خیال رکھیے گا اور مجھے اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ میرے خط کا جواب ضرور دیجیے گا میں آپ کے خط کی منتظر رہوں گی۔ والسلام

خزاں

سوال نمبر۲۔ اپنے پسندیدہ موسم کی دوسرے موسموں پر برتری کو دلائل کے ساتھ ثابت کیجیے۔

گو کہ گرمیوں کی آمد کے ساتھ ہی بہت سی گرمیاں جو سردی کی وجہ سے معطل رہتی ہیں شروع ہو جاتی ہیں مثلاً سمندر کی سیر، فارم ہاؤس پر پکنک وغیرہ مگر گرمیوں کے ساتھ ہی چلا آتا ہے پسینہ، مچھر، لُو وغیرہ

میرا پسندیدہ موسم ہے سردی آئیے میں آپ کو بتاؤں کہ سردی گرمی سے بہتر کیوں ہے۔

گو کہ گرمیوں میں باہر میدان میں کھیلنے میں مزہ آتا ہے مگر زیادہ دیر دھوپ میں کھیلنے سے آپ کی جلد سورج کی تپش سے جل سکتی ہے۔ آپ کو ہیٹ سٹروک ہو سکتا ہے اور آپ نڈھال ہو جاتے ہیں۔ جب کہ سردیوں میں باہر کھیلنے سے ایسا کوئی خطرہ نہیں ہوتا آپ کو پسینہ آتا ہے نہ آپ کے نمکیات ضائع ہوتے ہیں نہ ہی آپ نڈھال ہوتے ہیں۔

گرمیوں میں جہاں ٹھنڈے مشروبات مزہ دیتے ہیں لیکن جتنا بھی پی لو سکون نہیں مل پاتا۔ جبکہ سردیوں میں کافی، سوپ، قہوہ پینے کا اپنا ہی مزہ ہے۔

گرمیوں میں گرمی اکثر لوگوں کے دماغ پر چڑھ جاتی ہیں اور سڑکوں، گلیوں میں لوگ ایک دوسرے سے جھگڑتے رہتے ہیں جب کہ سردی میں لوگوں کے دماغ بھی ٹھنڈے رہتے ہیں۔

گرمیوں کی راتیں گرمی کی وجہ سے کاٹے نہیں کٹتی۔ بجلی چلی جائے تو اور مصیبت۔ پھر رات اتنی مختصر ہوتی ہے کہ نیند پوری نہیں ہو پاتی جب کہ سردی کی رات رضائی میں دبک کر سونے کا اپنا ہی مزہ ہے پھر طویل رات میں بھرپور نیند ہوتی ہے۔ گرمیوں میں آم کے علاوہ کوئی خاص پھل نہیں ہوتا جب کہ سردی میں مالٹے، کینو، امرود، بیر، انار، غرض پھلوں کی ایک طویل فہرست بن سکتی ہے۔ اس کے علاوہ گاجر کا حلوہ گجریلا، سرسوں کا ساگ، مکئی کی روٹی بس گنتے جاؤ اوپر سے چلغوزے، مونگ پھلی، گجک کا اپنا ہی مزہ ہے۔

بس صاحب جو بات سردی کی ہے وہ نہ تو گرمی، نہ ہی خزاں اور نہ ہی بہار میں دکھائی دیتی ہے۔

امید ہے کہ آپ بھی قائل ہو گئے ہوں گے کہ سردی ہی موسموں کی ملکہ ہے۔

طوبیٰ کی مدد کیسے ہو؟

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱:

سوال(i) صدقہ کس کس صورت میں دیا جاسکتا ہے؟

جواب: خوشی کا احساس ہوتا ہے اور یہ اطمینان ہوتا ہے کہ اللہ اس مدد سے راضی ہوا ہوگا۔

سوال(ii) آپ اپنے کسی ہم جماعت کی مدد کرنا چاہیں تو کس طرح کر سکتے ہیں؟ جال بنائیے۔

ہم جماعت کی مدد کیسے کی جائے

- اسکول کا کام کرنے میں اس کی مدد کریں گے۔
- مل بانٹ کر کھائیں گے۔
- کسی سوال کو سمجھانے میں اِس کی مدد کریں گے۔
- اگر وہ کتاب نہ لائے تو اپنی کتاب اِس کو استعمال کرنے دیں گے۔
- اپنا سامانِ تحریر (اسٹیشنری) استعمال کرنے دیں گے۔

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: لُغت کی مدد سے درج ذیل الفاظ کے معنی تلاش کیجیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
یکدم	اچانک	منتقل	ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا
طمانیت	اطمینان/تسلّی	منافی	خلاف
نمایاں	ظاہر/عیاں	عزتِ نفس	اپنی عزّت/آبرو
روہانسی	آنکھوں میں آنسو بھر جانا	تاکید	بار بار کہنا/اصرار

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے دی گئی عبارت مکمل کیجیے۔

تاکید ، یکدم ، طمانیت ، نمایاں ، روہانسی ، منتقل

سڑک پر غیر معمولی رش تھا۔ تیز رفتار گاڑیاں فراٹے بھرتی یہاں سے وہاں جا رہی تھیں کہ یکدم دو گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں۔ گاڑیوں کے اچانک تصادم کے بعد ہر طرف سے لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے۔ زخمی ہونے والے ڈرائیور کو فوراً ہسپتال منتقل کیا گیا اور عملے کو تاکید کی گئی کہ اس کے گھر والوں کو مطلع کر دیا جائے۔ کچھ دیر بعد اس کے گھر والے ہسپتال پہنچ گئے۔ ڈرائیور کی بیوی غم سے روہانسی ہو رہی تھی۔ ڈاکٹر نے جیسے ہی ڈرائیور کے ہوش میں آنے کی اطلاع دی اِس کے چہرے پر طمانیت کے آثار نمایاں ہو گئے اور اُس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال(i) بچے کیوں بے تاب تھے؟

جواب: بچے دادی سے کہانی سُننے کے لیے بے تاب تھے۔

سوال(ii) یسریٰ کیوں پریشان تھی؟

جواب: یسریٰ اپنی سہیلی طوبیٰ کے لیے پریشان تھی جو اپنی فیس ادا نہیں کر پائی تھی۔

سوال(iii) طوبیٰ کی آنکھوں میں نمی کی وجہ کیا تھی؟

جواب: طوبیٰ کی آنکھوں میں نمی کی وجہ اِس کے معاشی مسائل تھے۔

سوال(iv) صدقہ کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: صدقہ کے لغوی معنی نیکی کے ہیں۔

سوال(v) رشتے داروں کو صدقہ دینے سے دوہرا ثواب کیوں ملتا ہے؟

جواب: رشتے داروں کو صدقہ دینے سے دوہرا ثواب اِس لیے ملتا ہے کہ ایک تو صدقہ کرنے کا یعنی مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا اور دوسرا رشتوں داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا اجر ۔(مفہوم الحدیث)

(یہ سبق میں موجود نہیں ہے۔اِس حدیث کا حوالہ اساتذہ کی رہنمائی کے لیے دیا گیا ہے۔)

سوال(vi) خیرات کا لفظ کن معانوں میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب: خیرات کا لفظ غریبوں اور محتاجوں کی مدد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔جس سے اللہ خوش ہو جائے۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

سوال(i) لوگ اکثر صدقہ لینے سے گریز کیوں کرتے ہیں؟

جواب: اکثر لوگ صدقہ لینے سے گریز اس لیے کرتے ہیں کہ ان کے خیال میں صدقہ کرنے والے کی پریشانی یا بیماری صدقہ لینے والے پر آجاتی ہے۔

سوال(ii) امّی نے طوبیٰ کے مسئلے کا کیا حل تجویز کیا؟

جواب: امّی نے اس مسئلے کا یہ حل نکالا کہ طوبیٰ کی فیس خاموشی سے جمع کروادی جائے اس سے طوبیٰ کی عزت نفس بھی محفوظ رہے گی اور اس کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

سوال(iii) کسی کو امیر اور کسی کو غریب رکھنے میں اللہ تعالیٰ کی کیا حکمت ہے؟

جواب: کسی کو امیر اور کسی کو غریب بنانے میں اللہ کی یہ حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو آزمائے اور دیکھے کہ امیر اپنا کتنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر کے اجر حاصل کرتا ہے اور غریب صبر وقناعت کر کے کتنا ثواب حاصل کرتا ہے۔

سوال(iv) صدقہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: صدقہ سے مراد انفاقِ فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔

سوال(v)　صدقے سے متعلق کوئی حدیث تحریر کیجیے۔

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”صدقہ دینا اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے۔

قواعد:

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل جدول کو اپنی پسند کے مطابق مکمل کیجیے۔

نمبر شمار	فاعل	مفعول	فعل
۱	اُستاد	کتاب	پڑھا رہے ہیں۔
۲	باجی	کہانی	سُنا رہی ہیں۔
۳	امّی	بریانی	پکا رہی ہیں۔
۴	دادی	قرآن	پڑھ رہی ہیں۔
۵	ثمینہ	کپڑے	دھو رہی ہے۔
۶	ابو	کتاب	پڑھ رہے ہیں۔
۷	دھوبی	کپڑے	دھو رہا ہے۔
۸	امّی	باتیں	کر رہی ہیں۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۷: مندرجہ ذیل شعر کے مفہوم پر کہانی تحریر کیجیے۔

”ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے　آتے ہیں جو کام دوسروں کے“

جواب: طلبا و طالبات کہانی لکھنا سیکھ چکے ہیں۔ یہاں وہ انفرادی طور پر کہانی لکھیں گے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ پہلے کہانی کا خاکہ بنوائیں پھر کہانی لکھوائیں۔ یہ سرگرمی گرہوں کی صورت میں بھی ہوسکتی ہے۔

پانی کے ایک سالمے کا سفرنامہ

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱: سوال (i) پانی ہماری زندگی میں کس کس طرح کام آتا ہے؟ جوڑوں کی صورت میں جال بنائیے۔

جواب

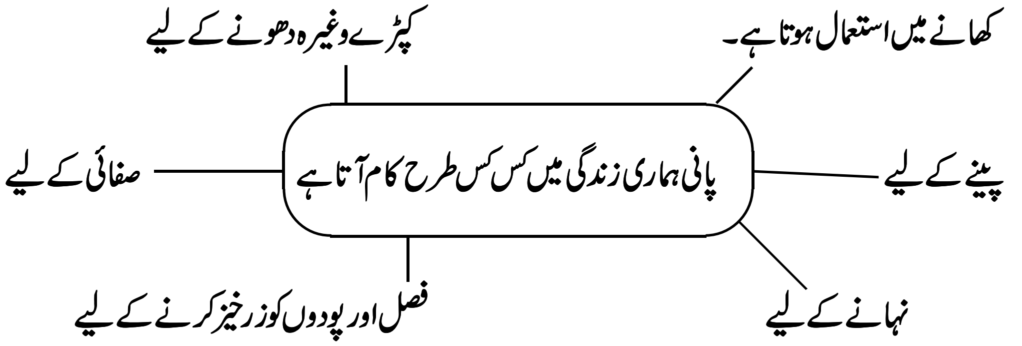

سوال (ii) پانی ہمارے اردگرد کتنی حالتوں میں موجود ہوتا ہے؟

جواب: پانی ہمارے اردگرد تین حالتوں میں موجود ہوتا ہے۔ ☆ مائع ☆ ٹھوس ☆ بھاپ

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کا انگریزی ترجمہ کیجیے۔

الفاظ	English	الفاظ	English
سالمہ	molecule	صفر	zero
درجۂ حرارت	temperature	آبی مخلوق	sea Creatures
مائع	liquid	بھاپ	Steam
ٹھوس	solid	رفتار	Speed

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ بالا الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے ۸ جملوں کی ایک مربوط عبارت تحریر کیجیے۔

پانی کا سالمہ تین سالموں سے مل کر بنتا ہے۔ ایک سالمہ آکسیجن کا اور دو سالمے ہائیڈروجن کے۔ پانی ہمیں ٹھوس، مائع، گیس تینوں حالتوں میں ملتا ہے۔ جب اس کو ۱۰۰% پر گرم کیا جائے تو یہ مائع سے گیس میں تبدیل ہوجاتا ہے جب کہ صفر ڈگری پر یہ جم کر برف بن جاتا ہے جب یہ ۴- تک ٹھنڈا ہوجاتا ہے تو یہ ہلکا ہوجاتا ہے اور پانی کی سطح پر تیرنے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دریاؤں اور جھیلوں میں یہ جم کر اوپر آجاتا ہے اور برف کی تہ کے نیچے آبی مخلوق اطمینان سے زندہ رہتی ہے۔

سرگرمی نمبر۴: سوال (i) کہانی کون سنا رہا ہے؟

جواب: کہانی پانی کا ایک سالمہ سُنا رہا ہے۔

سوال (ii) درجۂ حرارت کے مطابق پانی کن تین حالتوں میں پایا جاتا ہے؟

جواب: درجۂ حرارت کے مطابق پانی تین حالتوں میں پایا جاتا ہے۔ ☆ مائع ☆ ٹھوس ☆ گیس

سوال(iii) برف پانی کے اوپر کیوں تیرتی ہے؟

جواب: درجۂ حرارت منفی چار ہونے کے بعد پانی کے سالمے ہلکے ہونے لگتے ہیں اس لیے جب شدید سردی میں دریاؤں کا پانی برف بنتا ہے تو برف ہلکی ہر کراوپر آ جاتی ہے۔

سوال(iv) پانی کا سب سے بڑا دشمن کون ہے؟

جواب: پانی کی سب سے بڑی دشمن آگ ہے۔

سوال(v) آگ پانی کو جلا کیوں نہیں پاتی ؟

جواب: آگ پانی کو اس لیے نہیں جلا پاتی کہ آگ کے چھوتے ہی پانی بھاپ بن کر غائب ہو جاتا ہے۔

سوال(vi) ''ٹھٹھرنے'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ''ٹھٹھرنے'' کا مطلب سردی کی وجہ سے کپکپانا ہے۔

سوال(vii) ہوا کے ساتھ اُڑتے سالمے بادل میں جا کر قطرے کیوں بن جاتے ہیں؟

جواب: اُڑتے سالمے جب بادل میں پہنچتے ہیں تو خوب ٹھنڈے ہو کر پانی کی بوند میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

سوال(viii) درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

درجۂ حرارت	پانی کی حالت
عام درجۂ حرارت	مائع
سو سے زیادہ	گیس
صفر	ٹھوس

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۵: (i) پانی کے سالمے کی کہانی کی تصویر کشی کیجیے۔

جواب: بچے اپنی مصورانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تصویر کشی کریں گے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبا و طالبات کو رنگوں سے کھیلنے کا موقع دیں اور اس کے لیے ان کے اندر آمادگی پیدا کریں۔

(ii) پانی کی کہانی کا فلو چارٹ بنائیے۔

پانی
|
بھاپ
|
بادل
|
پانی کی بوند

پانی
|
عام درجۂ حرارت
|
مائع
|
درجۂ حرارت کا ۱۰۰ سے بڑھ جانا

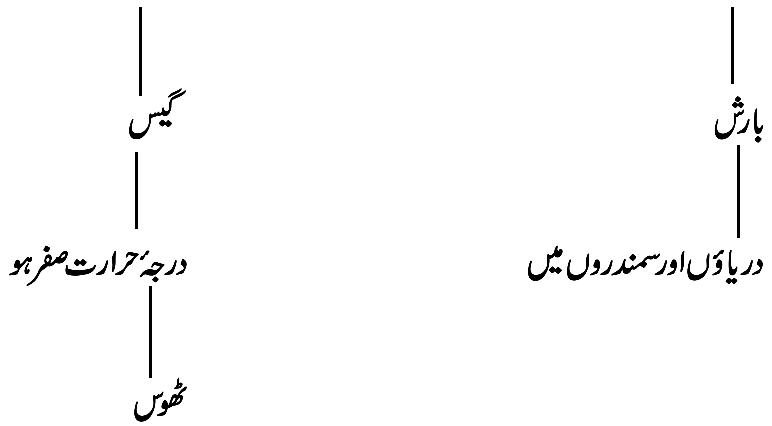

(iii) درج بالا کہانی کا ذہنی خاکہ (mind map) بنائیے۔

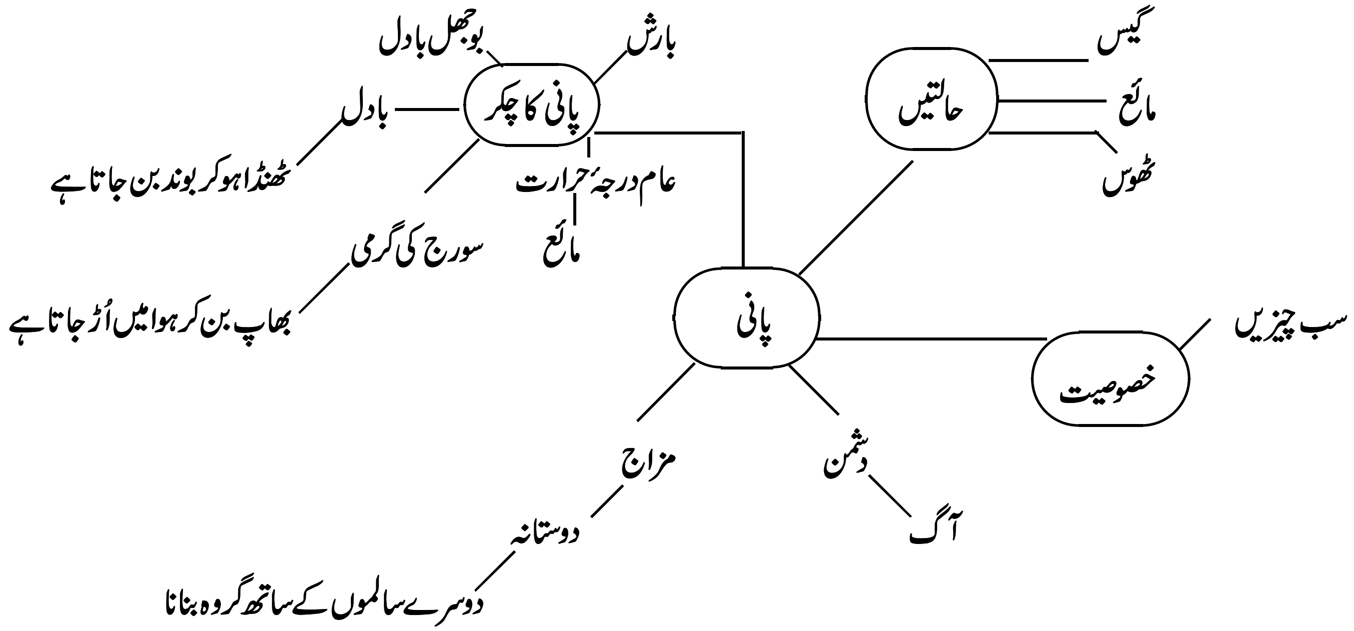

قواعد:

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل جملوں میں سے فعل، فاعل اور مفعول کو الگ الگ کالم میں تحریر کیجیے۔

نمبر شمار	جملے	فعل	فاعل	مفعول
۱	میں بادل کا حصّہ بن گیا۔	حصّہ بن گیا	میں (سالمہ)	بادل کا
۲	یہ قانون اللہ نے بنایا ہے۔	بنایا ہے۔	اللہ نے	قانون
۳	پانی مائع میں تبدیل ہو گیا۔	تبدیل ہو گیا	پانی	مائع
۴	قطرہ بچے کے گال پر ٹپکا۔	ٹپکا	قطرہ	گال پر
۵	دریا سمندر میں مل گیا۔	مل گیا	دریا	سمندر

سرگرمی نمبر۷: مندرجہ ذیل اسماء کو مفعول کے طور پر استعمال کرتے ہوئے جملے تخلیق کیجیے۔

پنکھا : احمد نے اپنے کمرے میں نیا پنکھا لگایا۔

جگ: باجی نے پانی کا جگ میز پر رکھا۔

گیند : علی نے گیند دور پھینکی۔

بادل : احمد نے بادل دیکھ کر بارش کا اندازہ لگایا۔

کتاب: سارہ نے نئی کتاب خریدی۔

سرگرمی نمبر ۸: مندرجہ ذیل اسماء کو فاعل کے طور پر استعمال کرتے ہوئے جملے تخلیق کیجیے۔

بلّی : بلّی نے چھلانگ لگائی اور بھاگ گئی۔

ہوا: تیز ہوا کی وجہ سے کپڑے جلد سوکھ گئے۔

لڑکا: لڑکا انتہائی سلیقہ سے تمام کتب کو میز پر ترتیب دے رہا تھا۔

استاد: استاد صاحب نے آج علامہ اقبال کے بارے میں بتایا۔

والدین: والدین انتہائی محبت سے اولاد کی پرورش کرتے ہیں۔

آئیے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۹: اپنی پسند کے پھل کے بیج کی زندگی کا سفر تحریر کیجیے۔

مجھے کسی نے نرم مٹی میں رکھا اور میرے اوپر بہت ساری مٹی ڈال دی، تھوڑی دیر تو میرا دَم گھٹا مگر آہستہ آہستہ میں ماحول سے مانوس ہونے لگا کہ اچانک مجھے گیلے پن کا احساس ہوا شاید میرے اوپر پانی ڈالا گیا تھا۔ دن کے وقت میرے اوپر موجود مٹی پر سورج کی تیز شعائیں پڑتی جو اندر تک اُترتی محسوس ہوتیں اور یہ پانی ڈالنے کا سلسلہ بھی مسلسل جاری تھا۔ کتنے ہی دن گزر گئے کہ مجھے اپنے اندر تبدیلی محسوس ہونے لگی میرا سخت خول چیخ رہا تھا اور اس میں سے نرم و نازک، بہت ہی چھوٹی سی کونپل نکل رہی تھی۔ میری چھوٹی سی ٹہنی پر فقط دو ہرے پتے تھے جو تیز ہوا سے ہر دم ہلتے رہتے، سورج کی تپش سے مجھے بہت طاقت محسوس ہوتی اور پانی کے قطرے مجھے تروتازہ رکھنے کے ساتھ ساتھ میری چھوٹی چھوٹی جڑوں کو بھی نم کر دیتے۔

مسلسل اور بھرپور توجہ نے مجھے آہستہ آہستہ مضبوط کر دیا تھا۔ اب میں کافی اونچا پودا بن کر ہوا کے ساتھ جھوم اُٹھتا تھا کتنے ہی موسم گزر گئے تھے مگر اب میری شاخوں پر ننھے منّے پھولوں کی آمد نے بہار کے آنے کی نوید سُنائی۔ مجھ پر رنگ برنگی تتلیاں منڈلاتی رہتیں۔ اب میں قد میں کافی اونچا ہو گیا تھا اور میرے خوشنما پھول پر آنے جانے والے کی توجہ کھینچ لیتے۔

میرے پھول کچھ ہی عرصے میں چھوٹی چھوٹی کیریوں میں بدل گئے تھے جو سبز رنگت اور کھٹے میٹھے ذائقے کے باعث ہر ایک کا دل لبھاتیں، میں مضبوط پودے سے تناور درخت میں تبدیل ہو کر اللہ کی عظمت و قدرت کا نمونہ پیش کرنے لگا تھا۔ اور زیرِ زمین میری جڑیں بھی خوب پھیل چکی تھیں۔ ہری ہری کیریاں موسمِ گرما میں پیلے پیلے رس بھرے آموں میں بدل گئیں اور جنہیں مالی جمع کر کے لے گیا۔ میں حیران ہوں کہ اب میرے آموں کے بیج میں سے نجانے کتنے ہی آم کے درخت لگیں گے اور ننھے ننھے بوٹوں سے مضبوط تنے والے درخت بن کر اللہ کی حمد بیان کریں گے۔

نصیحت

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱: سوال (i) اگر کوئی ہمارے ساتھ کوئی بدسلوکی کرے تو اس کے جواب میں ہم کیا کیا کر سکتے ہیں؟ جوڑوں کی صورت میں فہرست بنایے

جواب: ☆ جواب میں ایسے ویسا ہی بدلہ دیں۔ ☆ معاف کر دیں۔ ☆ نظر انداز کر دیں۔ ☆ اُسے تحفہ دیں۔

☆ دوسروں سے شکایت کریں۔ ☆ دوسروں میں بُرا ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ ☆ اچھا سلوک کریں۔

سوال (ii) اپنی فہرست کو اس طرح ترتیب دیجیے کہ سب سے بہتر کو نمبر ایک پر رکھیے اور سب سے برے کو آخری نمبر دیجیے۔

جواب: ☆ معاف کریں گے۔ ☆ نظر انداز کریں گے۔ ☆ اچھا سلوک کریں گے۔ ☆ اُسے تحفہ دیں گے۔

☆ دوسروں سے شکایت کریں گے۔ ☆ دوسروں میں بُرا ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔ ☆ جواب میں ویسا ہی بدلہ دیں گے۔

سوال (iii) ایک اچھے انسان میں کیا کیا بنیادی خوبیاں ہونی چاہییں؟ جال بنایئے۔

جواب

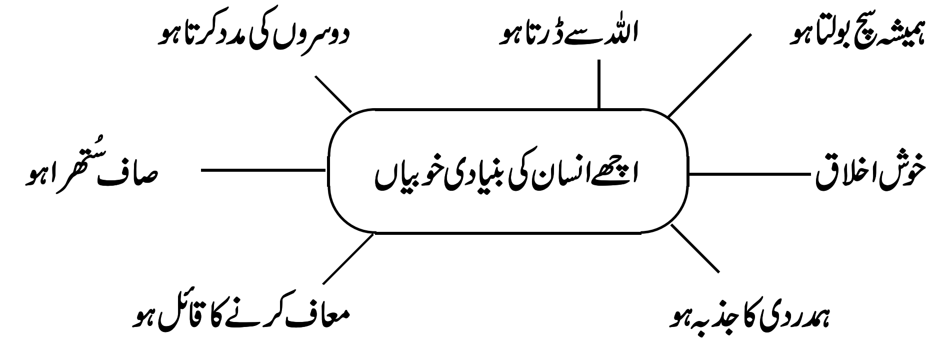

دورانِ مطالعہ:

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کیجیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
درگزر	معاف کرنا	ملامت	بُرا بھلا کہنا	خِسَّت	کنجوسی
بالضرور	ضروری	سرزد	واقع ہونا/عمل میں آنا	بے غرض	بے پرواہ/خواہش نہ رکھنے والا
پشیماں	شرمندہ	احتیاج	حاجت/ضرورت	محتاج	حاجت مند

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

ملامت ، قصور ، بالضرور ، پشیماں ، دشمنی ، احتیاج

جس طرح آگ اور پانی کی دشمنی مشہور ہے اسی طرح چوہے اور بلّی کی دشمنی بھی پرانی ہے۔ چوہے کا قصور بس یہ ہے کہ وہ چوہا ہے اور بلّی کو چوہا بالضرور کھانا ہے۔ بے چارے ننھے سے چوہے کی جان لے کر بلّی کو ذرّہ برابر بھی پشیمانی نہیں ہوتی۔ چوہوں کے خاندان چاہے بلّی کو کتنی بھی ملامت کریں بلّی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ حالانکہ اس کے لیے دودھ، ڈبل روٹی اور قصائی کی دکان پر چھیچھڑے ہر وقت دستیاب رہتے ہیں اور اسے چوہوں کے شکار کی کوئی احتیاج نہیں۔ نجانے کیوں وہ پھر بھی اپنی اس ازلی دشمنی کو نبھانا چاہتی ہے۔

سرگرمی نمبر ۴: مندرجہ بالا الفاظ میں سے کسی پانچ الفاظ کی مدد سے ایک بامعنی عبارت تحریر کیجیے۔

معارج کی تعلیمی میدان میں کوئی نمایاں کارکردگی نہیں تھی۔ مگر اپنی اخلاقی خوبیوں کی بنا پر وہ رشتہ داروں اور محلّے بھر میں سب کا ہر دلعزیز تھا۔ وہ ہر کسی کا کام بخوشی اور بے غرض ہو کر کرتا۔ وہ روزانہ اسی کوشش میں رہتا کہ بالضرور کسی نہ کسی محتاج کی مدد کرے اور کبھی بھی رجست سے کام نہ لیتا۔

اپنے دوستوں میں بھی وہ اپنی خوبیوں کی وجہ سے وہ بے حد مقبول تھا۔ وہ کسی کے ــــــــ بات پر اس کو ــــــــ نہ کرتا۔ اور ہمیشہ درگزر سے کام لیتا۔

سرگرمی نمبر ۵: مندرجہ ذیل بیانات پر صحیح یا غلط کا نشان لگایئے۔ اور جملوں کو دُرست کیجیے۔

نمبر شمار	بیان		صحیح	غلط
۱	کوئی دشمنی کرے تو ہمیں بدلہ لینا چاہیے۔	کوئی دشمنی کرے تو معاف کر دینا چاہیے۔		☆
۲	حاسد کو نظر انداز کر دینا چاہیے۔		☆	
۳	کوئی قصور ہو جانے پر ہمیں کسی کو کچھ نہیں بتانا چاہیے۔	قصور ہو جانے پر غلطی مان لینی چاہیے اور توبہ کرنی چاہیے۔		☆
۴	بدی کے بدلے میں احسان کرنے سے بدی کرنے والا شرمندہ ہو جاتا ہے۔		☆	
۵	اُدھار دینے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ کرتے رہنا چاہیے۔	اُدھار دینے کے بعد قرض خواہ کو مُہلت دینی چاہیے۔		☆
۶	جو مال ہمیں اللہ نے دیا ہے ہمیں اسے اللہ کی خاطر دوسروں میں بانٹنا چاہیے۔		☆	

سرگرمی نمبر ۶: اس نظم میں شاعر نے جن باتوں کی نصیحت کی ہے ان کو جال کی صورت میں پیش کیجیے۔

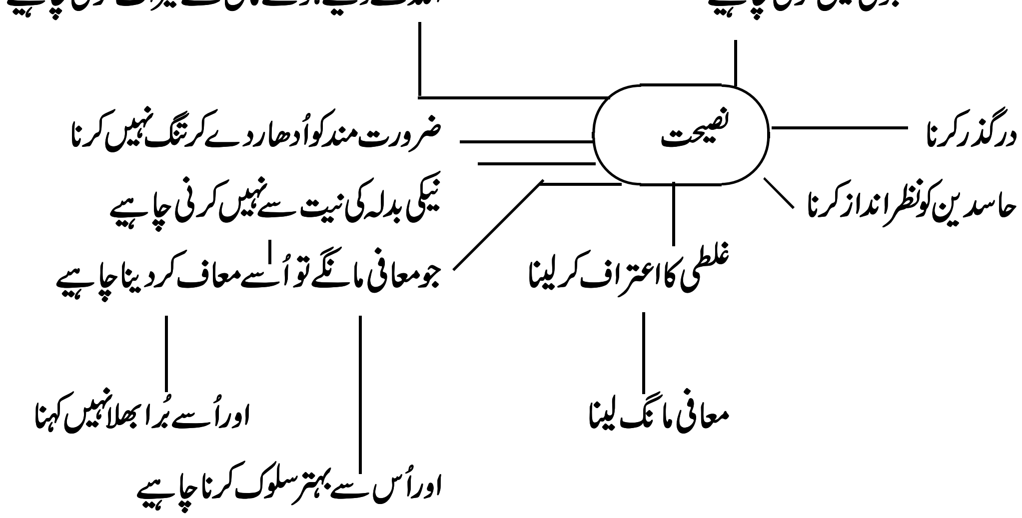

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۷: نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

اس نظم میں شاعر بھلائیوں کی نصیحت کر رہے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ ہمیشہ ہر معاملے میں بھلائی کرنی چاہیے اور ان کی غلطیوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے اور ہر نیکی اللہ کی رضا کے لیے کرنی چاہیے۔ دنیا میں اس کے بدلہ کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔

سرگرمی نمبر ۸: مندرجہ ذیل دو اشعار کی تشریح کیجیے۔

شعر:

اگر تم سے ہوجائے سر زد قصور   تو اقرار و توبہ کرو بالضرور

حوالہ: یہ شعر ہماری درسی کتاب کی نظم "نصیحت" سے لیا گیا ہے۔ اور اس کے شاعر اسمٰعیل میرٹھی ہیں۔

تشریح: اس شعر میں شاعر یہ نصیحت کر رہے ہیں کہ اگر کبھی کوئی غلطی ہوجائے تو اسے چھپانے اور جھوٹ بولنے کے بجائے غلطی کو مان لینا چاہیے۔ اور آئندہ اس سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ احساسِ گناہ ہی اس کے توبہ کا باعث بن سکتا ہے بصورتِ دیگر اگر یہ احساس ہی نہ ہو کہ ہم سے غلطی سرزد ہوئی ہے تو معافی اور توبہ کا تصور کیسے ہوگا۔ اللہ سے بھی اپنے قصور پر توبہ استغفار کرنی چاہیے کیونکہ اللہ بہت مہربان ہے اور وہ توبہ کرنے سے قصور معاف فرما دیتا ہے۔

شعر:

بھلائی کرو تو کرو بے غرض   غرض کی بھلائی تو ہے ایک مرض

تشریح: اس شعر میں شاعر یہ نصیحت کر رہے ہیں کہ جب بھی نیکی کرو تو اس سے مقصود صرف رضائے الٰہی ہونا چاہیے۔ کسی مطلب یا لالچ کی خاطر کرنے والے نیک اعمال کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہر نیکی اور بھلائی بے غرض ہو کر کرنی چاہیے کیونکہ ضروری نہیں کہ ہر نیکی کا بدلہ دنیا ہی میں ملے اور جو نیکی کسی مطلب حاصل کرنے کے لیے کی جائے وہ نیکی نہیں رہتی وہ تو ایک بیماری ہے جو آپ سے بھلا کرے آپ اس سے کریں ورنہ کسی سے ہمدردی و محبت نہیں۔

نیکی تو یہ ہے کہ جو آپ سے بُرا کرے اُس سے بھی اچھائی کا معاملہ کیا جائے کیونکہ اجر تو اللہ دینے والا ہے۔

قواعد:

سرگرمی نمبر ۹: مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد نظم سے تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
دوستی	دشمنی	تعریف	ملامت	شاہ خرچی	خِست
نیکی	بدی	غنی	محتاج	انکار	اقرار
برائی	بھلائی	نقد	اُدھار	روانگی	واپسی

سرگرمی نمبر ۱۰: مندرجہ ذیل کے مترادف الفاظ نظم سے تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
شرمندہ	پشیمان	درگذر	معاف
لازماً	بالضرور	غرض	احتیاج

آیئے تخلیق کار بنیں!

اپنی چھوٹی بہن کے نام خط کی صورت میں نظم کے پیغام کو تحریر کیجیے۔

ناظم آباد، کراچی

۳۰ جنوری، ۲۰۱۹ء

پیارے بھائی،

السلامُ علیکم!

امید کرتا/کرتی ہوں کہ تمہیں میرا یہ خط ایمان اور صحت کی بہترین حالت میں ملے گا۔ہم سب یہاں خیریت سے ہیں۔

مجھے پتہ چلا ہے کہ تم اپنے دوست احمد سے کسی بات پر ناراض ہو اور کافی دنوں سے بات چیت بند ہے۔ میرے بھائی یہ کوئی اچھی بات نہیں۔ دیکھو اگر ہمارے ساتھ کوئی دشمن بھی کرے تو ہمیں درگزر سے کام لینا چاہیے۔ جو لوگ تمہاری اور احمد کی دوستی سے حسد کرتے ہیں وہ تمہیں اُکساتے ہوں گے ان کی باتوں پر غور نہ کرو۔ اس ناراضگی سے اللہ ناخوش ہوا ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ جب بھی ہم سے کوئی غلطی ہو جائے فوراً اپنی غلطی مان لیں اور اللہ سے توبہ کر لیں۔ اپنے دوست کی غلطیوں کو معاف کر دو بلکہ اس کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو۔ تمہارے اچھے سلوک سے وہ خود ہی شرمندہ ہوگا اور تمہاری قدر اس کے دل میں بڑھ جائے گی۔ اپنی کی ہوئی نیکیوں کو بھی مت جتانا یاد رکھو کہ ہمیں ہمیشہ ہر بھلائی صرف اللہ کے لیے کرنی چاہیے اللہ نے جو بھی ہمیں دیا ہے اسے دوسروں پر خرچ کرنا ہی چاہیے۔ اور بدلے کی امید صرف اللہ سے رکھنی چاہیے۔

امید ہے کہ تم میری باتوں پر غور کرو گے اور نہ صرف غور کرو گے بلکہ عمل بھی کرو گے۔ اپنا خیال رکھنا۔

تمہارا بھائی/تمہاری بہن

ا ب ج

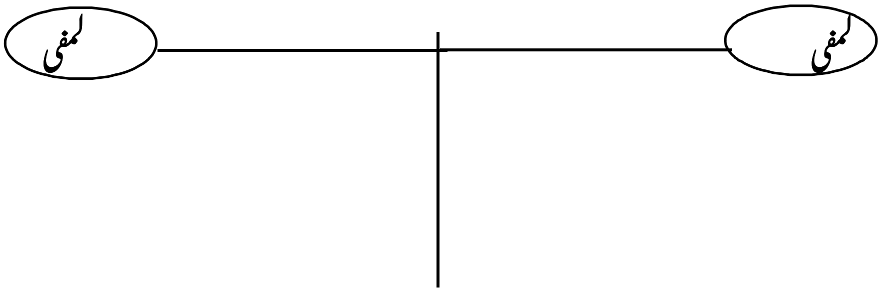

قواعد:

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل صفات سبق میں کس کے لیے استعمال ہوئی ہیں؟

صفت	موصوف	صفت	موصوف	صفت	موصوف
شرارتی		صحت مند		چُست	
پُرسکون		زبردست		طاقت ور	
عجیب		شریر		سُرخ	

سرگرمی نمبر۷: دونئی صفات لگا کر جدول مکمل کیجیے۔

موصوف	صفت ۱	صفت ۲	موصوف	صفت ۱	صفت ۲
جراثیم			زندگی		
جملہ			بچہ		
وائرس			خلیے		

سرگرمی نمبر۸: مندرجہ بالا جدول جس سے صفت اور موصوف لے کر پانچ جملوں پر مشتمل ایک عبارت تحریر کیجیے۔

خلیے: جاندار کے جسم کی بنیادی اکائی

سفید خلیے: انسانی خون میں سفید خلیے بیماریوں سے بچاؤ میں مددگار ہوتے ہیں۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

''شرارت'' ایک کہانی ہے۔اس کہانی کے لئے مندرجہ ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔

مرکزی کردار:

کہانی کہاں پیش آئی (مقام):

آغاز	مسئلہ	حل	اختتام

سرگرمی نمبر۹: ''صحت ایک نعمت ہے'' کے موضوع پر کہانی کا خاکہ بنایئے اور پھر خاکہ کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے۔

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبرا:

(i) دین کے معاملے میں قرآن وسنت کے بعد کس سے رجوع کیا جاتا ہے؟

(ii) ''امام'' سے کیا مراد ہے؟

(iii) مسلمانوں کے چار مشہور اماموں کے نام بتائیں۔

﴿ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ﴾

بازار میں بڑی رونق تھی۔ ہر کوئی اپنی اپنی پسند اور ضرورت کی چیزیں خریدنے میں مصروف تھا۔ اتنے میں ایک باوقار نہایت ہی نفیس کپڑے کا تاجر اپنے ملازم کے پاس آیا اور بہت ہی پیار سے دریافت کیا ''اور سناؤ کتنا مال بیچ دیا اور وہ نقص شدہ کپڑے کے تھان کا کیا ہوا''۔ ملازم نے گھبراتے ہوئے کہا، '' گاہکوں کے رش کے باعث میں یہ بات بھول گیا اور وہ کپڑے کا تھان میں نے نقص بتائے بغیر ہی پوری قیمت پر بیچ دیا''۔ تاجر یہ سن کر بہت رنجیدہ ہوا اور ملازم سے کہا میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ جب تم یہ تھان بیچنے لگو تو خریدار کو نقص بتا کر آدھی قیمت پر بیچنا۔ اچھا اس خریدار کا حلیہ بتاؤ تاکہ اسے تلاش کر کے کپڑے کے تھان کی آدھی قیمت واپس کی جائے اور پھر اس خریدار کو تلاش کرنے کی بہت کوشش کی گئی لیکن وہ نہ ملا۔ تاجر نے اس نقص شدہ تھان کی مد میں ملنے والے ۳ ہزار درہم خود استعمال کرنے کے بجائے اللہ کی راہ میں انفاق کر دیے۔

اس تاجر کا نام نعمان بن ثابت بن زوطا اور کنیت ابوحنیفہؒ تھی۔ آپ کوفہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے تمام عمر دین کی خدمت اور اشاعت کا کام کیا۔ اسی وجہ سے لوگ آپ کو امام اعظم کہتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کو علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ آپ کے والد نے آپ کا یہ شوق دیکھ کر آپ کو بڑے بڑے علماء سے تعلیم دلوائی۔ آپ کے اساتذہ میں حضرت امام باقرؒ، حضرت امام جعفر صادقؒ، حماد بن ابی سلیمانؒ، عطا بن ابی رباحؒ شامل ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ نے اپنے دور میں صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی تھی، اس لیے آپ کو تابعی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ قرآن وحدیث کا مطالعہ بہت گہرائی سے کرتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی سنتوں پر بھی بڑی توجہ سے عمل کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی نیکی، عبادت، علم اور ذہانت کی شہرت ہر جگہ پھیل گئی۔ چونکہ آپ کے والد کا پیشہ تجارت تھا لہٰذا آپ نے زندگی کے ابتدائی ایام میں ضروری علم کی تحصیل کے بعد تجارت شروع کر دی تھی۔ آپ اوصاف عالیہ کے حامل تھے اور انہی اوصاف عالیہ کا اثر آپ کے تجارتی معاملات پر ہوا اس کی وجہ سے آپ تاجروں کے طبقہ میں انوکھے تاجر ثابت ہوئے اور بیشتر افراد نے آپ کی تجارت کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تجارت سے تشبیہ دی ہے۔

ایک دن ایک عورت آپ کے پاس ریشمی کپڑے کا تھان بیچنے کیلئے لائی۔ آپ نے اس سے دام پوچھے۔ اس نے ایک سو بتائے۔ آپ نے فرمایا، یہ کم ہیں، کپڑا زیادہ قیمتی ہے۔ اس عورت نے دو سو بتائے۔ آپ نے پھر کہا، یہ دام کم ہیں، اس نے سودا اور بڑھایا حتیٰ کہ چار سو تک پہنچ گئی۔ آپ نے فرمایا، یہ چار سو سے زیادہ کا ہے۔ وہ بولی کہ تم مجھ سے مذاق کرتے ہو؟ آپ نے اسے پانچ سو دے کر وہ کپڑا خرید لیا۔ اس تقویٰ اور دیانت نے آپ کے کاروبار کو بجائے نقصان پہنچانے کے اور چمکا دیا۔

امام ابوحنیفہؒ نے علم حدیث کے حصول کیلئے تین مقامات کا بطورِ خاص سفر کیا۔ یہ مقامات کوفہ، حرمین شریفین اور بصرہ ہیں۔ بقول امام ابوحنیفہؒ:

''میں نے کوفہ وبصرہ کا کوئی ایسا محدث نہیں چھوڑا جس سے علمی استفادہ نہ کیا ہو''۔

دین کے معاملے میں احتیاط کا یہ عالم تھا کہ فرمایا: ''اگر میرا اجتہاد قرآن وسنت سے ٹکرائے تو اسے دیوار پر دے مارو''۔

امام ابوحنیفہؒ کے حلقہ تدریس کو ہمیشہ نمایاں مقام حاصل رہا۔ ایک دن آپ حضرت حمادؒ کے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک حضرت حمادؒ کو اپنے قریبی رشتہ دار کے انتقال کی خبر ملی جس کی وجہ سے حضرت حمادؒ کو فوراً سفر پر روانہ ہونا پڑا اور وہ اپنے پیچھے امام ابوحنیفہؒ کو خلیفہ بنا گئے۔ امام ابوحنیفہؒ

نے ان کی غیر موجودگی میں ۶۰ مسائل پر فتوے دیے۔آپ نے اپنے شاگردوں کیلئے علم وفضل کے دروازے کھول دیے۔محبت اور شفقت کے دامن پھیلا دیے۔احسان اور کرم کی مثالیں قائم کردیں۔اپنے شاگردوں کو اس طرح علم کے زیور سے آراستہ کیا کہ مستقبل میں یہ لوگ آسمانِ علم وفضل کے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکتے رہے۔

آپ کے زمانے میں خلیفہ منصور بن عباسی کی حکومت تھی۔اور خلیفہ منصور عباسی امام ابوحنیفہؒ کا سخت مخالف تھا اور اُن سے اپنی مرضی کے کام لینا اور فتوے حاصل کرنا چاہتا تھا اُس نے امام صاحب کو بغداد طلب کرنے کا حکم دیا وہ اپنے راستے سے اُن کو ہٹانا چاہتا تھا اور کسی معقول بہانے کی تلاش میں تھا اُس نے آپ کو قاضی کا عہدہ سنبھالنے کو کہا کیونکہ آپ کو شاہی عہدے پسند نہ تھے اس لیے آپ نے عہدہ لینے سے انکار کردیا۔اس پر خلیفہ کو شدید غصّہ آیا اور اس نے آپ کو قید خانے میں ڈال دیا۔اور آپ کو درّوں کی سزا دی گئی جو بہت سخت تھی۔مگر یہ تکلیفیں اُٹھانے اور ظلم سہنے کے باوجود آپ نے صداقت سے منہ نہیں موڑا اور آخر عمر تک قید خانے کی سختیاں سہتے رہے مگر منصور اور اُس کی حکومت کی ہمنوائی نہیں کی۔

اِمام صاحب کے علم وکمال کی شہرت بھی دُور دُور پہنچ چکی تھی اور قید ہونے کے سبب اس میں اور اضافہ ہوگیا تھا لہذا منصور ان کے ساتھ کوئی بے ادبی نہ کرسکتا تھا تا کہ لوگ اِس کے خلاف نہ ہو جائیں مگر در پردہ اس فکر میں تھا کہ کسی طرح اُن کو ختم کردیا جائے۔آخر اُس نے یہ تدبیر کی کہ امام صاحب کو زہر دلوادیا۔جب آپ کو زہر کا اثر محسوس ہوا تو آپ سجدۂ شکر میں جھک گئے اور اس حالت میں قید خانے میں ۱۵۰ھ میں وفات پائی آپ کے انتقال کی خبر سُن کر سارا شہر اُمڈ پڑا۔آپ کی نمازِ جنازہ میں پہلی دفعہ پچاس ہزار آدمی شریک ہوئے۔اُس کے بعد بھی چھ مرتبہ یکے بعد دیگرے نمازِ جنازہ پڑھائی جاتی رہی۔ آپ کے بغداد میں دفن ہونے کے بعد بھی لوگ بیس دن تک آپ کے جنازے کی نماز ادا کرتے رہے۔

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲:

(i) لغت سے درج ذیل الفاظ کے معنی تلاش کرکے تحریر کیجیے۔نیز ان الفاظ کے جملے بھی تخلیق کیجیے۔

الفاظ	معنی	جملے
تابعی		
تحصیل		
اوصافِ عالیہ		
تشبیہہ		
فتویٰ		
محدث		
اجتہاد		
استفادہ		

سرگرمی نمبر۳: اوپر دیے گئے الفاظ میں سے مناسب الفاظ چُن کر عبارت مکمل کیجیے۔

علم کے اُفق پر بہت سے ستارے فروزاں ہیں۔ان ستاروں میں امام شافعیؒ،امام احمد حنبلؒ،امام مالکؒ،اور امام ابوحنیفہؒ بہترین ۔۔۔۔۔۔

کے مالک ہیں۔اس پائے کے۔۔۔۔۔۔۔صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔دنیا نے جتنا ان محدثین کے علم سے۔۔۔۔۔۔۔۔حاصل کیا اس کی مثال نہیں ملتی انھوں نے یونہی دینی۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں دیئے بلکہ ۔۔۔۔۔۔۔علم کے لئے بڑی مشکلات اُٹھائیں۔ بلاشبہ ان سب کو روشنی کے اعلیٰ میناروں سے۔۔۔۔۔۔۔دی جاسکتی ہے۔

دورانِ مطالعہ:

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ ذیل کی وجوہات تحریر کیجیے۔

(i) تاجر نے ۳ ہزار درہم اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیئے۔

(ii) امام ابوحنیفہؒ کے والد نے انھیں بڑے بڑے علماء سے تعلیم دلوائی۔

(iii) امام ابوحنیفہؒ تابعی تھے۔

(iv) آپ کے شاگرد آسمانِ علم وفضل کے آفتاب بن کر چمکے۔

(v) خلیفہ منصور امام ابوحنیفہؒ کا دشمن تھا۔

(vi) خلیفہ منصور امام ابوحنیفہؒ کی بے ادبی نہ کر سکتا تھا۔

سرگرمی نمبر۵:

(i) امام ابوحنیفہؒ کو امامِ اعظم کیوں کہا جاتا ہے؟

(ii) امام ابوحنیفہؒ نے تحصیل علم کے لئے کن مقامات کا خاص طور پر سفر کیا؟

(iii) امام ابوحنیفہؒ کے اس قول سے کیا مراد ہے کہ اگر ”میرا اجتہاد قول وسنت سے ٹکرائے تو اسے دیوار پر دے مارو“

(iv) آپ کی تجارت کو کس کی تجارت سے تشبیہہ دی گئی ہے اور کیوں؟ سبق سے دلائل پیش کیجیے۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۶:

(i) سبق میں دیئے گئے واقعات سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ اپنے ساتھی سے تبادلۂ خیال کر کے نکات کی صورت میں لکھیے۔

(iii) امام ابوحنیفہؒ کی کوئی چار خصوصیات تحریر کیجیے۔

قواعد:

سرگرمی نمبر۷: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادفات تحریر کیجیے۔

الفاظ	مترادفات	الفاظ	مترادفات
انفاق		آراستہ	
خریدار		رونق	
نقص		رنجیدہ	
شرف		انوکھے	
درّے		یکے بعد دیگرے	

صداقت		بیشتر	

آیئے تخلیق کار بنیں!

چار چار کے گروہ میں تقسیم ہو کر دی گئی شخصیات پر مندرجہ ذیل خاکہ کے مطابق معلومات جمع کیجیے اور مضمون تحریر کیجیے۔

نام: ------------------------------

والد کا نام: ------------------------------

تعلیم: --

مقام: --

دائرہ کار: --

تاریخ میں اہمیت / وجہ شہرت: --

کامیابیوں کی فہرست: --

(i) امام شافعیؒ

(ii) علامہ اقبالؒ

(iii) فاطمہ جناح

(iv) حضرت عائشہؓ

قبلِ ازمطالعہ:

سرگرمی نمبر ۱:

(i) ہمارے ملک کے تین بڑے مسائل کیا ہیں؟

(ii) آپ کے خیال میں ان مسائل کی اصل وجہ کیا ہے؟

(iii) بحیثیت شہری ملک کے حوالے سے ہماری کیا ذمہ داری ہے؟ کوئی تین ذمہ داریاں بیان کیجیے۔

﴿ پیغامِ آرزو ﴾

کیوں سو رہا ہے جاگ ! کیوں سو رہا ہے جاگ — اقبال کی اُمید ، قائد کا تُو ہے خواب
کیوں پھنس گیا شکنجہء مغرب کی چاہ میں — ڈوبا ہے مال و دولت دنیا کی جاہ میں
منزل کے پیچ دیکھ لے ، کانٹے ہیں راہ میں — اب درد کیوں نہیں تیرے نالہ و آہ میں

کیوں سو رہا ہے جاگ ! کیوں سو رہا ہے جاگ

اس ارضِ پاک شان کی قسمت سنوار دے — ہمت اگر ہے تجھ میں تو، تُو جاں بھی وار دے
افلاک کے تاروں کو زمین پر اتار دے — تو علم کی شمع سے دل و جان نکھار دے

کیوں سو رہا ہے جاگ ! کیوں سو رہا ہے جاگ

مایوسیوں کو دیکھو نہ تو دل میں پالنا — محنت کی بھٹّیوں سے تو سونا نکالنا
اجڑے چمن کو اب تو، تو ہی سنبھالنا — ایمان کی شمع سے دلوں کو اُجالنا

کیوں سو رہا ہے جاگ ! کیوں سو رہا ہے جاگ

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر ۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی تحریر کیجیے۔

شکنجہ۔ نالہ وآہ۔ افلاک۔ بھٹی۔ نکھارنا

سرگرمی نمبر ۳: مندرجہ بالا الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

سرگرمی نمبر ۴: اوپر دیے گئے الفاظ میں سے مناسب الفاظ چُن کر عبارت مکمل کیجیے۔

ایک معلّم کا کام اپنے شاگردوں کی شخصیت میں چھپی خامیوں کی تراش خراش کرنا ہے، اپنی محبت، محنت، باعمل کردار سے ان کی عادات واخلاق سنوار کران کو ایسے۔۔۔۔۔۔۔ ہے کہ اگر خدانخواستہ کبھی وہ اپنی زندگی میں کسی سخت حالات کے۔۔۔۔۔۔۔۔ میں پھنس جائیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔ کرنے کے بجائے صبر وتحمل سے کام لیں اور غور وفکر اور اپنی عقل وشعور سے کام لے کر اس گردشِ ایام کی بھٹی سے نکل کر کامیابی کے۔۔۔۔۔۔ کو چھولیں۔

دورانِ مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۵: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) ''کیوں پھنس گیا شکنجۂ مغرب کی چاہ میں'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ii) ''محنت کی بھٹیوں سے تو سونا نکالنا'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(iii) شاعر نے آج کل کے نوجوان کی کن کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا ہے؟

(iv) شاعر آج کے نوجوان سے کیا چاہتے ہیں کوئی دو باتیں تحریر کیجیے۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۶: نظم کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

سرگرمی نمبر ۷: نظم کے ہر بند کی تشریح کیجیے۔

قواعد:

سرگرمی نمبر ۸: نظم سے ہم قافیہ الفاظ چن کر فہرست بنائیے۔

مرکب الفاظ:۔ ایسے الفاظ جو دو الفاظ سے مل کر بنیں انھیں مرکب الفاظ کہتے ہیں۔ مثلاً: نشر و اشاعت، امن و امان، ذوق و شوق وغیرہ

سرگرمی نمبر ۹: نظم میں سے مرکب الفاظ چُن کر فہرست بنائیے۔

آ یئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۱۰: نظم میں دیئے گئے پیغام کو والد کی جانب سے بیٹے کو خط کی صورت میں تحریر کیجیے۔

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبرا: جوڑوں کی صورت میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔(وقت:۱۰ منٹ)

(i) ہم اکثر کن مواقع پر شیطان کے بہکاوے میں آجاتے ہیں؟

(ii) شیطانی اُکساہٹ کے حوالے سے آپ کو اگر کوئی حدیث یا آیت یاد ہے تو تحریر کیجیے۔

(iii) شیطان اور انسان کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟

شیطان کی چال

بچو! بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک گاؤں میں ہر شخص خوش وخرم زندگی بسر کررہا تھا۔ وہاں کے رہنے والے چرند ، پرند، پھول اور پتے سب ہی خوش رہتے تھے۔ شیطانوں کے سردار ابلیس نے اپنے گروہ سے مخاطب ہوکر کہا! ''اس گاؤں میں ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں رقص کررہی ہیں۔ ہر طرف امن و امان ہے۔ ہر فرد باہم اتفاق ومحبت سے رہ رہا ہے اور یہ مجھ سے بالکل برداشت نہیں ہورہا۔ ہر فرد نیکیاں کرتا نظر آتا ہے، ہر فرد کے دل میں دوسرے کا درد موجود ہے، بے حسی نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔ بس بہت ہوگئی، اب تم لوگوں کے لئے یہ اہم مشن ہے کہ اس گاؤں میں تباہی پھیلانی ہے۔ امن وامان ختم کرنا ہے۔ اس گاؤں کے لوگوں کو آپس میں لڑوانا ہے۔ چھوٹے بچے ہوں یا بڑے ، جوان ہوں یا بوڑھے مرد ہوں یا عورتیں ، ہر فرد کو آپس میں ایک دوسرے سے بدظن کرنا ہے، غصہ واشتعال دلانا ہے۔ غصّے میں انسان آپے سے باہر ہوجاتا ہے۔ اور اچھائی وبرائی کی تمیز ختم ہوجاتی ہے''۔ ابلیس مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے بولا'' کتنا مزہ آتا ہے مجھے لوگوں کو گمراہ کرکے۔ لوگوں میں نااتفاقی پیدا کرکے ہی میرے دل کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ میں ہوں ابلیس ، انسانوں کا ازلی دشمن۔ اب وقت آگیا ہے کہ تم لوگ اس گاؤں پر حملہ کردو۔ میں یہ مشن تمھارے سپرد کرتا ہوں۔ تم گاؤں کے شرارتی بچے اسد پر کل حملہ کروگے''۔ گروہ کا سردار بولا'' کل اتوار ہے اور ہر اتوار کی طرح کل بھی وہ کھیتوں میں جا کر فٹ بال ضرور کھیلے گا۔ یہ بات لازمی ہے کہ وہ کھیل کے میدان میں ضرور گرے گا، اسے ہلکی پھلکی خراشیں بھی آئیں گی۔ یہی وہ وقت ہوگا جب تم لوگ اُس پر حملہ کروگے اور پھر تم دوگے اسے اپنی سوغات غصّہ، بدگمانی ، جلد بازی''۔ ابلیس یہ کہہ کر ہنسنے لگا۔

اتوار کی صبح اسد نہا دھو کر فٹ بال کھیلنے کے لئے کھیتوں کی طرف روانہ ہوا وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھا کہ شیطان اس کے پیچھے ہے۔ اس کے ہاتھ میں فٹ بال اور دماغ میں زیادہ سے زیادہ گول کرنے کے خیالات تھے۔ اِدھر اسد کھیت میں داخل ہوا اور اُدھر کھیل شروع ہوگیا۔ وہ فٹ بال کے پیچھے بھاگا تاکہ تیزی سے مخالف ٹیم کے خلاف گول کرے کہ اتنے میں کریم اس سے فٹ بال چھیننے لگا۔ اس نے سوچا کہ وہ پھسل کر فٹ بال کو اپنے قبضے میں کرلے اتفاق سے کریم کا پاؤں اسد کے پاؤں پر پڑ گیا۔ کریم نے جان بوجھ کر یہ حرکت نہیں کی تھی اور نہ ہی اس حرکت سے اسد کو چوٹ لگی تھی البتہ ہلکی سی خراش آئی تھی۔ مگر اسد کو غیر معمولی طور پر شدید غصّہ آیا اور وہ زور سے چیخا'' اندھے ہوگئے، ہو کیا؟۔ میرا پاؤں کچل دیا اب دیکھو میں تمہیں کیسا مزا چکھاتا ہوں''۔ اس نے فٹ بال کریم کے منہ پر مارنا چاہا مگر فٹ بال کریم کو لگنے کے بجائے سیدھا ساتھ کھیت میں کھڑے ہوئے دینو بابا کے منہ پر جا کر لگا جو کہ فصل کی کٹائی کے امکانات پر غور کررہے تھے۔ دینو بابا کی ناک سے جو خون کا فوارہ بہا تو وہ غصّے میں آپے سے باہر ہوگئے اور یہ کہتے ہوئے بچوں کی طرف دوڑے کہ تم لوگوں کو کھیلنے کی تمیز نہیں ہے ٹھہرو آج تم لوگوں کو اس چیز کا مزا چکھاتا ہوں۔ لیکن دوڑتے ہوئے بے دھیانی میں وہ امّاں برکتے سے ٹکرا گئے جو کہ اپنا سانس بحال کرنے کیلئے تھوڑی دیر کیلئے کھیت کے کنارے بیٹھی تھیں۔ امّاں برکتے نے غصّے میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا'' کیا آفت آگئی ہے۔ تمھاری اب یہ ہمت کہ تم اب عورتوں سے ٹکرانے لگ گئے۔'' یہ کہہ کر امّاں برکتے نے دینو بابا پر ایک پتھر کھینچ کر مارنا چاہا مگر وہ گاؤں کے چوہدری حاکم کے سر پر جا لگا جو کہ اپنی گاڑی میں ابھی بیٹھنے ہی لگا تھا۔ چوہدری حاکم ہڑبڑا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ چوہدری حاکم کے آدمی بھی اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ پتھر کہاں سے آیا اور کس کی اتنی ہمت وجرأت ہوئی کہ وہ چوہدری حاکم پر حملہ کرے۔ یکدم چوہدری حاکم کی نظر مزارعے اسلم پر پڑی جو کہ فصل کی کٹائی کرنے کے بعد اپنے گھر

جا رہا تھا۔ چوہدری حاکم سمجھا کہ اس نے اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافی کا بدلہ لیا ہے۔ یہ سوچ کر چوہدری حاکم کو بہت غصّہ آیا کہ اب مزارعوں کی یہ ہمت ہوگئی ہے کہ وہ ہم پر حملہ کریں۔ ہمارے فیصلوں سے انکار کریں۔ چوہدری حاکم نے اپنی چھرے والی بندوق فوراً تان کر اسلم کا نشانہ لیا مگر وہ چھرہ جو کہ اسلم کے لئے چھرے والی بندوق سے نکلا تھا سیدھا ساتھ والے گاؤں کے چوہدری کے جا کر لگ گیا جو جیپ میں بیٹھا اپنے بیٹے کی شادی کا دعوت نامہ دینے چوہدری حاکم کی طرف ہی آ رہا تھا۔ چوہدری زخمی ہوگیا۔ چوہدری کے بیٹے اور ساتھیوں نے جب یہ دیکھا تو وہ چوہدری حاکم سے ٹکر لینے کے لئے اسے للکارتے ہوئے اس کے پیچھے دوڑے کہ تم لوگوں کی یہ جرأت، ہماری شرافت کا تم لوگوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا اب دیکھو ہم تم لوگوں کو کیسا مزا چکھاتے ہیں۔ ہر طرف ڈنڈے برسنے لگے۔ متعدد افراد زخمی ہوگئے۔ اصل میں ان لوگوں کو شیطان نچا رہا تھا۔ پھر تو ایسی ہڑبونگ مچی کہ توبہ توبہ۔ لوگوں کا شور دھما چوکڑی، ہر طرف خون ہی خون۔ ایک قیامت برپا تھی۔ جلد ہی پولیس پہنچ گئی۔ موقع واردات سے دونوں گاؤں کے افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ کسی کو چھ مہینے کی سزا ہوئی، کسی کو سال بھر کی۔ دونوں گاؤں تباہ و برباد ہوگئے۔ یہ دشمنی ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی رہی۔ ہر کوئی ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہوگیا۔ اس طرح وہ گاؤں جو کبھی خوشیوں کا گہوارہ تھا تباہ و برباد ہوگیا۔

دیکھا بچو! شیطان نے غصّہ، بدگمانی اور جلد بازی کے ذریعے ہنستے بستے گاؤں کو کس طرح اجاڑ کر رکھ دیا۔ سچ ہے کہ ہمیں ہر دم شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے اور اس سے پناہ طلب کرتے رہنا چاہئے۔

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل کے معنی تحریر کیجیے۔ اور جملوں میں استعمال کیجیے۔

۱۔ خوش وخرّم ۲۔ غصّہ واشتعال ۳۔ سُپرد ۴۔ ازلی دشمن ۵۔ سوغات ۶۔ خراش

۷۔ امکان ۸۔ واردات ۹۔ دھما چوکڑی ۱۰۔ ہمت وجرأت ۱۱۔ طلب

سرگرمی نمبر۳: ایک مربوط عبارت تحریر کیجیے اور مندرجہ بالا نئے الفاظ میں سے کوئی چھ الفاظ اپنی عبارت میں استعمال کیجیے۔

سرگرمی نمبر۴: نیچے دیئے گئے الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

احمد بہت نیک بچہ ہے۔ وہ ہر دم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں وہ بخوبی واقف ہے کہ غصّہ دلانا شیطان کا کام ہے جو اِس کا دوست نہیں بلکہ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ شیطان سے لڑنا کوئی آسان کام نہیں بلکہ بڑی۔۔۔۔۔۔۔ کا کام ہے۔ کل بازار میں احمد کی سائیکل ایک گدھا گاڑی سے ٹکرا گئی۔ کسی نے اس۔۔۔۔۔۔۔۔ کے تحت کہ اُسے شدید چوٹ نہ آئی ہو فوراً ایمبولینس۔۔۔۔ کر لی مگر خدا کا شکر ہوا کہ اسے ہلکی سی۔۔۔۔۔۔۔ آئی۔ گھر پہنچ کر جب اُس نے پوری۔۔۔۔۔۔۔ امّی کو سنائی تو امّی نے اسے سائیکل دھیان سے چلانے کی تنبیہہ کی اور خدا کا شکر ادا کیا۔

دورانِ مطالعہ:

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل کی وجوہات بتایئے۔

(i) شیطان سے ہر فرد کا باہم اتفاق ومحبت سے رہنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

(ii) دینو بابا غصّے میں آپے سے باہر ہوگئے۔

(iii) امّاں برکتے نے پتھر کھینچ کر مارنا چاہا۔

(iv) چوہدری حاکم نے مزارعے اسلم پر حملہ کیا۔

(v) ہر کوئی ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو گیا۔

(vi) ہنستا بستا گاؤں اُجڑ کر رہ گیا۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۶: صحیح یا غلط پر ☆ کا نشان لگایئے۔ اپنے جواب کے لئے عبارت سے دلائل تحریر کیجیے۔

	جملہ	صحیح	غلط	دلائل
i	ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔			
ii	اسد کو شدید غصّہ آ گیا۔			
iii	دینو بابا شہر جا رہے تھے			
iv	دینو بابا امّاں برکتے سے ٹکرا گئے۔			
v	غصّے میں انسان آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔			
vi	فٹ بال کریم کو لگنے کے بجائے دینو بابا کے منہ پر جا کر لگا۔			
vii	دوسرے گاؤں کے چوہدری کے سر پر پتھر لگا۔			
viii	چوہدری حاکم کے مزارعے اسلم سے خوشی سے ملے۔			
ix	چوہدری حاکم نے ہرن کو گولی ماری۔			
x	شیطان نے۔ ہنستے بستے گاؤں کو اجاڑ کر رکھ دیا۔			

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) ابلیس کون ہے؟

(ii) شیطان نے گاؤں کا امن و سکون کیسے تباہ کیا؟

(iii) ابلیس نے اپنے گروہ کو کس مشن پر روانہ کیا اور کیوں؟

(iv) گاؤں کی تباہی کی اصل وجہ کیا تھی؟ مکمل متن اور درست حوالے کے ساتھ تحریر کیجیے۔

(v) آپ کے خیال میں اس کہانی کو پڑھ کر انسان کے کردار میں کیا تبدیلیاں آنے کا امکان ہے؟

(vi) اگر کوئی بچہ شیطانی بہکاوے میں آ کر غلطی کر بیٹھے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

قواعد:

سرگرمی نمبر ۸: سبق سے مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ تلاش کیجیے۔

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
موت		رات		ہدایت یافتہ	

شروع		بزدلی		باخبر	
جنگ		غمگین		ابدی	

مرکب الفاظ:۔ ایسے الفاظ جو دو الفاظ سے مل کر بنیں انھیں مرکب الفاظ کہتے ہیں۔ مثلاً: نشرواشاعت، امن وامان، ذوق وشوق وغیرہ

سرگرمی نمبر۹: سبق میں سے کم از کم پانچ مرکب الفاظ تلاش کیجیے اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۰:

گروپ سرگرمی: ۱۔گاؤں کا حال شیطان کی چال سے قبل ۲۔گاؤں کا حال شیطان کی چال کے بعد

(چار چار طلبا کے گروپ بنا دیے جائیں جس میں وہ اس موضوع پر تبادلہ خیال کریں)

- خیالات مجتمع کرنے کے بعد جال بنایئے۔ پھر فرداً فرداً عبارت تحریر کیجیے۔
- تحریر مکمل کرنے کے بعد اپنی اپنی تحریر کا تبادلہ کیجیے۔

سرگرمی نمبر۱۱: (ایک رول پلے/خاکہ تیار کریں جس میں دو دوستوں کو شیطان بہکاتا ہے۔ ایک بہکاوے میں آجاتا ہے اور دوسرا اللہ کی رحمت سے بچ جاتا ہے۔ طلبا صورتحال خود سوچیں گے)

سرگرمی نمبر۱۲: ''شیطان کی چال'' ایک کہانی ہے۔ اس کہانی کے لیے درج ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔

مرکزی کردار:

کہانی کہاں پیش آئی (مقام):

آغاز	مسئلہ	حل	اختتام

اِس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کہانی کا خاکہ دوبارہ مکمل کیجیے اور اُس خاکہ کی مدد سے کہانی کو دوبارہ تحریر کیجیے۔

اگر اسد شیطان کے بہکاوے میں نہ آتا تو کیا ہوتا؟ کہانی کو اس خیال سے دوبارہ تحریر کیجیے۔

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۱:

(i) آپ بچوں کے کن شعرا کے نام جانتے ہیں؟ تین نام بتائیے؟

(ii) آپ کے خیال میں دیباچہ کیا ہوتا ہے؟

﴿ دیباچہ ﴾

ایسی ہلکی پُھلکی کتاب پر جو چھوٹے بچّوں کے لئے لکھی گئی ہے، دیباچے کا بوجھ نہ پڑنا چاہیے تھا۔ لیکن بچّوں کے ساتھ ان کے والدین اور اساتذہ بھی نتھی ہیں۔ صوفی تبسم کو جو مُصنّف کتاب ہونے کے علاوہ ''والدین'' بھی ہیں اور اُستاد بھی، یہ گوارا نہ ہوا کہ بچّوں کو تو بہلایا جائے اور والدین اور اُستادوں کی پرواہ نہ کی جائے۔ اس لئے قرار پایا کہ وہ بچّوں کو نظمیں سُنائیں اور میں والدین وغیرہ کو باتوں میں لگائے رکھّوں۔ بچوں کا بہلانا سہل ہے، بڑوں کا بہلانا سہل نہیں۔ بچّوں نے تو یہ پڑھا کہ ''ٹوٹ بٹوٹ‘‘ ... بچّوں نے تو یہ پڑھا کہ ''چچّوں چچّوں چاچا گھڑی پہ چوہا ناچا'' اور خوش ہو لئے۔ بڑے کہیں گے۔ چچّوں ہم نے تو کسی لغت میں دیکھا نہیں۔ اور اگر چاچا سے مراد چچا ہے، تو یہ شائستہ لوگوں کی زبان نہیں۔ اور یہ جو گھڑی پر چوہا ناچا تو آخر کیوں؟ اور بہر حال اُس تک بندی کا نتیجہ کیا؟ اِس سے بچّوں کو کون سا سبق حاصل ہوا؟

یہ سب سوال نہایت ہی ذمہ دارانہ سوال ہیں۔ بالفاظ دیگر ان لوگوں کے سوال ہیں جو اپنا بچپن بھلا بیٹھے ہیں۔ یا جو یہ تہیّہ کئے بیٹھے ہیں کہ جن باتوں سے اُن کا بچپن رنگین ہوا تھا وہ اِس دنیا میں اب نہ دہرائی جائیں گی۔ تُک ملانا بے فائدہ بات ہے۔ بوجھوں مارنا چاہئے۔

خدا کا شکر ہے، صوفی تبسم کو ایک ایسی دانائی عطا ہوئی ہے کہ وہ نادانی کی لذّت سے ابھی محروم نہیں ہوئے۔ وہ جانتے ہیں کہ بچّوں کا ذہن وہ عجیب و غریب دنیا ہے جس میں پیڑوں پر ناگ ناچتے ہیں اور بلّیاں بیر کھاتی ہیں اور ٹرٹر موٹر۔ چھم چھم ٹم ٹم میں آہنگ اور لے کی تمام لذتیں سما جاتی ہیں۔ یہ وہ دنیا ہے، جس میں گڑیاں اور جانور اور پرندے اور انسان سب ایک دوسرے کے دوست ہیں اور ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ میں شریک رہتے ہیں۔ گویا سب مخلوق ایک ہی خدا کی مخلوق ہوتی ہے۔ بڑے ہو کر ذہن انسانی ہزار فلسفیانہ کشمکش اور خیال آفرینی کے بعد بھی مشکل سے اس سطح پر پہنچا ہے۔

اس لئے قابلِ رشک ہیں صوفی تبسم کہ بلا تکلف اس رنگین دنیا میں چہچہا رہے ہیں۔ یہ مجموعہ ان کی شاعری میں اتوار کا دن ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھے کہ اس دن وہ بالکل ہی خالی الذہن ہو کر بیٹھے ہیں۔ غور سے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ یہ کام قافیے اور وزن اور الفاظ کی نزاکتوں پر قادر ہوئے بغیر ممکن نہ تھا۔ اِس لئے صوفی تبسم کی شاعرانہ صلاحیت کے شواہد اس میں جا بجا نظر آئیں گے۔

دعا ہے کہ صوفی تبسم کا یہ بچپن ہمیشہ قائم رہے! اور ان کے قدردان ہمیشہ انہیں یہ کہنے کے قابل ہوں کہ

چہل سال عمرِ عزیزت گزشت مزاجِ تو از حالِ طفلی نہ گشت

(چالیس سال میری عمرِ عزیز کے گزر گئے مگر میرے بچپن کی وہ کیفیت ابھی تک نہیں گئی۔)

''پطرس'' دہلی۔ ۵ جون ۱۹۴۶ء

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر ۲: مندرجہ ذیل الفاظ و محاورات کے معنی لکھیے۔

قرار پانا ، سہل ، تُک بندی ، تہیہ کرنا ، بوجھوں مارنا ، دانائی ، خیال آفرینی ، قابلِ رشک ، خالی الذہن ، نزاکت ، شواہد ، قدردان

سرگرمی نمبر ۳: مندرجہ بالا الفاظ میں سے ۶ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

سرگرمی نمبر۴:　اوپر دیے گئے الفاظ میں سے مناسب الفاظ چُن کر عبارت مکمل کیجیے۔

تدریسی عمل کوئی آسان کام نہیں اس کے لیے قابلیت اور صلاحیت درکار ہوتی ہے۔ قابل اساتذہ کی ۔۔۔۔۔۔۔ کی دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے طالب علموں کے لئے سبق کو ۔۔۔۔۔۔۔ بنائیں۔ مستعد اساتذہ کبھی اپنے طالب علموں کو ۔۔۔۔۔۔۔ نہیں مارتے اسی لیے ایسے طالب علم ۔۔۔۔۔۔۔ اور اساتذہ قابلِ عزت ۔۔۔۔۔۔۔ پاتے ہیں۔

سرگرمی نمبر۵:　مندرجہ بالا الفاظ کو پرچیوں پر لکھیے۔ چار چار کے گروہوں میں بیٹھیے اور ایک ایک پرچی اُٹھا کر ۱۰ سے ۱۵ الفاظ پر مبنی جملہ بنائیے۔ ایک دوسرے کے جملے غور سے سنیے اور اصلاح کیجیے۔

دورانِ مطالعہ:

سرگرمی نمبر۶:

(i)　مندرجہ ذیل جملوں کے بارے میں درست کالم میں ''☆'' کا نشان لگائیں۔

	جملے	صحیح	غلط	عبارت میں موجود نہیں
۱	پطرس کے خیال میں بچوں کی کتاب میں دیباچہ نہیں ہونا چاہیے۔			
۲	چھوٹوں کو تو بہلانا چاہیئے مگر بڑوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔			
۳	بڑے بچوں کے بارے میں بہت فکر مند ہوتے ہیں۔			
۴	صوفی تبسم قابلِ رشک ہیں۔			
۵	بڑوں کے خیال میں بچوں پر بوجھ ڈالنے کے اچھے اثرات ہوتے ہیں۔			
۶	کتاب جھولنے صوفی تبسم کی شاعری میں جمعہ کا دن ہے۔			

(ii)　یہ جس کتاب کا دیباچہ ہے وہ کس عمر کے لوگوں کے لئے لکھی گئی ہے؟

(iii)　پطرس نے کتاب کو ہلکا پھلکا کن معنوں میں کہا ہے؟

(iv)　پطرس نے بڑوں کی کس خاص عادت کا ذکر کیا ہے؟

(v)　بڑوں کو بہلانا کیوں آسان نہیں؟

(vi)　آپ کے خیال میں پطرس نے بڑوں کے سوالوں کو ''ذمہ دارانہ سوال'' کیوں کہا ہے؟

(vii)　بچوں کی دنیا بڑوں کی دنیا سے کس طرح مختلف ہوتی ہے؟ ٹی چارٹ سے واضح کیجیے۔

بچوں کی دنیا	بڑوں کی دنیا

(vii)　پہلے پیراگراف میں ''قرار پایا'' سے کیا مراد ہے؟　(الف) ہوگیا　(ب) طے پایا　(ج) قائم ہوا

(viii) سبق میں وہ کون سا فلسفہ بیان کیا گیا ہے جس کو بچے آسانی سے اور بڑے مشکل سے سمجھتے ہیں؟

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۷:

(i) بقول پطرس ''صوفی تبسم رنگین دنیا میں چہچہار ہے ہیں'' آپ کے خیال میں وہ رنگین دنیا کون سی ہے؟

(ii) چوتھے پیراگراف میں ''نادانی کی لذت'' سے پطرس کی کیا مراد ہے؟

قواعد:

سرگرمی نمبر ۸: مندرجہ ذیل جمع کی واحد سبق سے تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
اساتذہ		اسباق		لذائذ	
منظومات		فوائد		الفاظ	
سوالات		مصنفین		کُتب	
لغات		اذہان		اوزان	
نتائج		مخلوقات		مشکلات	

آیئے تخلیق کار بنیں!

(i) لائبریری سے چند کُتب کے دیباچوں کا گروہوں کی صورت میں مطالعہ کیجیے اور مندرجہ ذیل نکات کا جال بنایئے۔

(ii) دیباچہ کتاب کے کس حصّے میں ہوتا ہے؟

(iii) کیا ہر کتاب کا دیباچہ مصنف کے علاوہ کوئی اور لکھتا ہے؟

(iv) دیباچے میں کتاب کے بارے میں کیا معلومات ہوتی ہیں؟

(v) طلبہ/طالبات پانچ پانچ کے گروہوں میں اپنی اُردو کی کتاب کے لئے دیباچہ تحریر کیجیے۔ ہر گروہ اپنی کاوش کو جماعت کے سامنے پیش کرے۔

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ا:

(i) سچ بولنے کے فوائد کا جال بنائیے۔

اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے — لوگ اعتماد کرتے ہیں — عزت ملتی ہے

نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے — سچ بولنے کے فوائد — شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا

اطمینان حاصل ہوتا ہے — لوگ یقین کرتے ہیں

(ii) جھوٹ بولنے کے نقصانات کا جال بنائیے۔

اللہ کی ناراضگی — تعلقات خراب ہوتے ہیں — شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے

گناہوں میں اضافہ — جھوٹ کے نقصانات — ذلت اور رسوائی ہوتی ہے

پچھتاوا — کوئی بھروسہ نہیں کرتا

(iii) جھوٹ کے نقصانات جانتے ہوئے بھی لوگ جھوٹ کیوں بولتے ہیں؟

عادتاً جھوٹ بولتے ہیں۔ () اپنی غلطیوں کو چھپانے کے لیے () دوسروں میں برتری حاصل کرنے کے لیے

(iv) گروہوں کی صورت میں تبادلۂ خیال کیجیے اور جماعت میں وجوہات پیش کیجیے۔

﴿ سچ اور جھوٹ ﴾

آدمی جب بھی اپنے لب کھولے — اُس کو زیبا یہی کہ سچ بولے
سچ ہی ایمان کی علامت ہے — جھوٹ میں غم ہے اور ملامت ہے
سچ سے ہر دم قرار ملتا ہے — مرتبہ و معیار ملتا ہے
زور کتنا ہے سچ کی طاقت میں — عزت و شرف ہے صداقت میں
جھوٹ میں ذلّت و سیاہی ہے — اِس میں مضمر فقط تباہی ہے
جھوٹ دیتا ہے صرف رُسوائی — چھوٹ جاتے ہیں دوست اور بھائی
سچ کے اظہار میں ہے آسانی — اس سے زندہ ہے روحِ انسانی
جھوٹ کی کوئی حد نہیں ہوتی — اور سچائی رد نہیں ہوتی
جھوٹ ہے دھوکا و دغا بازی — راست گو شخص سے خُدا راضی
سچّا انسان سب پہ غالب ہے — اور جھوٹا ہی شر کا طالب ہے

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی تحریر کیجیے۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صداقت	سچائی	غالب	جیتنے والا
ذلّت	بے عزتی / رسوائی	طالب	سائل / مانگنے والا
مضمر	پوشیدہ / چھپا ہوا	فقط	صرف
شرف	عزت	رسوائی	بدنامی / ذلت
رد	انکار / پھیرنا	اظہار	بیاں

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ بالا الفاظ کی مدد سے ایک مربوط عبارت تخلیق کیجیے۔ (کم از کم پانچ)

کسی بھی انسان کی کامیابی کا راز اس کے کردار اور صداقت میں مضمر ہے اور یہ لازم ہے کہ وہ ہمیشہ جھوٹ اور اس کے لوازمات سے بچتا رہے تاکہ ذلّت اور رسوائی سے بچ سکے اور کسی اور کی طرف نظر کرنے کی بجائے فقط اپنے رب کی رضا کا طالب رہے جو کہ اصل کامیابی ہے۔

سرگرمی نمبر۴: اوپر دیے گئے الفاظ میں سے مناسب الفاظ چُن کر عبارت مکمل کیجیے۔

انسان تمام مخلوقات میں معتبر سمجھا جاتا ہے۔ انسان کی عزت کا راز اس کی صداقت میں مضمر ہے۔ جو انسان جھوٹا ہوتا ہے آخر کار اس کی ذلّت یقینی ہے۔ دیکھا جائے تو فقط ایک جھوٹ کی عادت زمانے میں انسان کی رسوائی کے لیے کافی ہے۔ کیونکہ جھوٹے آدمی کی سچی بات کو بھی لوگ رد کرنے لگتے ہیں۔

دورانِ مطالعہ:

سرگرمی نمبر۵: (i) نظم میں سچ بولنے کے فوائد خط کشید کیجیے۔

ایمان کی علامت ، مرتبہ ومعیار ملتا ہے ، عزت وشرف ، اس سے زندہ ہے ، سچ کے اظہار میں آسانی ، راست گو شخص سے خدا راضی ، سچا انسان سب پر غالب ، سچائی کبھی رد نہیں ہوتی

(ii) جھوٹ بولنے سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟ نظم پڑھ کر دائرہ بنائیے۔

جھوٹ دیتا ہے رسوائی اس میں مضمر فقط تباہی جھوٹ میں ذلّت اور سیاہی جھوٹ میں غم اور علامت

اور جھوٹا ہی شر کا طالب ہے چھوٹ جاتے ہیں دوست و بھائی

(iii) راست گو شخص کو سچ بولنے کا سب سے بڑا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

راست گو شخص کو سچ بولنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا رب اس سے راضی ہو جاتا ہے۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۶:

(iii) نظم کے اشعار کی تشریح کیجیے۔

آدمی جب بھی اپنے لب کھولے — اس کو زیبا یہی کہ سچ بولے
سچ ہی ایمان کی علامت ہے — جھوٹ میں غم ہے اور ملامت ہے

حوالہ: مندرجہ بالا بند ہماری اُردو کی درسی کتاب کی نظم ''سچ اور جھوٹ'' سے لیا گیا ہے۔ جس کے شاعر عدنان دانش ہیں۔

تشریح: اس بند میں شاعر یہ نصیحت کر رہے ہیں کہ انسان کو ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔ کوئی بھی موقع ہو ہمیشہ سچ بولے کیونکہ انسان کو یہ زیبا نہیں دیتا کہ وہ جھوٹ بولے سچ انسان کے ایمان کی علامت ہے یعنی جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ جھوٹ بول ہی نہیں سکتا اس لیے کہ اُسے یقین ہوگا کہ اسے اپنے ہر عمل کی جواب دہی کرنی ہے۔ اور جھوٹ بول کر سوائے رسوائی اور پچھتاوے کے کچھ حاصل نہیں انسان کا جھوٹ ظاہر ہونے پر افسوس اور شرمندگی ہی اُٹھانی پڑتی ہے

سچ سے ہر دم قرار ملتا ہے — مرتبہ و معیار ملتا ہے
زور کتنا ہے سچ کی طاقت میں — عزت و شرف ہے صداقت میں

تشریح: اس بند میں شاعر سچ کے فائدے گنوار ہے ہیں کہ سچ بولنے کے فائدے ہی فائدے ہیں۔ سچ بولنے والا ہمیشہ مطمئن اور پر سکون رہتا ہے۔ نا صرف وہ خود مطمئن رہتا ہے۔ لوگ بھی اس کی عزت کرتے ہیں اُس پر اعتماد و بھروسہ کرتے ہیں۔ سچ کی اتنی طاقت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں محبت و قدر بڑھا دیتا ہے۔ لوگ ایسے فرد کی بات پر یقین کرتے ہیں اور اپنے معاملات میں اُسے شامل کرتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا میں عزت اور شرف اُسی کو ملتا ہے جو شخص ہر دم سچ بولتا ہے۔

جھوٹ میں ذلّت اور سیاہی ہے — اس میں مضمر فقط تباہی ہے
جھوٹ دیتا ہے صرف رسوائی — چھوٹ جاتے ہیں دوست اور بھائی

تشریح: مندرجہ بالا بند میں شاعر جھوٹ بولنے کے نقصانات گنوار ہے ہیں کہ جھوٹ بولنے میں انسان کو صرف نقصان ہی ہوتا ہے ایسا شخص لوگوں میں بھی رسوا ہوتا ہے۔ جھوٹے شخص سے اعتماد ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دوست احباب یہاں تک کہ رشتہ دار بھی اس سے کتراتے ہیں کیونکہ ایسے انسان کا کچھ اعتبار نہیں رہتا۔ گویا جھوٹ بول کر انسان خود کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

سچ کے اظہار میں ہے آسانی — اس سے زندہ ہے روحِ انسانی
جھوٹ کی کوئی حد نہیں ہوتی — اور سچائی کبھی رد نہیں ہوتی

تشریح: اس بند میں شاعر فرمار ہے ہیں کہ سچ بولنا آسان ہوتا ہے دس مرتبہ بھی کوئی پوچھے تو ہر مرتبہ ایک ہی بات ہوگی اور یاد بھی ہوگی جب کہ جھوٹ ہر بار بدل جاتا ہے اور ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے ہر دفعہ نیا جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ سچ ہی کی بدولت انسانیت کے رشتہ قائم ہیں اور سچ کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ سچ انسان کو ناکامی سے بچاتا ہے اور اپنے شہسوار کو کبھی گرنے نہیں دیتا۔ سچ ہی انسانیت کا معیار ہے۔ جو سچ نہیں بولتا انسانیت کے معیار سے گر جاتا ہے۔

جھوٹ ہے دھوکہ و دغا بازی — راست گو شخص سے خدا راضی
سچا انسان سب پر غالب ہے — اور جھوٹا ہی شر کا طالب ہے

تشریح: جھوٹا شخص وظاہر تو جھوٹ بول کر دوسروں کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے کیونکہ وہ جھوٹ بول کر دوسروں کی نظروں میں گرتا ہے اور اللہ کی بھی ناراضگی مول لیتا ہے اور اپنے گناہوں میں اضافہ کرتا ہے۔ اس کے برعکس سچے انسان کی دنیا میں بھی عزت ہوتی ہے اور لوگ قدر کرتے ہیں اور اللہ کی بارگاہ میں کامیاب ہوتا ہے۔ جھوٹا شخص گویا خود شر کو دعوت دیتا ہے جبکہ سچا انسان اپنی سچائی کی بدولت ہمیشہ غالب رہتا ہے۔

(iv) نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

اس نظم میں شاعر یہ پیغام دے رہے ہیں کہ انسان کو ہمیشہ سچ بولنا چاہیے اور جھوٹ سے بچنا چاہیے کیونکہ دنیا و آخرت کی کامیابی سچ بولنے میں ہے اور جھوٹ کی وجہ سے دنیا و آخرت کی ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

قواعد:

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادفات تحریر کیجیے۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
لب	ہونٹ	ذلّت	رسوائی	شر	برائی
راست گو	صادق	غم	صدمہ	دھوکہ	دغا
علامت	نشانی	صداقت	سچائی	طالب	سائل
شرف	عزت	تباہی	بربادی	اظہار	بیان

آیئے تخلیق کار بنیں!

تخلیقی کام:

نظم کے پیغام کو اپنے چھوٹے بھائی کے نام خط کی صورت میں تحریر کیجیے۔

سی۔۲۰ بلاک 'اے'

نارتھ ناظم آباد،

کراچی۔

۲۳۔۰۱۔۲۰۱۹ء

میرے عزیز بھائی،

السلامُ علیکم!

تمہارا خط ملا پڑھ کر بہت تسلّی ہوئی کہ تم ہاسٹل میں خیریت سے ہو۔ یہاں ہم بھی خیر و عافیت سے ہیں۔

آج ہمارے اُستاد نے ہمیں سچ اور جھوٹ کے بارے میں ایک بہت پیاری نظم پڑھائی۔ میں نے سوچا کہ خبر کو آگے بڑھانا چاہیے، اسی لیے تمہیں خط لکھ رہا رہی ہوں۔ ہمارے اُستاد نے ہمیں سمجھایا کہ کسی بھی انسان کے ایمان کا ثبوت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سچ بولتا ہو۔ سچ انسان کو سکون اور اطمینان بخشتا ہے اور معاشرے میں سچے شخص کی عزت ہوتی ہے لوگ ایسے شخص پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ سچ بولنا آسان ہوتا ہے کیونکہ اسے یاد نہیں رکھنا پڑتا۔ سچی بات اپنے آپ کو منوا کے رہتی ہے اور ہمیشہ جھوٹ پر غالب رہتی ہے۔

دوسری جانب جھوٹ انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا۔ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے انسان کو کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ جھوٹے شخص کی معاشرے میں کوئی عزت نہیں کرتا بلکہ اس کے حصّے میں ذلّت اور رسوائی کے سوا کچھ نہیں آتا۔

میرے بھائی میرے اُستاد نے یہ بھی سمجھایا کہ رب کو راضی کرنا ہمارا فرض ہے اور اب سچ بولنے سے راضی ہوتا ہے نا کہ جھوٹ بولنے سے۔ میں نے تو آج سے فیصلہ کر لیا کہ سدا سچ بولوں گا ر بولوں گی۔ انشاءاللہ۔

اُمید کرتا ہوں کہ تم بھی ان باتوں سے سبق لو گے اور پکّا ارادہ کر لو گے کہ ہمیشہ سچ ہی بولو۔

اپنا بہت خیال رکھنا۔ امّی ابّا تمہیں دُعا دے رہے ہیں۔ اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔

فقط

تمہاری بہن رتمہارا بھائی

قبل از مطالعہ:

سرگرمی نمبر۱: جوڑوں کی صورت میں دس منٹ کے اندر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) بچوں کے لیے کون سے دو رشتے بے انتہا اہم ہوتے ہیں؟

والدین کا رشتہ بچوں کے لیے بے حد اہم ہوتا ہے۔

(ii) ان دو رشتوں کے بارے میں اگر آپ کو کوئی حدیث یا آیت یاد ہے تو تحریر کیجیے؟

اللہ کا ارشاد ہے (مفہوم) ماں باپ میں سے دونوں یا کوئی ایک بڑھاپے کی حالت میں تمہارے پاس ہو تو انھیں اُف تک نہ کہو اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو۔

(iii) ان کاموں کا جال بنائیے جو یہ دونوں ہمارے لیے کرتے ہیں۔

ہمارے آرام کا خیال رکھتے ہیں۔ مال خرچ کرتے ہیں تربیت خدمت ضروریات کا انتظام

خواہشات کی تکمیل

(iv) ان کی ہماری زندگی میں کیا اہمیت ہے اور ہمیں ان کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

والدین کے بغیر ہماری زندگی نامکمل ہے کیونکہ صرف ایک یہ ہی ایسا رشتہ ہے جو مخلص اور بے غرض ہوتا ہے۔ ہمیں بھی والدین کی ایسے ہی خدمت کرنی چاہیے جیسے کہ وہ ہماری کرتے ہیں۔

﴿ ثمینہ کی صبح ہوگئی ﴾

ثمینہ اچھل کر بستر سے نکلی اور برق رفتاری سے تیار ہوگئی۔ آج تو اسے اپنی ہم جماعت سہیلیوں کے ساتھ پکنک پر جانا تھا۔ خوشی کے مارے اس کی باچھیں کھل رہی تھیں۔ خلافِ عادت، اس نے رات میں ہی اپنا بستہ تیار کر لیا تھا۔ اسکول سے ملنے والے ہدایت نامے میں درج ہدایات کے عین مطابق، اس نے بڑے اہتمام سے تمام اشیا کو بستے میں ڈالا تھا۔ تیار ہوتے ہی اس نے اپنا بھاری بھرکم کتھئی اور ہرا بستہ کاندھے پر لادا اور تیزی سے کھانے کے کمرے کی جانب روانہ ہوئی۔ آج نہ جانے کیوں اسے صبح ہی صبح بے حد بھوک لگ رہی تھی۔ میز پر پہنچی تو ناشتہ پہلے ہی سے تیار رکھا تھا۔ اس نے جھٹ سے سینڈوچ کے طرف ہاتھ بڑھایا۔ 'یہ کیا؟' سینڈوچ تو لکڑی کی طرح سخت ہو رہا تھا۔ اس نے جونہی ایک نوالہ منہ میں ڈالا تو وہ پاپڑ کی طرح کڑکڑانے لگا۔ اس نے چاہا کہ حسب عادت کچھ کھائے پیئے بغیر ہی چلی جائے مگر بھوک کی شدت سے اس کی انتڑیاں بلبلا رہی تھیں۔ اسے اپنے پیٹ میں گرہ لگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ایسے میں اسے پاپڑ سینڈوچ ہی غنیمت لگا۔ پھر اس نے سوچا کہ کیوں نہ اسے چائے میں ڈبو کر کھایا جائے۔ چائے کی پیالی کو چھوتے ہی اسے احساس ہوا کہ وہ یخ ٹھنڈی تھی۔ جیسے تیسے اس نے پاپڑ سینڈوچ اور شربت کی مانند ٹھنڈی چائے کو حلق سے اتارا، بستہ گھسیٹا اور لڑکھڑاتی ہوئی دروازے کی جانب چل دی۔ یکا یک اسے یوں لگا کہ دروازے کے عین اوپر دیوار پر آویزاں گھڑیال اسے منہ چڑا رہا ہے۔ 'یہ کیا؟' اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ گھڑیال پرانا ضرور تھا مگر اس نے آج سے پہلے کبھی غلط وقت نہیں بتایا تھا۔ اس نے بے یقینی سے ایک بار پھر گھڑیال کو غور سے دیکھا۔ اس وقت گھڑیال دن کے دس بجا رہا تھا۔ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، اس کا بلیوں اچھلتا دل دھک سے رہ گیا۔ اشک آلود آنکھوں کو صاف کرنے کی غرض سے جب اس نے جھپکا تو دو موٹے موٹے آنسو لڑھکتے ہوئے اس کے پاؤں کے پاس قالین میں جذب ہوگئے۔ اس نے اپنی سسکی دباتے ہوئے اپنے آپ سے پوچھا، 'امّی نے مجھے وقت پر کیوں نہیں جگایا؟'

اس سوال کے ساتھ ہی چشمِ زدن میں اس کی نظروں کے سامنے کل رات کا واقعہ گھوم گیا۔ اور صبح سے ہونے والے تمام غیر معمولی واقعات کی وجہ اس پر

منکشف ہوگئی۔ دراصل، ثمینہ اپنے والدین کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی ہونے کی وجہ سے کافی خودسر اور منہ پھٹ واقع ہوئی تھی۔ کل رات جب وہ اپنی امّی کی گود میں سر رکھے فائزہ قریشی کی مختصر کہانیوں کی نئی انگریزی کتاب پڑھ رہی تھی تو اس کی امی نے بڑے پیار سے اس کے گھنگریالے بالوں کو پیشانی سے ہٹاتے ہوئے یاد دلایا، 'بیٹا، کل پکنک کی وجہ سے تمھیں جلدی اٹھنا ہوگا اس لیے جلدی سو جاؤ۔ اور صبح میری ایک آواز پر اٹھ جانا۔ دیکھو مجھے تنگ نہ کرنا۔' آخری بات ابھی ان کے منہ میں ہی تھی کہ وہ فوراً اُٹھی اور پاؤں پٹختی ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل دی اور انتہائی ترش لہجے میں بولی، 'آپ مجھے مت اٹھائیے گا میں خود ہی اٹھ جاؤں گی۔ امی کی آنکھوں میں لہراتے آنسوؤں کو نظرانداز کرکے وہ بڑی بے اعتنائی سے چلی گئی۔ کمرے میں جا کر وہ بہت دیر تک اپنا بستہ تیار کرتی رہی اور بالآخر بستر پر گری اور پکنک کے سپنوں میں ایسی کھوئی کہ صبح اس کی آنکھ ہی نہ کھلی۔ اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ ایک جانب پکنک پر نہ جا سکنے کا غم تھا اور دوسری جانب امی کو ناراض کر دینے کا دکھ۔ فرطِ غم سے نڈھال ہو کر وہ زمین پر بیٹھ گئی اور اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ اس کا ضمیر اسے کچوکے دے رہا تھا اور مسلسل آوازیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں، 'اور کرو اپنی امّی کو تنگ، اور خود مختار ہونے کی کوشش کرو!' ان آوازوں سے اس کے کان سُن ہو رہے تھے اور دل بیٹھا جا رہا تھا۔ اور پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی یہاں تک کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ اچانک اس کی امی کی آواز نے اسے جھنجوڑ دیا۔ وہ سسکتی ہوئی امی سے لپٹ گئی اور ہچکیوں کے درمیان کہنے لگی، 'امی خدارا مجھے معاف کر دیں۔ میرے لیے اتنی ہی سزا کافی ہے۔ امّی میں جنت میں جانا چاہتی ہوں میں آپ کو اور اپنے رب کو راضی کرنا چاہتی ہوں۔' اچھا، اچھا، ٹھیک ہے اگر تمھیں احساس ہو گیا ہے تو یہی کافی ہے۔ اب فوراً اُٹھو، نماز پڑھو اور جلدی سے تیار ہو کر آؤ، ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔'' کیا؟' وہ حیرت زدہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے امی کو تکنے لگی۔

ذخیرۂ الفاظ:

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے اُردو اور انگریزی معنی تحریر کیجیے۔

الفاظ	معنی	انگریزی	الفاظ	معنی	انگریزی
عین مطابق	ضرورت کے مطابق	according to need	کتھئی	بھورا، مٹیالا	Brown
گھڑیال	بڑی گھڑی	wall clock	جانب	کی طرف	To ward
نظرانداز کرنا	توجہ نہ دینا	Ignor	ترش	چڑچڑا ہونا	Rude
حسبِ عادت	عادت کے مطابق	Habitual	خود مختار	آزاد	Independent
غیر معمولی	معمول کے خلاف	Exceptional	آویزاں	لٹکانا	Hanging
یخ ٹھنڈی	بہت ٹھنڈی	Cool	منکشف ہونا	ظاہر ہونا	Revealed

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ اور محاوروں کے معنی تحریر کیجیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
برق رفتاری	بجلی کی طرح تیز رفتار	ہدایت نامہ	کسی کام کے اُصول و ضوابط کی تحریری شکل	منہ چڑانا	کسی کو تنگ کرنے کے لیے منہ بنانا
انتڑیوں کا بلبلا اٹھنا	بھوک کی وجہ سے پیٹ میں درد ہونا	باچھیں کھلنا	نہایت خوش ہونا	چشمِ زدن میں	فوراً

فرطِ غم سے نڈھال ہونا	غم کی زیادتی سے کمزور ہوجانا	اشک آلود	آنسو بھر جانا	بے اعتنائی	بے پروائی

سرگرمی نمبر۴: ایک مربوط عبارت تحریر کیجیے اور مندرجہ بالا نئے الفاظ میں سے کوئی ۶ الفاظ اپنی عبارت میں استعمال کیجیے۔

احمد اور علی اسکول کی چھٹی ہوتے ہی گھر کی جانب روانہ ہوئے مگر آج جب وہ دونوں گھر کے دروازے پر پہنچے تو گلی میں غیر معمولی ہلچل نظر آئی، دونوں جلدی جلدی دروازے پر پہنچے اور ہلچل کو نظر انداز کرتے ہوئے گھر میں داخل ہوگئے۔ احمد نے فریج سے یخ ٹھنڈی بوتل نکالی اور پانی پینے بیٹھ گیا۔ مگر علی نے سلام کے بعد کھانے کی دہائی دینا شروع کردی کیونکہ بھوک سے اس کی انتڑیاں بلبلا رہی تھیں۔

اور امّی نے حسبِ عادت مسکراتے ہوئے گرم گرم کھانا دسترخوان پر رکھا کھانا دیکھتے ہی دونوں کی باچھیں کھل گئیں کیونکہ کھانا دونوں کی پسند کے عین مطابق تھا۔

سرگرمی نمبر۵: عبارت میں دیئے گئے الفاظ یا محاوروں کی مدد سے مکمل کیجیے۔

بے اعتنائی	تُرش	حسبِ عادت	برق رفتاری
چشم زدن میں	نظر انداز	باچھیں کھلنا	فرطِ غم سے نڈھال ہونا

علی کے ابّو نے اُسے نئی سائیکل دلائی۔ سائیکل کو دیکھ کر علی کی باچھیں کھل گئیں۔ کچھ ہی دنوں میں علی کی سائیکل کی برق رفتاری کا چرچا پورے محلے میں ہونے لگا۔ تمام ہی لڑکے اس کی سائیکل چلانا چاہتے تھے۔ مگر علی سب کو ----------- کرتا ہوا ان کے پاس سے گزر جاتا۔ اگر کوئی اس کی سائیکل کو چھوتا تو وہ انتہائی ترش لہجے میں ان کو روکتا۔ غرور و تکبر سے اس کی گردن تو جیسے اکڑ ہی گئی تھی۔ ہر شام وہ سائیکل لے کر نکلتا اور چشمِ زدن غائب ہو جاتا۔ ایک شام حسبِ عادت وہ تیزی سے سائیکل چلا رہا تھا کہ یکایک گلی کی نکڑ سے ایک گاڑی اس کے سامنے آگئی اور وہ ہوا میں لہراتا ہوا زمین پر آگرا۔ گلی کے وہی دوست جو پچھلے کئی دنوں سے اس کی بے اعتنائی سے پریشان تھے آگے بڑھے اور اسے اٹھا کر ایک قریبی ہسپتال لے گئے۔ ایک دوست اس کے گھر گیا اور اس کی امّی کو حادثے کے بارے میں مطلع کیا۔ ہسپتال کا نام سنتے ہی اس کی امّی فرطِ غم سے نڈھال ہوگئیں۔

دورانِ مطالعہ:

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل کی وجوہات بتایئے۔

(i) ثمینہ صبح صبح خوش اور پر جوش تھی۔

ثمینہ صبح صبح اس لیے خوش تھی کیونکہ اسے پکنک پر جانا تھا۔

(ii) اسے بہت زیادہ بھوک لگ رہی تھی۔

ثمینہ چونکہ دیر سے اُٹھی تھی اس لیے اسے بھوک لگ رہی تھی۔

(iii) ناشتہ ٹھنڈا تھا۔

ظمینہ دیر سے اُٹھی تھی اس وجہ سے ناشتہ ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

(iv) ثمینہ کو لگا کہ گھڑیال اسے منہ چڑا رہا ہے۔

ثمینہ کو ایسا اس لیے لگا کیونکہ دیر ہوجانے کے باعث وہ پکنک پر نہ جاسکی تھی۔ اور اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اتنی دیر ہو چکی ہے۔

(v) اس کا جوش بھرا دل دھک سے رہ گیا۔

جب اُسے احساس ہوا کہ وہ بہت دیر سے اُٹھی ہے تو پکنک پر جانے کی خوشی ختم ہوگئی اور اس کا جوش سے بھرا دل دھک سے رہ گیا۔

(vi) وہ غم سے نڈھال ہوئی جا رہی تھی۔

پکنک پر نہ جانے کی وجہ سے اور امّی سے بدتمیزی کرنے کی وجہ سے وہ غم سے نڈھال ہو رہی تھی۔

(vii) وہ اپنی والدہ کو حیرت زدہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

ثمینہ اس لیے حیرت زدہ نظروں سے امّی کو دیکھنے لگی کہ وہ اسے صبح وقت پر جگا رہی تھیں۔

(viii) ثمینہ کے ایسے دُرشت روّیے کے باوجود امّی نے اسے پیار سے جگایا۔

ثمینہ اپنے والدین کی اکلوتی اور لاڈلی اولاد تھی اس وجہ سے اس کی امّی نے اسے پیار سے جگایا۔ ماؤں کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ وہ بچوں کی غلطیوں کو معاف کر دیتی ہیں۔

(ix) وہ کمرے کی جانب پاؤں پٹختے ہوئے گئی۔

امّی کے ثمینہ کو نصیحت کرنے پر کہ وہ جلد سو جائے اور صبح وقت پر اُٹھ جائے اسے غصہ آ گیا اور وہ پاؤں پٹختے ہوئے کمرے کی جانب چلی گئی۔

(x) وہ امّی سے لپٹ کر معافی مانگنے لگی۔

ثمینہ کو جب اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تو وہ امّی سے لپٹ کر معافی مانگنے لگی۔

بعد از مطالعہ:

سرگرمی نمبر ۷: صحیح، غلط یا معلوم نہیں پر ☆ کا نشان لگائیے۔ اپنے جواب کے لئے عبارت سے دلائل تحریر کیجیے۔

	جملہ	صحیح	غلط	معلوم نہیں	دلائل
i	ثمینہ وقت پر اٹھ گئی تھی۔	صحیح			امّی نے ثمینہ کو وقت پر جگایا تھا، انھوں نے کہا جلدی سے تیار ہو کر ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔
ii	ثمینہ پکنک پر نہ جا سکی۔		غلط		وہ خواب دیکھ رہی تھی ''اچانک اس کی امّی نے اسے جھنجھوڑ کر اُٹھایا۔''
iii	بستہ بھاری تھا۔	صحیح			ثمینہ نے اسکول سے ملنے والے ہدایت نامہ کے مطابق تمام اشیاء کو بستے میں ڈالا تھا۔
iv	ثمینہ اپنے سیدھے بالوں کی چوٹی بنائے رکھتی۔			معلوم نہیں	ثمینہ کے بال گھنگھریالے تھے مگر چوٹی سے متعلق سبق میں درج نہیں
v	ثمینہ کے چار بہن بھائی تھے۔		غلط		ثمینہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔
vi	ثمینہ کو فائزہ قریشی کی لکھی ہوئی کتابیں بہت پسند تھیں۔	صحیح			ثمینہ فائزہ قریشی کی مختصر کہانیوں کی نئی کتاب پڑھ رہی تھی۔

vii	ثمینہ کی بہت سی سہیلیاں تھیں۔	صحیح			ثمینہ کو آج اپنی ہم جماعت سہلیوں کے ساتھ اسکول جانا تھا۔
viii	ثمینہ کو پکنک پر جا کر لوڈو کھیلنا اچھا لگتا تھا۔			معلوم نہیں	سبق میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔
ix	ثمینہ کو دو باتوں کا دکھ تھا۔	صحیح			۱: امّی کو ناراض کر دینے کا دکھ تھا۔ ۲: پکنک پر نہ جانے کا غم تھا۔
x	امّی نے ثمینہ کو معاف کر دیا۔	صحیح			امّی نے کہا: اچھا ٹھیک ہے اگر تمھیں احساس ہو گیا ہے تو یہی کافی ہے۔

سرگرمی نمبر ۸: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) ثمینہ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ اسے پکنک کے لیے بستے میں کیا رکھنا ہے؟

ثمینہ کو اسکول سے ایک ہدایت نامہ ملا تھا جس میں پکنک پر لے جانے والی اشیاء درج تھیں۔

(ii) امّی نے اسے وقت پر کیوں نہیں جگایا تھا؟

امّی نے ثمینہ کو وقت پر جگایا تھا مگر اسے خواب میں لگا کہ اسے دیر ہو گئی ہے اور امّی نے اُسے وقت پر نہیں جگایا۔

(iii) صبح کا واقعہ خواب تھا یا حقیقت؟

صبح کا واقعہ خواب تھا۔

(iv) آپ کے خیال میں اس دن کے بعد ثمینہ کے کردار میں کیا تبدیلیاں آنے کا امکان ہے؟

میرے خیال میں ثمینہ آئندہ اپنے والدین سے بدتمیزی اور سخت لہجے میں بات نہیں کرے گی۔

(v) اگر کوئی بچہ ماں باپ کی نافرمانی کرے یا ان سے بدتمیزی کر بیٹھے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

اگر کسی بچے سے ماں باپ کی نافرمانی ہو جائے تو اسے والدین سے فوراً معافی مانگنی چاہیے اور اپنی غلطی پر توبہ کرنی چاہیے اور اس کو دوبارہ ایسی غلطی سے بچنا چاہیے۔

سرگرمی نمبر ۹: خانوں میں نمبر لکھ کر مندرجہ ذیل جملوں کو کہانی کے مطابق ترتیب دیجیے۔

۹	اور پھر اس نے امّی سے معافی مانگ لی۔	
۳	اگلے روز اسے پکنک پر جانا تھا۔	
۱	ثمینہ ایک خودسر لڑکی تھی۔	
۸	وہ اپنی امّی سے لپٹ کر اور زیادہ رونے لگی۔	
۵	پریشانی کے عالم میں وہ زاروقطار رونے لگی۔	
۲	ایک دن اس نے اپنی امّی سے بدتمیزی کی۔	
۱۰	امی نے اسے معاف کر دیا اور کہا کہ ناشتے کے لیے جلدی آؤ۔	

	خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ وہ جلدی اٹھ کر ناشتہ کر رہی ہے۔
٦	یکا یک اسے امّی نے جھنجوڑا۔
۷	ثمینہ حیران و پریشان امی کو تکنے لگی۔
۴	ناشتے کے بعد اسکول جانے لگی تو معلوم ہوا کہ دن کے دس بج رہے ہیں۔

سرگرمی نمبر۱۰: ثمینہ کی کردار نگاری مندرجہ ذیل خاکہ کے مطابق کیجیے۔

یاد رکھیے۔

کردار کی خصوصیات کہانی میں پیش آنے والے واقعات کے نتیجے میں کردار کے محسوسات، عادات، رویے، ردِعمل، الفاظ اور خیالات سے ظاہر ہوتے ہیں۔

شخصی خاکہ

کردار کا نام: ثمینہ

کردار کی ظاہری رشخصیت کی خصوصیات

خصوصیات	۱: خودسر	۲: بدمزاج	۳: لاپرواہ رغیر ذمہ دار
عبارت سے ملنے والے شواہد	ثمینہ اپنے والدین کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی ہونے کی وجہ سے کافی خودسر اور منہ پھٹ واقع ہوئی تھی۔	انتہائی ترش لہجے میں بولی آپ مجھے مت اُٹھایئے گا میں خود ہی اُٹھ جاؤں گی۔	خلافِ عادت اس نے اپنا بستہ تیار کرلیا تھا۔
(صفحہ نمبر کے ساتھ درج کیجیے)	۵۱	۵۱	۵۰

- خیالات مجتمع کرنے کے لیے جوڑوں کی صورت میں جال بنایئے۔ پھر فرداً فرداً عبارت تحریر کیجیے۔
- تحریر مکمل کرنے کے بعد اپنی اپنی تحریر کا تبادلہ کیجیے۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

"ثمینہ کی صبح ہوگئی" ایک کہانی ہے۔ اس کہانی کے لیے مندرجہ ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔

مرکزی کردار:

کہانی کہاں پیش آئی (مقام): گھر

آغاز	مسئلہ	حل	اختتام
خواب سے ہوا	پکنک پر نہ جاسکی۔ خودسر اور بدتمیز تھی۔	غلطی کا احساس ہو گیا خواب سے بیدار ہوئی	والدہ سے معافی مانگ لی۔

سرگرمی نمبر۵ میں دی گئی کہانی کا خاکہ بنائیے اور کہانی کو مکمل کیجیے۔

سرگرمی نمبر۱۱: ''لالچ بُری بلا ہے'' کے موضوع پر کہانی کا خاکہ بنائیے اور پھر خاکہ کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے۔

سرگرمی نمبر۱۲: تفہیم

مندرجہ ذیل عبارت کا مطالعہ کیجیے اور سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

کوئی اگر نرم لہجے میں بات کرتا ہے تو سُننے والے کو اچھا لگتا ہے۔ نرم لہجہ آپ کی بات کو پر اثر بنا دیتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نرمی اختیار کرو کیونکہ نرمی جس کام میں ہوتی ہے اُس کو خوب صورت بنا دیتی ہے اور جس کام میں سختی (یعنی بدسکونی) ہوتی ہے تو اُس کو بدصورت بنا دیتی ہے۔ (مسلم)

گو کہ ہمیں ہر ایک سے نرمی سے بات کرنے چاہیے لیکن ماں باپ سے گفتگو کرتے ہوئے خاص طور پر اپنے لہجے کو نرم رکھنا چاہیے۔

یاد رکھیے کہ حقوق و فرائض کا نظام دو طرفہ ہوتا ہے یعنی ایک کے حقوق دوسرے کے فرائض ہوا کرتے ہیں۔ ماں باپ ہماری ہر ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں ہمارا خیال رکھتے ہیں۔ ہمیں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو وہ اپنا آرام و سکون سکھ چین ہماری راحت کے لیے قربان کر دیتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ان سے نرمی سے پیش آئیں اور ان کی بات پر توجہ دیں۔ ہمارے اس عمل سے ہمارے والدین ہم سے خوش ہوں گے اللہ ہم سے راضی ہوگا۔

(i) نرم لہجے کے دو فوائد تحریر کیجیے۔

(ii) کام کی خوب صورتی یا بدصورتی کا انحصار کس چیز پر ہے؟

(iii) والدین سے خاص طور پر کیوں نرمی سے بات کرنی چاہیے؟

(iv) خدا کو راضی کرنے کا ایک طریقہ تحریر کیجیے۔

دی انسپریشن ماڈل اسکول کے جماعت پنجم کے بچوں کے کام کے نمونے

نظم سچ اور جھوٹ

احمد جماعت پنجم کا طالبعلم ہے اور وہ اپنی قابلیت کی وجہ سے تمام بچوں پر غالب رہتا تھا اسکی وجہ سے اس کو پورے اسکول میں شرف حاصل تھا۔ اس میں چند برائیاں بھی تھیں۔ جب کوئی اُسے مشورہ دیتا تو ہمیشہ اسے رد کر دیتا تھا۔ جو اسے مشورہ وہ اسے رسوا کر دیتا۔ والدین نے اسے بہت سمجھایا مگر اس نے ایک نہ سنی اور آہستہ آہستہ وہ گندہ بچہ بن گیا پھر لوگوں نے سوچا جیسے وہ ہمیں بدنام کرتا ہے ویسے ہی ہم بھی اس کی ذلت اور رسوائی کریں گے۔

چاند اور تارے

سارہ کو رات میں نیند نہیں آ رہی تھی۔ تو وہ چھت پر چلی گئی۔ وہ فلک پر چمکتے تاروں اور قمر کو دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے چلی گئی اور وہ جلد ہی سو گئی۔ اس کی آنکھ سحر 7 بجے کُھلی۔ تو وہ اپنی دوست کے ساتھ باہر کھیلنے گئی۔ پھر اچانک اس پاؤں پر ایک حجر لگا تو وہ گھر واپس آ گئی۔ شام کو وہ لوگ قائداعظم کے مزار گئے وہاں قائداعظم کی قدیم زمانے کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ اُنھوں نے وہاں پر بہت مزے کئے اور رات میں گھر واپس آ گئے۔ وہ سب بہت تھک گئے تھے تو اس کی آنکھ جلدی لگ گئی۔

حمد

جس نے دی ہے مجھے زباں

ہے لازم کہ کروں اس کی ثنا بیاں

یہ ہرے بھرے شجر

وہ ڈالیوں پر لگے ثمر

ثمینہ کی صبح ہوئی

اسکول کی چھٹی ہوتے ہی سارہ اور فاطمہ نے انتہائی برق رفتاری سے گھر کا رخ کیا۔ جب سارہ گھر پہنچی تو بھوک کی وجہ سے اس کی انتڑیاں بلبلا رہی تھیں۔ اسکی والدہ نے چشمِ زدن میں اسے کھانا دیا۔ شام میں حسبِ عادت وہ اپنی سہیلی کے گھر کھیلنے گئی۔ اپنی سہیلی کو دیکھتے ہی اس کی باچھیں کھل گئیں۔ لیکن جب وہ گری تو اس کی سہیلی نے اس کو منہ چڑایا اور وہ اداس ہوگئی۔

اللہ کے کرم سے ناگاہ کالے ابر آنے لگے۔ پھر کالے ابر رحمت دیکھ کر سب کے دل کی کلی کھل گئی سب بارش کے لیے بے تاب ہو رہے تھے پھر برسات آئی تو سب لوگ انتہائی خوش ہو گئے سب لوگ چھوٹا ہو یا بڑا اپنی چھت پر جا کر نہانے لگے نانا، نانی ابو بھی آ گئے تھے امّی نیچے پکوڑے بنا کر جلدی سے اوپر آ گئی اللہ کے کرم سے جھڑے ہوئے دوبارہ کھلکھلانے لگے اور سب کی یاس اللہ کے کرم سے ختم ہوگئی اور سب کی باچھیں کھل گئیں یہ آس ہے کہ موسم ایسا ہی رہے گا۔

دی انسپریشن اسکول

۱۳۱ کتوبر ۲۰۱۸

اعیان بھائی

اسلام علیکم

الحمدللہ میں خیریت سے ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ اور امی ابو بھی خیریت سے ہوں گے۔ ماں علی نے خط لکھا تھا جس میں تمہاری جھوٹ کی شرارت کے بارے میں بتایا تھا اعیان تم بہت جھوٹ بولنے لگے ہو۔ اعیان اگر میں آپ کو جھوٹ کے نقصان بتاؤں گی تو آپ کبھی جھوٹ نہیں بولو گے اور سچ کے فائدے ہیں اگر آپ جھوٹ بولو گے تو سب کا بھروسہ ٹوٹ جائے گا۔ کوئی آپ پر یقین نہیں کرے گا۔ جھوٹ اور غیبت کرنا سب سے بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان اللہ لا یھدی من ھو کذب کفار۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکرِ حق ہو۔

بہت زمانے پہلے کی بات ہے ۔شہر سے دور ایک گھنا جنگل تھا اس جنگل میں طرح طرح کے جانوروں کا بسیرا تھا۔ جنگل کے مشرق کی طرف ایک غار کے قریب ایک مکڑے کی رہائش تھی جہاں وہ آرام وسکون کی زندگی بسر کر رہا تھا۔

شام کا وقت تھا سورج کی آب وتاب میں کمی آ چکی تھی۔ مکڑے کو بھوک ستانے لگی تو وہ بے قرار ہو کر ادھر ادھر اڑتے حشرات کو دیکھنے لگا یکدم اس کی نظر ایک مکھی پر پڑی تو اس نے اسے اپنے جال میں پھنسانے کا عزم کیا اور مکھی سے مخاطب ہوا۔

مکڑا: (مسکراتے ہوئے) بی مکھی میں تمہیں اس راستے سے آتے جاتے روز دیکھتا ہوں۔ سامنے ہی میری جھونپڑی ہے۔ اور آنے کے لیے سیڑھی کی سہولت بھی موجود ہے۔ تمہارا میرے گھر آنا میرے لیے شرف کا باعث ہے غیروں سے ملنا ضروری نہیں مگر اپنوں کے لیے تو وقت نکالنا چاہیے۔

مکھی (ترش لہجے میں): حضرت یہ دھوکا کسی نادان، ناسمجھ کو دیں آپ کی اس سیڑھی پر جو چڑھتا ہے اسے اترنا نصیب نہیں ہوتا آپ کی ان باتوں میں آنے والی نہیں۔

مکڑا (سوچتے ہوئے) ارے تم بہت نادان ہو تم نے مجھے دھوکہ باز سمجھ لیا میں تو تمہارا ہمدرد ہوں میں تو یہ اس لیے کہہ رہا تھا کیونکہ۔۔۔۔

خط

پیاری آپی صبا

اسلام علیکم

الحمدللہ میں خیریت سے ہوں امید ہے آپ بھی خیریت سے ہوں گی۔ پھپھو کیسی ہیں اور لاہور کا موسم کیسا ہے؟ یہاں کراچی کا موسم کچھ دن پہلے بہت اچھا تھا۔ ہر بندہ بارش کی بوند بوند کو ترس رہا تھا میں گرمی سے نڈھال ہو رہی تھی اس لیے میں نے اسکول کی چھٹی کر لی آخر کار آہستہ آہستہ کالے کالے بادل آنے شروع ہو گئے جو جہاں کھڑا تھا کھڑا ہی رہ گیا۔ اچانک سے پانی کی شروع ہوئی بجلی کڑکنے لگی۔ ہر بندہ خوشی سے جھوم اٹھا۔ پانی بہت تیزی سے گر رہا تھا۔ بہت تیز بارش ہو رہی تھی لوگوں کے گھروں میں پکوڑے بن رہے تھے۔ سب ایک دوسرے کو بارش کی مبارک باد دے رہا تھا۔ میں بجلی کڑکنے کی پہلی آواز پر سب کو لے کر چھت پر گئی سب بہت خوش تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ کراچی کی تمام رونق واپس لوٹ آئی ہے۔ اتنے خوش گوار موسم میں ہمارے اسکول سے اگلے دو دن تک کا چھٹی پروگرام تھا۔ سب کی خوشی دوبالا ہو گئی سب لوگ بہت خوش تھے کہ ان کی آرزو پوری ہو گئی ہے۔

گھر میں سب کو سلام کہنا اور آپ بھی اپنے آنے کا پروگرام بتانا اور اس خط کا جواب دینا مت بھولنا۔ خدا حافظ

ا، ب، ج، د

عزیز بہن زعیمہ

اسلام علیکم

الحمدللہ مین خیریت سے ہوں مجھے امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گی اور بتایئے خالہ اور خالو کیسے ہیں ان کی طبیعت کیسی ہے۔اور دبئی کا موسم کیسا ہے۔ کراچی میں تو بے حد گرمی ہے۔ یہاں کے لوگ بے تاب تھے کہ کب اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے بارش برسا دیں تا کہ ان کی یہ آرزو پوری ہو جائے اور جب بارش ہوگئی تو لوگوں کی یاس آس میں بدل گئیں اور سب کے دل کی کلی کھل گئی اور یہاں کے باغ، پھول اور پودے، درخت سب ہرے بھرے ہو گئے۔ چلو میں تمہارے خط کی منتظر رہوں گی۔اور اپنی کیفیت تفصیل سے بتانا اور خالہ جان کی۔۔۔۔